میدان خطابت میں دلائل کے انبار

جلد اوّل

برہان الخطیب

سنجیدہ خطبا کیلئے انمول خزانہ

www.KitaboSunnat.com

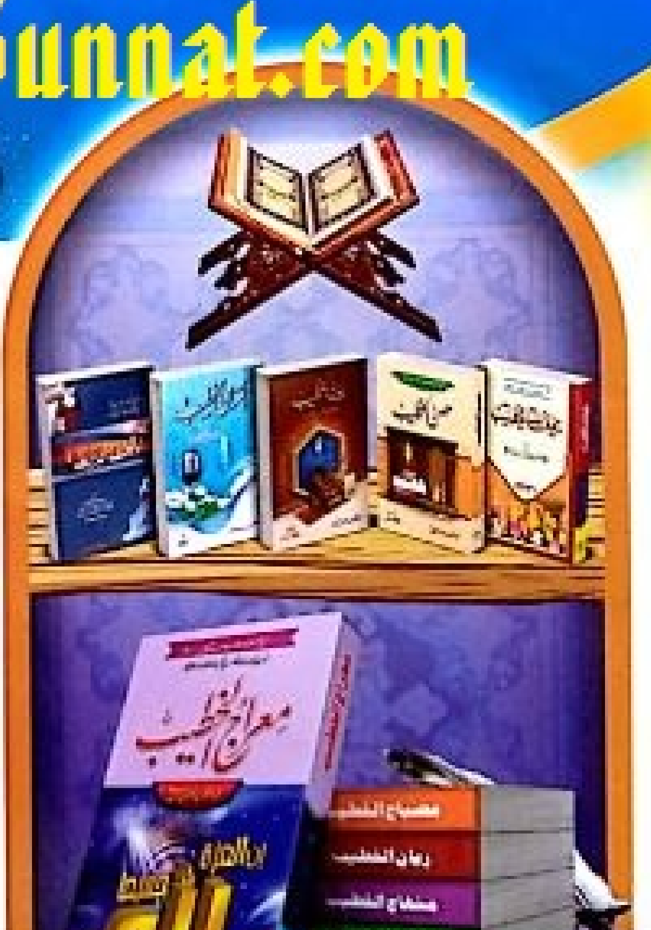

تالیف

ابوالحسن عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

راسخ اکیڈمی

دار المصنفین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بُرہانُ الخطیب

سنجیدہ خطباء کے لیے انمول تحفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدانِ خطابت میں دلائل کے انبار

برہانُ الخطیب

سنجیدہ خطباء کے لیے انمول تحفہ

فضیلۃ الشیخ عبدالمنّان راسخ حفظہ اللہ

دارُالمصنّفین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صاحبِ کتاب اہل علم کی نظر میں 25

گزارشاتِ راسخ 26

خطبہ مسنونہ 28

خیر خواہی کا دسواں سبق

آپ کی مسجد کہیں نہیں جاتی 31

اپنا مرکز بنانا کوئی ضروری نہیں 32

آپ سے اونچا سکیل کسی کا نہیں 33

اللہ کے بندوں کو دھوکہ نہ دیں 34

چندہ ضرورت ہے معیار نہیں 35

اَز خود ایک دوسرے کی تذلیل کرنا چھوڑ دیں 36

خطیب کی دو بنیادی صفات 37

چیلنج کرنے چھوڑ دیں 38

دِل بڑا رکھا کریں 39

آپس میں اعلیٰ ظرف بن کر رہیں 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت بقرہ کی آخری دو آیات ،فضیلت ،برکت اور طاقت

تمہیدی گزارشات 44

پہلا طبقہ 44

دوسرا طبقہ 45

اِن دو آیات کی امتیازی شان 46

زندگی کے تمام مسائل کا حل دو آیات میں 47

❶ زمین وآسمان کے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب سے 49

❷ معراج کے موقع پر دیا گیا خاص تحفہ 50

❸ دو نور لے کر خاص دروازے سے خاص فرشتہ آیا 51

❹ خزانوں میں سے ایک خزانہ 53

❺ پڑھنے والے کو کافی ہو جائیں گی 55

❻ شیطان بھی کبھی نقصان نہیں دے سکے گا 57

❼ بندے کی دُعا اور اللہ کا جواب 58

آخری گزارش اور نہایت مودبانہ گزارش... 59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت یوسف اور واقعہ یوسف

تمہیدی گزارشات 63

❶ عقیدہ توحید کی عظمت 64

❷ آزمائشیں تو آکر رہیں گی 67

❸ مخلص بندے کو کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا 68

❹ جیل چلے جانا، زنانہ کرنا 69

❺ یعقوبی اور یوسفی بنو 70

سیدنا یوسف علیہ السلام کا پورا واقعہ 72

بھائیوں کو خواب کا علم ہونا اور اُن کا حسد 73

جھوٹے دلائل اور اُن کا ماتم 75

قافلے کا آنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اٹھانا 76

سیدنا یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے گھر 77

جیل کے ساتھی اُن کا خواب اور اُن کو خطاب 82

بادشاہ کے خواب، تعبیر اور جیل سے رہائی 84

وزیر خزانہ بننا اور برادرانِ یوسف علیہ السلام کی آمد 87

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت یوسف اور واقعہ یوسف

برادرانِ یوسف علیہ السلام کی دوسری مرتبہ آمد 90

برادرانِ یوسف علیہ السلام کی تیسری مرتبہ آمد 94

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کے کمالات 96

اہل خانہ کی حاضری اور خواب کا پورا ہونا 97

حضرت یوسف علیہ السلام کی شاندار دُعا اور وفات 98

خاتم الانبیاء علیہ السلام کی رسالت پر زبردست دلیل 99

سورۃ الکوثر

تمہیدی گزارشات 103

پہلی آیت کا معنی و مفہوم 105

دوسری آیت کا معنی و مفہوم 107

تیسری آیت کا معنی و مفہوم 108

نزول کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت 108

سورت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل 109

میرے اور آپ کیلئے پیغام 113

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❶ اللہ کی معرفت اور محبت کا معیار 114

❷ زوال اور پکڑ سے بچنے کا طریقہ 115

❸ بہترین شکر گزار بننے کا طریقہ 116

❹ ہر حاسد، مخالف ناکام رہے گا: 116

❺ نماز اور قربانی کا آپس میں تعلق 117

❻ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند ذکر 119

❼ سورت کے آخر میں آخری پیغام 119

مُعوذتین دشمنوں سے بچاؤ کا وظیفہ

تمہیدی گزارشات 124

مُعوذتین کا معنی 125

زندگی میں ہر قسم کے دشمن سے بچنے کے لیے 126

سورت الفلق کا خلاصہ: 127

سورت الناس کا خلاصہ 130

مُعوذتین کی اہمیت 133

مُعوذتین کی عظمت وجلالت اور مقام ومرتبہ 134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت اُجاگر کرنے کا ایک انداز 137

مُعَوِّذَتَین پڑھنے کا حکم 139

پناہِ الٰہی کے لیے سب سے بہترین معوذتین 142

مُعَوِّذَتَین بہترین علاج اور دم 144

رات کو سوتے وقت مُعَوِّذَتَین 146

مُعَوِّذَتَین تجھے کافی ہیں 148

مُعَوِّذَتَین کا اصل پیغام 149

عظیم قرآنی دُعا

تمہیدی گزارشات 153

بعض لوگوں کی عجیب وغریب ذہنیت 154

مختصر اور عظیم جامع قرآنی دُعا 156

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً 158

ہم بھی رب سے یہی کچھ مانگتے ہیں 161

رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین دُعا 163

خطرناک سے خطرناک بیماری میں شفا 164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پاکیزہ حالت اور اعلیٰ مقام پر یہی دُعا 166
سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اِس دُعا سے محبت 167
آخری اور اہم بات 168

جنت میں لے جانے والے وظائف

تمہیدی گزارشات 171
دو کام نہیں ہوئے تو کچھ نہیں ہوا 172
عقیدے کی اصلاح 172
عمل کی اصلاح 172
آٹھ وظائف اور جنت 173
جنت کے لیے کوشش اور اُس کی اہمیت 173
جنت کتنی قریب ہے 175
جنت میں لے جانے والے آٹھ وظائف 175
آیت الکرسی اور جنت 176
سورت الملک اور جنت 177
اسمائے حسنیٰ اور جنت 179

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید الاستغفار اور جنت 181
رضیت باللہ ربا اور جنت 183
اللّٰھم اجرنی من النار اور جنت 184
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور جنت 184
لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور جنت 186
لا الٰہ الا اللہ اور جنت 188
اس حدیث سے چار باتیں سمجھ آتی ہیں 189

اِسمِ اعظم کیا ہے؟ راز کھول دیے

تمہیدی گزارشات 193
"اِسمِ اعظم" کا معنی 194
"اسمِ اعظم" کی آڑ میں شرک 194
"اِسمِ اعظم" کیا ہے...؟ 195
"اللہ" 196
"ربِّ ربِّ" 196
الحی القیوم 197

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوالجلال والاکرام 198
اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی ایک نام 199
بلاشبہ اس نے ''اسم اعظم'' سے سوال کیا 200
اللہ کی قسم! اس نے ''اسم اعظم'' سے پکارا ہے 202
''اسم اعظم'' تین چیزوں میں ہے 205
''اسم اعظم'' ان دو آیتوں میں ہے 206
نہایت دُکھ کی بات 207
یہ تو شیطانی سوچ ہے 208

خطبہ جمعہ کہاں پڑھیں اور کیسے پڑھیں؟

تمہیدی گزارشات 212
خرابی کی بہت بڑی وجہ 217
پوری تیاری اور اہتمام سے آئیں 218
اچھے عالم کے پاس آئیں 221
اوّل وقت میں تشریف لائیں 223
اگلی صفوں میں کامل توجہ سے بیٹھیں 225

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین پر بھی احسان کریں 228

اگر بچوں کو ربّ کا ولی بنانا ہے تو 229

خطبہ جمعہ میں غفلت، نحوست ہی نحوست 230

فحاشی کی تباہی اور اُس کے ذمہ دار کون؟

تمہیدی گزارشات 235

عجیب حیرت اور بے حسی 237

بُرائی کے اڈے 238

اداکار، گلوکار اور فنکار 239

میرا جسم میری مرضی 243

کیبل والے 245

ناول، میگزین اور اخبارات 245

بعض تاجر اور دوکان دار 247

بعض والدین 248

بعض ٹیچر اور اساتذہ 250

بعض مولوی 251

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موبائل اور نیٹ 253

آج کا مسلمان پریشان کیوں ہے؟

تمہیدی گزارشات 257
یہ پریشانیوں کی اصل وجہ نہیں ہے 259
پریشان ہونے کی اصل وجوہات 260
ناشکری 261
ضد 261
بُری سوچ 263
بُری دوستی 264
عبادت شوق سے کریں 265
معافی تلافی عام کریں 268
شاباش صرف اللہ سے 271
اَذکار کی پابندی کریں 273
دُنیا میں آخرت کے لیے رہیں 275
اے مسلمان! 276

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارشات راسخ

ہر قسم کی تعریف اللہ ارحم الراحمین کیلئے ہے، جو ہمارا خالق و مالک ہے اور جس نے ہمیں بے شمار احسانات سے نواز کر اور نیک اعمال کی ترغیب دیکر ہمارے ساتھ اپنی جنت اور اپنے دیدار کا وعدہ کیا ہے، ہم اس مہربان ہستی کے سامنے حد درجہ عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنا دیدار اور بغیر حساب کے اپنی جنت کا داخلہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

ریت کے ذرّات، بارش کے قطرات اور درختوں کے پتوں سے بڑھ کر لاتعداد اور بے شمار درود وسلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ جنہوں نے نہایت عالی اخلاق، باوقار انداز اور اپنے مسلسل صالح عمل کے ساتھ ہمیں جنت کی راہ دکھلائی اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کے درجات بلند کرتے ہوئے آپ کو مقام محمود عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

رحمت اور بخشش کی دعا ان نفوسِ قدسیہ کیلئے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرنے کا ایسا حق ادا کیا کہ ان کیلئے جنت کی بشارت کو صرف زبانِ رسالت ہی نے بیان نہیں کیا بلکہ قرآن کی آیات نے بھی ان کے جنتی ہونے کے تذکرے بار بار کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے سچے پیروکاروں کو بھی انہیں کے ساتھ جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے آج سے کم وپیش بیس سال قبل ''خوشبوئے خطابت'' نامی کتاب سے جو خطبات تحریر کرنے کا سلسلہ ہم نے شروع کیا تھا اس کو ہم اپنی اس زیر نظر آخری کتاب ''برہان الخطیب'' کے ساتھ اختتام پذیر کر رہے ہیں کیونکہ اب بہترین موضوعات، صحت مند مواد اور عنوانات کی تعداد بلاشبہ کئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجنوں میں ہو چکی ہے، ذوق شوق رکھنے والے خطبائے کرام کافی حد تک اپنی علمی پیاس بجھانے میں ہمارے لگائے ہوئے اس چشمے کو اپنے لئے کافی سمجھیں گے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے منہاج الخطیب، مصباح الخطیب، حصن الخطیب، ترجمان الخطیب، معراج الخطیب، میزان الخطیب، ریحان الخطیب، ریان الخطیب اور بیان الخطیب جیسی اہم ترین خطبات پر مشتمل کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں اب ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسمائے حسنیٰ اور قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نوٹ: میری کسی کتاب میں میری تحریر کردہ کوئی بات قرآن وحدیث کے موافق نہ ہو تو اس کو ٹھکرا دیا جائے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مان لیا جائے، چاہتے نہ چاہتے کوئی بھی جملہ یا کوئی بھی سطر مجھ سے ایسی لکھی گئی ہو جو قرآن وحدیث سے موافق نہیں تھی تو میں اس سے ہزار دفعہ اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

ہماری اس کتاب کی تیاری میں سب سے زیادہ نمایاں کردار ہمارے پیارے بھائی محترم شیخ نعمان حنیف خطیب ومدرس جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کا ہے اللہ پاک ان کو اپنی خاص رحمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے تمام نیک اعمال کو اپنی رحمت سے قبول کرے اور ہمیں اس راہ پر چلانے والے ہمارے بڑوں کو اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبدالمنان راسخ

21‌07‌2021

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

امابعد!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر خواہی کا

دسواں سبق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی مسجد کہیں نہیں جاتی

بعض خطبائے کرام کے ذہن میں ایک عجیب سی بات بیٹھی ہوتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر میری جگہ پر کسی دوسرے اچھے خطیب نے یا عالم نے خطبہ دے دیا یا درس دے دیا تو شاید کہیں میری ویلیو (Value) کم نہ ہو جائے اور مسجد والے مجھے فارغ نہ کر دیں۔

حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر جماعت کی خواہش ہو یا احبابِ جماعت میں سے کوئی شخص کسی اچھے عالم یا اچھے خطیب کو بلانا چاہے اور اُسے سننا چاہے تو دِل کی خوشی سے موقعہ دینا چاہیے، اِس میں آپ کا وقار بھی ہے اور یہ شریعت کا تقاضا بھی ہے اور اِسی میں آپ کی خیر ہے، ورنہ جو مسجد کے خطیب اِس طرح کے معاملات میں تنگ نظر ہو جاتے ہیں وہ بہت زیادہ الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، احبابِ جماعت کی نظروں میں اُن کی عزت رہتی ہے اور نہ ہی اللہ کے ہاں اُن کا کوئی مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔

ہمارے سامنے ایسے کئی کیس آئے ہیں کہ مسجد کے خطیب نے مسجد کے پاس رہائشی خطیب اور عالم کو صرف درس دینے سے اِس لیے روک دیا کہ کہیں میری جگہ پر قبضہ نہ ہو جائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

البتہ ایک بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے منبر و محراب پر کوئی بے عمل، جگت باز اور جاہل خطیب نہیں کھڑا ہونا چاہیے، اِس مسئلے میں آپ کو سختی کرنے کی اجازت ہے جس حد تک ممکن ہو آپ ایسے لوگوں سے اعراض کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا مرکز بنانا کوئی ضروری نہیں

ایک اچھے خطیب اور عالم کی نیت میں بہت زیادہ طہارت ہونی چاہیے اُس پر فرض ہے کہ وہ ہر مسجد کو اپنی مسجد سمجھے، جس قدر ممکن ہو ہر مسجد اور مرکز کی آبادی کے لیے اپنی کوشش جاری رکھے۔

لیکن بعض خطبا حضرات کے دماغ میں ایک عجیب بھوت سوار رہتا ہے وہ سمجھتے ہیں جب تک اپنا مرکز اور اپنی مسجد نہ ہو تو دین کا کام نہیں کر سکیں گے، اِس کے لیے وہ ساری زندگی ضائع کر بیٹھتے ہیں اور حاصل کچھ بھی نہیں ہوتا، وہ مرکز بنا کر بھی کچھ نہیں کر پاتے۔

اِس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ صاحبان بہت آزاد زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو ہم نماز کے لیے آئیں یا نہ آئیں یہ ہمارا مسئلہ ہے، اِسی طرح وہ چندے کے معاملات میں سمجھتے ہیں کہ یہ سارا کچھ ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیے حالانکہ یہ کوئی خیر والی سوچ نہیں ہے۔

ہاں اگر کوئی شخص باوقار طریقے سے آپ کو مسجد یا مرکز بنوا دے تو یہ بہت اچھی بات ہے آپ وہاں کھل کر پورے اخلاص کے ساتھ اللہ کے دین کا کام کریں، لیکن چند مرلے جگہ کا بیعانہ دے کر پھر جگہ جگہ مانگتے رہنا اور جو نہ دے اُس کے ساتھ موڈ بنا لینا یہ پرلے درجے کی بے وقوفی اور حماقت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ سے اونچا سکیل کسی کا نہیں

ایک اچھا اور سچا خطیب حضرت محمد ﷺ کا وارث ہے اور جو شخص خاتم الانبیا کا حقیقی وارث ہو اُس سے افضل اور بہتر کون ہو سکتا ہے...؟

لیکن ہمارے ہاں تنخواہ اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اکثر علمائے کرام اور خطبا حضرات اپنے آپ کو بہت زیادہ معمولی اور ہلکے درجے کا اِنسان سمجھتے ہوئے ہمہ وقت مایوسی کی زندگی گزارتے رہتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی اُن لوگوں کی ہے جن کے پاس گاڑی ہے یا جن کے پاس بہت زیادہ پیسہ روپیہ ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں اگر سواریوں سے اور دولت سے رتبے بڑھنے ہوتے تو ہر نبی اور صحابی کے پاس سب سے زیادہ سواریاں ہوتیں اور سب سے زیادہ دولت ہوتی، جبکہ ایسا نہیں ہے۔

اصل دولت دین کی دولت ہے اصل خزانہ اِسلام اور ایمان کا خزانہ ہے اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اِس خزانے کا مالک اور داعی بنا دیا ہے تو اِس سے بڑھ کر کوئی ''چودھر'' نہیں ہو سکتی، اگر کوئی شخص کسی بادشاہ کے شاہی عہدے پر ہے تو آپ عرش و فرش والے شہنشاہ کے دیے ہوئے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندوں کو دھوکہ نہ دیں

اگر کوئی شخص ربّ نہ ہو لیکن وہ ربّ ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے...؟ اِسی طرح اگر کوئی شخص رسول نہ ہو اور کہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں تو ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے...؟

اور اِسی طرح ایک شخص دین کا عالم نہیں ہے، عالم ہونا تو بہت دور کی بات ہے وہ قرآن مجید کا سادہ ترجمہ بھی نہیں جانتا اُس کو حدیث کی ابتدائی کتاب ''مشکوٰۃ شریف'' بھی نہیں آتی لیکن وہ لوگوں کو خطیب پاکستان، مناظرِ اسلام اور علامہ باور کرواتا ہے ایسے جھوٹے اور مکار شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے...؟

بلا شبہ ہماری رائے تو یہی ہے کہ ایسے شخص کو اللہ سے ڈر جانا چاہیے اپنی آواز ، چالاکی اور تیزی کی وجہ سے دین کا نام لے کر لوگوں کے ساتھ دھوکہ نہیں کرنا چاہیے، لیکن آج کل یہ دھوکہ سرِ عام دیا جا رہا ہے اور پھر اپنی کم علمی اور بے عملی پر شرمندہ ہونے کی بجائے مساجد میں جگت بازی اور آوارگی کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایک آیت بھی آتی ہو تو اُس کو آگے پہنچاؤ، ٹھیک ہے اِس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دین کی ایک بات بھی آتی ہو تو اُس کو آگے پہنچا دینا چاہیے...لیکن پہلی بات یہ ہے کہ جو بات پہنچائی جا رہی ہے اُس کا دین ہونا ضروری ہے، غیر ثابت روایات اور جھوٹے واقعات کیا دین کا درجہ رکھتے ہیں کہ اُن کو تقریروں میں بیان کیا جاتا ہے... پھر جس کو ایک آیت آتی ہو اُس کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ خود کو مناظرِ اسلام اور علامہ کہلوائے...؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چندہ ضرورت ہے معیار نہیں

دین کا کام کرنے کے لیے صرف ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ ''اِخلاص'' ہے، جب کوئی شخص مخلص ہو کر اللہ کی راہ میں، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرتا ہے تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو کسی صورت بھی تنہا نہیں چھوڑتے بلکہ اُس کے لیے ایسے ایسے اَسباب پیدا کر دیتے ہیں جو اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے ہیں۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ چندہ ضرورت ہے دینی ادارے بنانے اور چلانے کے لیے چندے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اِس کے لیے اپیل کرنا کروانا اور لوگوں کو کہنا یا کہلوانا بلاشبہ ایک اچھا عمل ہے لیکن چندے کو محبت کا معیار بنا لینا کہ جو شخص چندہ دے اُس کے لیے سب کچھ حاضر ہے اور جو چندہ نہ دے اُس کے لیے ایک منٹ کا ٹائم نہیں تو یہ چیزیں اِخلاص کے منافی ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

اور پھر اِسی طرح کسی سے چندہ لیتے ہوئے یا کسی کو چندے کا کہتے ہوئے حد درجہ اصرار کرنا بھی درست نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہاں تو اصرار نہیں بلکہ ضد ہوتی ہے اور جہاں سے چندہ کم ملے وہاں پر ہم صرف اِسی وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَزخود ایک دوسرے کی تذلیل کرنا چھوڑ دیں

انبیائے کرام کے علاوہ کوئی ایسا اِنسان نہیں جس سے کمی کوتاہی نہ ہوتی ہو، خطیب یا عالم جس قدر زیادہ صاحب علم وفضل کیوں نہ ہو اُس سے بھی بڑی سے بڑی غلطی ہوسکتی ہے، جب کسی عالم یا خطیب سے کوئی کوتاہی یا غلطی ہو جائے تو اُس پر پردہ ڈالنا چاہیے، اُس عالم سے اصل بات کی حقیقت پوچھنی چاہیے، اُس کی کوئی بہتر توجیہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی شخص کسی عالم کی کوتاہی کو اچھالنا چاہے تو اُس کی زبان بند کرنی چاہیے۔

لیکن بعض خطبا اور علما کے ہاں معاملہ اِس کے برعکس ہے وہ اَزخود اپنے ہم منصب کو ذلیل کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے، اُس کی چھوٹی سی غلطی کو اچھالنا، اُس کا مذاق اڑانا اور پھر لوگوں میں چسکے لے لے کر دوسرے عالم کی تذلیل کرنا یہ بائیں ہاتھ کا کھیل بن چکا ہے جبکہ ایسا کرنا جہاں کبیرہ گناہ ہے وہاں اپنے ہم منصب ساتھی کے ساتھ بھی بہت بڑی غداری اور بے وفائی ہے۔

اور یہاں پر ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آج جو شخص کسی دوسرے خطیب یا عالم کی پگڑی اچھال رہا ہے اور آپ اُس کے پاس بیٹھ کر مسکرا رہے ہیں تو کل کو اگر آپ سے بھی کوئی کمی کوتاہی ہوئی تو ایسا شخص آپ کو بھی کبھی معاف نہیں کرے گا۔

اِسی طرح اگر آپ کو علمی طور پر کسی کے ساتھ اختلاف ہے تو آپ اپنا موقف دلیل کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں لیکن دوسرے کی تذلیل نہیں کر سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب کی دو بنیادی صفات

لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے سورت توبہ کی ایک سو بائیس نمبر آیت میں ایک اچھے مبلغ، خطیب اور داعی کی دو بہترین صفات کا تذکرہ کیا ہے، یہ دونوں صفات پوری طرح اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں، تبھی جا کر اصل کامیابی حاصل ہوگی۔

۞ دین میں ''تفقّہ'' حاصل کریں یعنی دین کی خوب سمجھ حاصل کریں، قرآن وحدیث کی نصوص اور علوم وفنون پر مکمل عبور پانے کے بعد میدانِ خطابت میں آئیں اور دین کی تبلیغ کریں، اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مبلغ اور خطیب دین کی سمجھ بوجھ اور تعلیم حاصل کیے بغیر صرف آواز کے بل بوتے پر میدانِ خطابت میں اترتا ہے وہ جہاں اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے وہاں دعوت کے نقصان کے ساتھ ساتھ سامعین کا وقت بھی ضائع کرتا ہے۔

۞ اصل چیز آ گاہی ہے، یعنی اللہ کے بندوں کو خبردار کرنا۔ تو دینی تعلیمات میں مہارت حاصل کرنے کے بعد کسی بھی اچھے اور سچے خطیب اور داعی کا کام اللہ کے بندوں کو اُس کے احکامات سے آگاہ کرنا ہے، لوگوں کے دِلوں میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت پیدا کرنا ہے اور لوگوں کو یہ بتلانا ہے کہ بہت جلد حساب کا دِن آنے والا ہے اُس کی تیاری کر لو اور اپنے نیک اعمال سے اللہ کی جنتوں کے مہمان بن کر اُس کے عذابوں سے نجات حاصل کر لو۔

ایک اچھے خطیب کو یہ دونوں کام نہایت اخلاص سے کرنے چاہئے... مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس! کہ آج خطبا دین میں مہارت حاصل کرنے کی بجائے طرزوں میں مہارت کا جادو جگا رہے ہیں۔

چیلنج کرنے چھوڑ دیں

موجودہ حالات میں اپنے کسی بھی موقف کو بیان کرنے کے لیے اور منوانے کے لیے دو باتوں کی ضرورت ہے۔

ا آپ کا انداز بہت سادہ اور فطرتی ہونا چاہیے، آپ کے انداز میں اِخلاص کی جھلک نمایاں نظر آنی چاہیے، آپ جتنے آرام سے، تحمل سے اور وقار سے اپنا موقف بیان کریں گے وہ دوسرے کے دِل میں اتنی جلدی جگہ بنا لے گا۔

۲ آپ کا موقف دلائل سے مزین ہونا چاہیے، آپ اپنے موقف کی تائید میں عقلی اور نقلی دلائل کے انبار لگا دیں اور پھر آپ کے موقف کو اپنانے کے بعد جو فوائد حاصل ہوں گے اُن فوائد کو ترتیب سے بیان کر دیں یہی وہ طریقہ ہے جس سے فریق مخالف آپ کے موقف کو اپنانے پر مجبور ہو جائے گا۔

بات بات پر چیلنج کرنا، للکارنا اور مناظروں کی دعوت دینا اِن چیزوں سے اب اچھے نتائج سامنے نہیں آ رہے، چند دِن پہلے ایک صاحب کہہ رہے تھے اگر کوئی فلاں دلیل دے دے تو میں اُس کو گاڑی کی چابی انعام دے دوں گا اور ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ اگر آپ فلاں چیز ثابت کر دیں تو میں آپ کو دو لاکھ انعام دے دوں گا اِس طرح جذباتی اور چیلنجی انداز سے پرہیز کریں یہ چیزیں اچھے فوائد مرتب نہیں کرتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِل بڑا رکھا کریں

آپ جس علاقے یا محلے میں امام یا خطیب ہیں اگر وہاں آ کر کوئی دوسرا عالم کسی کے ہاں نکاح پڑھا دے یا دوستوں کی خواہش پر کسی جماعتی کا جنازہ پڑھا دے تو اِس پر آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے، بلکہ آگے بڑھ کر آنے والے عالم کو خوش آمدید کہنا چاہیے، اِسی میں آپ کی عزت ہے۔

اور اِس کو آپ اپنی ناکامی نہ سمجھیں کیونکہ لوگوں کا اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے اور ہر کوئی کسی نہ کسی خوبی کی وجہ سے کسی عالم سے والہانہ عقیدت رکھتا ہے، اُس شخص کو اپنی عقیدت کا اظہار کرنے دیں اِسی میں بہتری ہے۔

اِس کے برعکس اگر آپ اُس عالم کو روکنے کی کوشش کریں گے یا راستے میں رکاوٹ بنیں گے یا اُس آنے والے عالم یا خطیب کی کردار کشی کریں گے اِن تمام صورتوں میں آپ اپنا وقار ختم کر بیٹھیں گے اور بلانے والوں کی نظروں سے بھی گر جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپس میں اعلیٰ ظرف بن کر رہیں

اس وقت ہر طرف باطل کا غلبہ ہے گمراہ فرقے برساتی ٹڈیوں کی طرح ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں ایسے سنگین حالات میں اہل حق کے جو خطبا ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی توحید اور اپنے پیغمبر کی مبارک سنت کا انمول خزانہ دیا ہے ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ آپس میں اعلیٰ ظرفی کے ساتھ رہیں، آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا یہ تو عام مسلمانوں کیلئے ہدایت ہے لیکن جو ایمان اور اسلام کے داعی اور مبلغ ہوں ان کا آپس میں پیار محبت اور خیر خواہی کا تعلق چٹان سے بھی زیادہ مضبوط ہونا چاہیے لیکن آج کل دیکھا گیا ہے کہ بعض خطبا میں بھی حسد آجاتا ہے وہ کسی دوسرے خطیب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر گھٹیا حرکتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں، دل میں انقباض رکھتے ہیں، منافقانہ چالیں چلتے ہیں، اپنے ہم منصب اور ہم مشن خطیب کی غیر موجودگی میں اس کی شان اور اس کے مقام کے خلاف باتیں کرتے ہیں جبکہ یہ سارے طور طریقے دعوت دین کیلئے انتہا درجہ کے نقصان دہ ہیں اور ایسے خطیب حضرات مسلک یا دین کا فائدہ نہیں کر رہے بلکہ اپنی نادانی میں باطل کے ایجنڈے کو پورا کر رہے ہیں اللہ ہم سب کو دلوں کی کشادگی، اعلیٰ ظرفی اور صحیح ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، فضیلت، برکت اور طاقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ [1]

"رسول بھی ایمان لائے اس کلام پر جو اُن پر اُن کے رب کی طرف سے اُتاری گئی ہے اور مومن بھی اللہ کی کلام پر ایمان لائے، ہر ایک اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہے، ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے ور اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں معاف کر دیں ہم نے سُن کر اطاعت کی اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، اللہ ہر شخص کو اِس کی طاقت کے مطابق احکام دیتا ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اُس نے عمل کیا اور

[1] سورۃ البقرہ: 285، 286

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرے اعمال کا وبال بھی اُس پر ہے، اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو آپ ہماری پکڑ نہ کرنا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، ہم سے درگزری کرنا اور ہمیں معاف کرنا اور ہم پر رحم کرنا، آپ ہی ہمارے مولا ہیں، کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔"

تمہیدی گزارشات:

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک کلام ہے اور یہ کتاب آفاقی، حددرجہ انقلابی اور نورانی کتاب ہے اِس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے، ہدایت، خیر و برکت اور ترقی کا خزانہ قرار دیا ہے اور حقیقت میں یہی کتاب "کتابِ امن" ہے، اس دنیا میں اِس کتاب کے اصولوں کو فراموش کر کے کسی صورت بھی امن قائم نہیں ہوسکتا اور یہ کتاب "کتابِ اخلاق" ہے کوئی شخص بھی اِس کتاب سے غافل ہو کر اچھا انسان نہیں بن سکتا یہی وہ کتاب ہے جو انسان کو انسان اور ایک امن پسند فرشتہ بنا دیتی ہے۔ مگر افسوس! کی بات یہ ہے کہ دو طبقوں نے اِس مبارک اور عظیم کتاب کے ساتھ بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔

پہلا طبقہ:

یہ یورپ ممالک کے پادری اور یہودی ہیں کہ جنھوں نے اپنے بڑے بڑے باصلاحیت نوجوانوں کو اِس کتاب سے یہ کہہ کر دور کر دیا کہ یہ حضرت محمد ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گھڑی ہوئی کتاب ہے اور اس میں دنیا کی بہتری، برتری اور ترقی کے لیے کسی قسم کا کوئی ساز و سامان نہیں حالانکہ یہ ان ظالموں کا سفید جھوٹ تھا وگرنہ اگر یورپ کے بڑے بڑے ماہر نفسیات اور سائنسدان حضرات قرآن مجید کو اپنی تحقیق کی بنیاد بناتے تو وہ خیر و برکت اور ترقی کی اُن راہوں کو بھی پار کر جاتے جن کا انسانیت تصور بھی نہیں کر سکتی، آج اس وقت دنیا میں الحاد، فساد اور بدامنی کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے پادریوں اور یہودیوں نے اِس کتاب کی بے قدری کی اللہ تعالیٰ نے اُن کو زندگی کے اصل مقصد اور زندگی کی اصل مٹھاس سے محروم کر دیا۔

دوسرا طبقہ:

اُن نام نہاد مذہبی رہنماؤں اور مولویوں کا ہے کہ جنھوں نے صرف اپنے جھوٹے جاہ و جلال، مفاد کی خاطر اپنے پیٹ اور اپنی جیب کو آگے رکھا اور قرآن پاک کو پیچھے کر دیا ہمارے معاشرے میں جتنے بھی چھلے، کڑے، دھاگے اور تعویزات فروش مولوی ہیں یہ اللہ کے بھی مجرم اور اللہ کی پاک کلام قرآن مجید کے بھی مجرم ہیں، ان ظالموں نے اللہ کے بندوں کو قرآن مجید کے ساتھ جوڑنے کی بجائے اُن کو چھلوں، کڑوں، دھاگوں، بابوں اور درباروں مزاروں کے ساتھ جوڑتے ہوئے ہمیشہ کے لیے شرک کے چور دروازوں کو کھول دیا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے ظالم اور جاہل لوگوں کے شر سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

اور پھر اِس دوسرے طبقے پر زیادہ دکھ اِس لیے بھی ہے کہ انہوں نے یہ سارا کچھ کلمہ پڑھ کر کیا اور پھر جو لوگ کھری، سچی اور قرآنی دعوت لے کر کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اُن کو گستاخ رسول اور گستاخ اولیا بنا کر معاشرے میں بدنام کرنے کوششیں شروع کر دیں تا کہ اُن کی دکانداریاں چلتی رہیں اور لوگ دِن رات نذرانے دیتے رہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اِن دو آیات کی امتیازی شان:

ویسے تو اللہ تعالیٰ نے سورت بقرہ کو بہت سی امتیازی خصوصیات عطا فرمائی ہیں، یہ قرآن مجید کی آیات کے لحاظ سے سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کی دوسو بیاسی نمبر آیت حروف کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے اور اس سورت کی آیت الکرسی شان اور مقام کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے اور پھر اِسی طرح اس سورت کی آخری دو آیات کو بھی بہت سی فضیلت اور شان حاصل ہے اِن دو آیات کو ہمارے دین میں بہت زیادہ مقام دیا گیا ہے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِن دو آیات میں ایک تو ایمانیات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ اللہ پر ایمان، اُس کے فرشتوں پر ایمان، اُس کی کتابوں پر ایمان، اُس کے رسولوں پر ایسا ایمان کہ ہم کسی رسول کی عزت میں ذرا بھر توہین کا سوچ بھی نہیں سکتے وہ کائنات کے پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور پسندیدہ لوگ تھے اور پھر "وقالوا سمعنا واطعنا" میں تقدیر پر ایمان بھی آجاتا ہے کیوں کہ تقدیر بھی سمع اور اطاعت کا نام ہے اور اِسی طرح "والیک المصیر" میں آخرت پر ایمان بھی آجاتا ہے۔

یعنی ان دو آیات کی خصوصی شان اور فضیلت اِس لیے بھی ہے کہ پہلی آیت میں ایمان کے تمام ارکان اور پہلوؤں کا بڑے ہی اختصار اور جامعیت کے ساتھ تذکرہ موجود ہے اور پھر دوسری آیت میں بالخصوص دعا جیسی عظیم عبادت کا تذکرہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے دُعا کے ایسے مبارک جملے سکھلا دیے ہیں جن کا ایک ایک حرف نور ہے اور قبول ہے اور اس میں اللہ کی توحید کی عظمت بھی ہے کہ امامِ کائنات حضرت محمد ﷺ سے لے کر قیامت تک، آنے والا ہر ولی اور اُمتی یہی دُعائیں پڑھ کر اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور توحید کا اعتراف کرتا ہے۔

زندگی کے تمام مسائل کا حل دو آیات میں:

اکثر مسلمان بھی نقد فائدے کی تلاش میں رہتے ہیں تو ایسا مزاج رکھنے والوں کو بھی اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں اِس قدر مبارک اور طاقتور ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن کی برکت سے ہر قسم کی آفت مصیبت اور پریشانی کو ٹال کر خیر کے سب خزانے عطا کر دیتے ہیں۔

میرے ساتھ ایک تجربہ ہوا ہے کہ اکثر لوگ مجھے کہتے رہتے ہیں کہ کوئی خاص وظیفہ بتائیں...؟ میں اُن کو اللہ کی رحمت سے خاص وظیفہ بلکہ خاص وظائف بتلا دیتا ہوں، لیکن وہ پھر بھی مطمئن نہیں ہوتے اور وہ مجھے کہتے ہیں نہیں! وہ خاص وظیفہ بتاؤ جو آپ پڑھتے ہو میں اُن کو وہ بھی بتلا دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہوتے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے ذہن میں ایک عجیب سا وہم داخل ہو چکا ہے اور وہ قرآن و حدیث کے معروف وظائف کو کسی کھاتے کا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بہت بڑی جہالت ہے۔

اور آیئے! اگر آپ مجھ سے خاص الخاص وظیفہ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو یاد کر لیں، سمجھ لیں اور اِن کو چلتے پھرتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی نفل نماز میں بالخصوص ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو آپ کی سوچ سے بہتر اور پاکیزہ زندگی عطا کرے گا۔

اب میں اِن دو آیات کی فضیلت صحیح احادیث سے نقل کر دیتا ہوں تا کہ آپ کا ایمان ویقین اور زیادہ بڑھ جائے اللہ تعالیٰ کیا خوب اِرشاد فرماتے ہیں:

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ [1]

''رسول بھی ایمان لائے اُس کلام پر جو اُن پر اُن کے ربّ کی طرف سے اُتاری گئی ہے اور مومن بھی اللہ کی کلام پر ایمان لائے، ہر ایک اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہے، ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں معاف کر دیں ہم نے سُن کر اطاعت کی اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، اللہ ہر شخص کو اِس کی طاقت

[1] سورۃ البقرہ:285، 286

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق احکام دیتا ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اُس نے عمل کیا اور بُرے اعمال کا وبال بھی اُس پر ہے، اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو آپ ہماری پکڑ نہ کرنا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، ہم سے درگزری کرنا اور ہمیں معاف کرنا اور ہم پر رحم کرنا، آپ ہی ہمارے مولا ہیں، کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔

❶ زمین وآسمان کے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب سے:

ان بابرکت دو آیات کے متعلق سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور پھر اُس کتاب سے دو آیتیں اُتار کر سورت بقرہ کو مکمل کر دیا اِس سلسلے میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی ایک صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ [1]

"اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک خاص کتاب لکھی، اُس کتاب میں سے دو ایسی آیتیں نازل کیں کہ جن کے ساتھ سورت بقرہ کا اختتام کیا اور تین راتیں جس گھر میں یہ آیتیں پڑھی

[1] جامع الترمذی: 2882، مستدرک للحاکم: 2/260، إسناده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہیں تو شیطان اُس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔"

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ایک خاص کتاب سے اِن دو خاص آیات کو نازل کیا ہے اور پھر ان میں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت، تاثیر اور قوت رکھ دی ہے کہ جس گھر میں مسلسل تین راتیں اِن آیات کو پڑھ لیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ شیطان جیسے خطرناک اور ازلی دشمن کو داخل نہیں ہونے دیتے ہیں اور یاد رہے! جب کسی گھر میں شیطانی اثرات گہرے ہو جائیں تو پھر ان آیات کی تعداد کو بڑھا دینا چاہیے اور پورے یقین کے ساتھ اِن کو پڑھتے رہنا چاہیے جو شخص پورے یقین کے ساتھ تعداد کو بڑھا کر یہ مبارک آیات پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑے سے بڑے سرکش شیطان کو بھی ذلیل کرتے ہوئے نیک لوگوں کے گھروں سے نکال دیتے ہیں۔

اِس وقت مسلمانوں کی اکثریت نے شیاطین کے لیے اپنے گھروں کے سب دروازے اور کھڑکیاں کھولی ہوئی ہیں، دِن رات شیطانوں کا آنا جانا ہے اور ہمارے ہاں اِس وقت بہت زیادہ ضرورت ہے کہ گھروں کو شیطانوں کے داخلے سے اور شیطانی اثرات ووسوسات سے بچایا جائے اور اِس کا بہترین طریقہ سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت اور معرفت ہے۔

❷ معراج کے موقع پر دیا گیا خاص تحفہ:

اور پھر اِسی طرح اِن دو آیات کو ایک خاص اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ یہ دونوں آیات آپ ﷺ کو معراج کی رات عطا کی گئی تھیں، حضرتِ امام عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کی رات پانچ نمازوں کا تحفہ دیا گیا اور ساتھ یہ شرف بھی بخشا گیا کہ آپ کی امت کا جو شخص یہ پانچ نمازیں پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو پچاس نمازوں کا ثواب عطا کریں گے اور پھر یہ خوشخبری بھی سنائی گئی کہ آپ کی اُمت کے ہر اُس گناہگار کو بالآخر معاف کر دیا جائے گا جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو اور پھر تیسرے نمبر پہ "وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ" (1) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات دی گئیں۔

اِس روایت سے بھی اِن دو آیتوں کی ایک خاص اہمیت، فضیلت اور شان واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آیات معراج کے موقع پر بطور تحفہ عطا فرمائیں۔

③ دو نور لے کر خاص دروازے سے خاص فرشتہ آیا:

اور پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت سے تو اِن دو آیات کی شان و شوکت اور تاثیر کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں کہ اِن دو آیتوں کی مزید خوشخبری دینے کے لیے اور اِن کے نور کو بیان کرنے کے لیے ایک خاص دروازے سے ایک خاص فرشتے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا، حدیث شریف کے مبارک الفاظ اور اُس مبارک موقع کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ فرمالیں کہتے ہیں کہ

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعِنْدَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهٗ. فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ بَصَرَهٗ إِلَى السَّمَاءِ

(1) الصحیح لمسلم:173

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: هٰذَا الْبَابُ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ: فَنَزَلَ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُ إِلَّا أُعْطِيتَهُ[1]

''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تھے تو اچانک اُنہوں نے اپنے اُوپر ایک آواز سُنی تو حضرتِ جبرائیل علیہ السلام نے اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا یہ جو آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے، پہلے کبھی بھی نہیں کھولا گیا اور ایک روایت کے مطابق فرشتہ بھی ایسا نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترا اور اُس نے کہا رسول اللہ ﷺ دونوروں کے ساتھ خوش ہو جاؤ وہ آپ کو ہی دیے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے، سورت الفاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، آپ اِن میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے تو آپ کو نور عطا کیا جائے گا۔''

اس حدیث میں چند باتیں نہایت قابلِ توجہ ہیں:

1 مسجد نبوی کا یا اُس جگہ کا وہ کیا ہی خوبصورت منظر ہوگا جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوں گے، آپ کے صحابہ بھی پھولوں کی طرح آپ کے دائیں بائیں کھلے ہوئے ہوں گے اور درمیان میں حضرتِ جبرائیل علیہ السلام بھی ہوں گے۔ سبحان اللہ

2 فرشتوں کے سردار حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی آپ کے سامنے خوبصورت

[1] صحیح لمسلم:806

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی شکل وصورت کے ساتھ بھی نمودار ہوتے تھے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔

3 خاص دروازے کے کھلنے کا اور خاص فرشتے کے آنے کا حضرت جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا جس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس علم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بتلانے کے بعد آیا اور خاص دروازے کا کھلنا اور خاص فرشتے کا آنا یہ اِس بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ آج کسی خاص خزانے کی طرف اِشارہ ہونے والا ہے۔

4 خاص فرشتے نے آکر خاص بشارت دیتے ہوئے سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیتوں کو نور، روشنی اور چراغ قرار دیا یعنی مطلب یہ ہے کہ جو شخص اِن دونوں چراغوں کو روشن کر لیتا ہے یعنی اِن دونوں کو سمجھ کر پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی زندگی کے سارے اندھیرے ختم کر دیتے ہیں۔

5 اور اِسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اِن دونوں چراغوں کا ایک ایک حرف قبول شدہ ہے یعنی ایک ایک حرف پر اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتے ہیں، اپنی طرف سے خاص روشنی عطا کرتے ہیں۔

اللہ کی قسم! اصل محروم تو وہ ہے جو اِن دو چراغوں سے محروم ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں یہ چراغ اور اِن کی روشنیاں عطا فرمائے۔ آمین

❹ خزانوں میں سے ایک خزانہ:

یقین جان لیں کوئی بھی مسلمان جب سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات اور اُن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی فضیلت پر غور کرتا ہے تو اُس کا دِل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِن دو آیات کو اور اِن دو آیات کے پڑھنے والے کو کتنی عزت اور شان و شوکت کے ساتھ نوازا ہے صحیح مسلم کی ایک اور روایت پر غور فرمائیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ

فُضِّلَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ

''اِس اُمت کو باقی اُمتوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی۔

یعنی تین چیزیں ایسی ہیں جو صرف ہمیں ملی ہیں اور اُن چیزوں کا ہمیں ملنا بہت بڑے شرف اور اعزاز کی بات ہے، اُن میں سے ایک چیز

وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي[1]

''مجھے عرش کے نیچے خزانوں میں سے سورۃ البقرہ کی یہ آخری آیات دی گئیں ہیں، ان میں سے مجھ سے پہلے کسی نبی کو کچھ دیا گیا ہے اور نہ اِن میں سے میرے بعد کسی کو کچھ دیا جائے گا۔''

اِس عظیم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خزانوں کا مالک وہ ہے جس کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات سے محبت ہے جو اِن آیات کو حفظ کرتا ہے، ان آیات کو

---

[1] مسند احمد: 23251، صحیح لمسلم: 522، یہ بات یاد رہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جیسا کہ قرآن وحدیث کے درجنوں صریح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہاں پر جو کہا گیا ہے کہ نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی اِس کا مطلب صرف اِن آیتوں کی خصوصیت بیان کرنا ہے کہ یہ خزانہ صرف ہمیں ملا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتا ہے، ان آیات کے مطابق اپنا عقیدہ بناتا ہے اور دن رات پڑھتا ہے۔

یقین جان لیں! جو شخص اِن دو آیات سے لگاؤ رکھتا ہے قارون کے خزانے بھی اُس کے قدموں کی خاک کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

5 پڑھنے والے کو کافی ہو جائیں گی:

دُنیا کی زندگی میں اِنسان کو چاہتے نہ چاہتے طرح طرح کی آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہر قسم کے نقصان کو ٹال کر مجھے ہر طرح کی خیر کے خزانے عطا کرے تو ایسا شخص سورۃ البقرہ کی آخری آیات کو اپنی تلاوت میں معمول بنا لے اور بالخصوص بلاناغہ رات کو یہ دو آیات پڑھ لیا کرے، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ [1]

''جس کسی نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں وہ دونوں آیتیں اِس کو کافی ہو جائیں گی۔

اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا ہے کہ یہ دو آیتیں پڑھنے والے کو کافی ہو جاتی ہیں یعنی اُس کو کسی قسم کی کوئی کمی یا تھوڑ نہیں رہتی بلکہ اِن دو آیات کی برکت سے بندے کے سب معاملے سدھار دیے جاتے ہیں، شارحین و محدثین نے اِس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے ہیں ہم آپ کے سامنے فتح الباری اور

[1] صحیح البخاری: 4008

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شرح نووی سے تین باتیں نقل کردیتے ہیں۔

﴿۶﴾ یہ دو آیات بالخصوص اُس رات شیطان کے شر سے کافی ہوجائیں گی یعنی اُس رات جادو، نظر بد یا کسی قسم کی کوئی کسر مسلمان کو لاحق نہیں ہوسکتی۔

﴿۷﴾ یہ دو آیات پڑھ لینے سے اللہ تبارک وتعالیٰ مطلق طور پر اپنے بندے کو ہر قسم کی مصیبت، تکلیف اور بیماری سے بھی محفوظ فرمالیتے ہیں۔

﴿۸﴾ اِن دو آیات کے کافی ہوجانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو یہ دو آیات پڑھ لیتا ہے اور اگر کسی وجہ سے اُس کی نمازِ تہجد رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اِن دو آیات کی برکت سے اپنے بندے کو رات کے قیام کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔

شاید کہ ہم اُس شخص کو محروم سمجھتے ہیں کہ جس کے پاس مال نہیں ہے یا جو کرائے کے مکان پر رہتا ہے یا جس کے پاس اچھی ملازمت نہیں ہے جبکہ حقیقت میں اصل محروم وہ ہے جو اِن دو آیتوں کی محبت سے محروم ہے، اللہ کی قسم! یہ دو آیتیں بہت بڑا خزانہ ہے بہت بڑا نور ہے اور اِن میں بہت بڑی خیر ہے خدارا! اِن دونوں آیات کو اوّل فرصت میں یاد کرلو اور تلاوت میں اِن کو اپنا معمول بنالو اور اگر ہو سکے تو اپنے نفلوں میں ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر اِن دو آیات کو اور بالخصوص دعائیہ جملوں کو دہراتے رہا کریں، رب کائنات آپ کو وہ کچھ بھی عطا کردے گا جو آپ نے کبھی سوچا نہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❻ شیطان بھی کبھی نقصان نہیں دے سکے گا:

صحیح بخاری شریف میں ایک بہت مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چوری کرنے والے شیطان کو پکڑا تھا تو اُس نے آخر میں یہ بات بتائی تھی کہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو ہم آپ کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے بلکہ ہم تو ایسے گھر میں داخل ہی نہیں ہوتے جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے اِسی طرح کا ایک صحیح واقعہ معجم الکبیر طبرانی اور دیگر کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المال کا نگران مقرر کیا تو وہاں سے بھی شیطان کھجوریں اُٹھا لیتا تھا اور بالآخر پکڑ لیا گیا تو اُس نے ایک بات کہی وہ بات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔

قَالَ: فَإِنِّي لَنْ أَعُوْدَ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَيَدْخُلَ أَحَدٌ مِّنَّا فِي بَيْتِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ [1]

”شیطان نے کہا: آج کے بعد میں کبھی نہیں آوں گا اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ تم میں سے جو کوئی بھی سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں اپنے گھر میں پڑھ لیتا ہے اُس رات ہم میں سے کوئی بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتا۔“

اے اللہ کے بندو! آپ لوگ شیطانی اثرات سے بچنے کے لیے جھوٹے عاملوں، شعبدہ بازوں اور درباروں مزاروں کا رُخ کرتے ہو اور پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ ایمان بچتا ہے اور نہ غیرت۔

---

[1] مستدرک للحاکم:1563، إسنادہ حسن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیا اِس سے بہتر نہیں کہ گھر بیٹھ کر عمل والی زندگی بسر کرو اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھتے رہو، تا کہ جہاں اِن لٹیروں سے تمہاری جان بچ سکے وہاں صحیح معنوں میں تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نصرتوں کے بھی حق دار بن جاؤ گے اور کبھی شیطان اور شیطانی اثرات تمہارے قریب تک نہیں آئیں گے۔

7 بندے کی دُعا اور اللہ کا جواب:

ان دو آیتوں میں ایسی جامع دعائیں ہیں کہ آپ ان دعاؤں کو پورے دین کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور ان دعاؤں کو مانگ کر اللہ کے در کا سچا بھکاری ایسے محسوس کرتا ہے گویا کہ اس نے اپنے رب سے سب کچھ مانگ لیا ہے اور پھر ان دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس تسلی اور اعزاز سے نوازتے ہیں کہ انسان کا ایمان آسمان کی بلندیوں کو چھو جاتا ہے۔

آخر میں صحیح مسلم کی ایک ایمان افروز روایت اختصار کے ساتھ سنا دیتا ہوں جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ [1]

''اے میرے پروردگار! اگر میں بھول یا کہیں کوئی غلطی کر جاؤں تو میری پکڑ نہ کرنا اور اے میرے پروردگار! جس طرح پہلی قوموں پر بڑے

[1] سورۃ البقرۃ:286

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بڑے بوجھ ڈال دیے گئے مجھ پر ایسا کوئی بوجھ نہ ڈالنا اے میرے پروردگار! مجھ پر وہ بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کے اُٹھانے کی مجھ میں ہمت نہ ہو، اے اللہ! مجھ پر قرض، مرض اور اُولاد کا بوجھ بھی نہ ڈالنا اے اللہ! مجھ پر محتاجی اور معذوری کا بھی بوجھ نہ ڈالنا، مجھ سے درگزری فرما، مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحمت کر دے۔"

جب بندہ اللہ کے سامنے ان مبارک کلمات کے ساتھ دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قَدْ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ [1] اے میرے بندے تو نے جیسے کہا میں تیرے ربّ نے ویسے ہی کر دیا تیری دُعاؤں کو قبول کر لیا اور تیرے لیے سب دروازوں کو کھول دیا۔ اللہ اکبر

قارئین کرام! کیا اِن آیات کے بعد بھی کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ کوئی شخص مسلمان بھی ہو اور سورہ بقرہ کی دو آیتوں سے دور بھی ہو...؟

آپ بالخصوص جب کبھی تنہائی میں یہ دو آیات پڑھ رہیں ہوں تو جب آپ دعاؤں والے آخری حصے پر پہنچیں تو وہاں رک رک کر، آنسو بہا کر پوری رقت کے ساتھ دعائیہ کلمات کو دُہراتے رہیں پھر دیکھنا اللہ تعالیٰ آپ کے بوجھ ہلکے کرتے ہوئے آپ کو کس طرح سکینت، برکت اور ایمانی حلاوت عطا فرماتے ہیں۔

آخری گزارش اور نہایت مودبانہ گزارش....:

اِن دو آیات کو سمجھ کر پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس میں ہمیں فکر کیا دی ہے ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ رسولوں پر جو وحی آتی ہے وہ اُن کی اپنی رائے نہیں ہوتی بلکہ

[1] صحیح مسلم:126

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اُن کے پاس اللہ کا پیغام ہوتا ہے جس پر اُن کا ایمان لانا بھی ضروری ہوتا ہے اور پھر راستے کو صحیح سمجھ لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس کو مان کر اُس پر چلنا اور ہمیشہ اطاعت کر کے اپنی اصل منزل جنت تک پہنچنا ضروری ہے اور اسی طرح انسان پر ذمہ داری، مسئولیت اُس کی طاقت کے مطابق ہوتی ہے اور یاد رہے! کم عقل کی بنسبت سمجھدار پر اور کم علم کی بنسبت عالم پر ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے اور اِسی طرح ہر شخص اپنے اچھے بُرے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، غیر کی ذمہ داری اُس پر نہیں ڈالی جائے گی۔

اور پھر اِسی طرح آخر میں بڑی ہی زبردست دُعائیں ہیں، صدائیں ہیں، التجائیں ہیں اِن کو بھی ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھیں، ہمارے ہاں مسلمانوں میں سب سے بڑی کمزوری اور سب سے بڑی خرابی یہی ہے کہ وہ قرآنی دعاؤں کو سمجھ کر، اور ٹھہر کر پابندی سے پڑھنے کی بجائے خود دعائیں گھڑتے رہتے ہیں اور پھر ساری زندگی غیروں کے در پر دھکے کھاتے رہتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صریح احادیث سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جس شخص کو ان دو آیات کے ساتھ اور ان آیتوں میں وارد دعاؤں کے ساتھ لگن ہو جائے اللہ تعالیٰ اس شخص کو دونوں جہانوں کی کامیابیاں عطا فرما دیتے ہیں۔

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت یوسف اور
واقعہ یوسف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (1)

''اے میرے پروردگار! تحقیق آپ نے مجھے بادشاہت عطا کی ہے اور مجھے باتوں کی اصل حقیقت سکھائی ہے، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے آپ ہی دُنیا اور آخرت میں میرے مددگار ہیں، مجھے اِسلام کی حالت میں وفات دینا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔''

تمہیدی گزارشات:

اس مضمون میں اللہ کی توفیق سے نہایت اختصار سے پوری سورۃ یوسف کا خلاصہ ذکر کروں گا۔

---

(1) سورۃ یوسف:101

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت یوسف مکی ہے اور اِس کی ایک سو گیارہ آیات ہیں اور اِس سورت کے 7125 حروف ہیں، اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان ایک مرتبہ سورت یوسف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو 71250 نیکیاں عطا فرماتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کا نام اِس سورت میں 25 مرتبہ آیا ہے اور پورے قرآن میں آپ کے نام کا تذکرہ 27 مرتبہ موجود ہے اور اگر اِس واقعہ کا تاریخی پس منظر دیکھا جائے تو ایک تحقیق کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آج سے تقریباً چالیس صدیاں پہلے پیش آیا تھا۔

اِس سے قبل کہ آپ کے سامنے سورت یوسف اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں، ضروری سمجھتے ہیں کہ تمہیدی طور پر پوری سورت اور پورے قصے کا نچوڑ پانچ باتوں میں آپ کے سامنے رکھ دیں، تاکہ آپ کو پوری سورت اور پورے قصے سے حاصل ہونے والا اصل سبق معلوم ہو سکے، ویسے تو امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے 100 سے زیادہ علمی، اصلاحی اور تربیتی نکات سامنے آتے ہیں، لیکن ہم جو پانچ باتیں بطور خلاصہ پیش کریں گے، اِن کو پچاس سے زیادہ مرتبہ پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں، کیونکہ اصل مقصد صرف واقعہ سنانا نہیں ہے بلکہ آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح سچا اور اللہ کا تربیت یافتہ خالص بندہ بنانا ہے۔

❶ عقیدہ توحید کی عظمت:

سورت یوسف اور واقعہ یوسف سے جو سب سے پہلے بات سمجھ آتی ہے، وہ عقیدہ توحید کی عظمت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا اور حاجت روا نہیں ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیب کی سب خبریں صرف ربّ جانتا ہے، جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے سنا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے، تو حضرت یعقوب نے یہی کہا واللہ المستعان میں اللہ ہی سے مدد کا سوال کرتا ہوں اور جب اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف اکٹھے روانہ کیا تو یہی کہا تھا (فاللہ خیر حافظا) اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور اِسی طرح ساتھ یہ بھی کہا تھا:

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (١)

"اور میں تم سے اللہ کی طرف سے آنے والی کوئی چیز نہیں ہٹا سکتا، فیصلہ صرف اللہ ہی کا نافذ ہوتا ہے، اُسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والوں کو اُسی پر ہی بھروسا کرنا چاہیے۔"

اور پھر آپ غور فرمائیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام چند کلومیٹر کے فاصلہ پر کنویں میں ہیں لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کو علم نہیں ہے، حالانکہ آپ کی گدی سب سے اُونچی گدی ہے، کیونکہ خود بھی نبی ہیں اور باپ دادا بھی نبی ہیں اِس سے زیادہ پہنچی ہوئی گدی کون سی ہو سکتی ہے...؟

اور پھر اِسی طرح بیٹا مصر کے تخت پہ بیٹھا ہے لیکن آپ کو علم نہیں ہے، آپ علیہ السلام نے رو رو کر اپنی آنکھوں کی بینائی کمزور کر لی ہے، اِن ساری باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ مشکل کشا بھی ربّ ہے اور عالم الغیب بھی ربّ۔

اسی طرح پوری سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا کردار بھی دیکھ لیں آپ

---

(١) سورت یوسف: 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو قدم قدم پر اللہ کی توحید کی عظمت نمایاں نظر آئے گی، جب حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) ① نے برائی کی دعوت دی تو آپ علیہ السلام یہ نہیں کہا کہ میری گدی بہت اونچی ہے میں تمہیں پھونک مار کر اڑا دوں گا، تو ہمیں جانتی نہیں کہ ہم بڑے پہنچے ہوئے لوگ ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے ایسی کوئی بات نہیں کہی، بلکہ اللہ کی توحید کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا: معاذ اللہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور اسی طرح جب حضرت یوسف علیہ السلام نے قیدیوں کو وعظ کیا تو یہی فرمایا: اے لوگو! ہم اللہ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کرتے اور عقیدہ توحید ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے، تم اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ کسی صورت بھی عبادت کے لائق نہیں ہیں، عبادت کے لائق صرف اللہ ہے اور پھر اسی طرح جب مصر کا تاج وتخت مل گیا تو فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور آخر میں بھی یہی کہا کہ اے میرے پروردگار ! مجھے بادشاہت آپ نے عطا کی ہے اور آپ ہی میرے مشکل کشا اور مددگار ہیں۔

اِن ساری باتوں سے، سورت یوسف اور واقعہ یوسف علیہ السلام سے، سب سے پہلے توحید کی عظمت سمجھ آتی ہے۔

اور لوگو! یاد رکھنا، اگر آپ کے پاس عقیدہ توحید کی غیرت نہیں ہے تو آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھنا اگر نبی یعقوب کے بیٹے اپنے باپ کے سامنے آکر جھوٹ بول سکتے ہیں اور پھر اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے

① یہ نام قرآن یا صحیح حدیث میں کہیں نہیں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام نہیں بتایا البتہ اسرائیلی روایات میں یہ آیا ہے اور ان روایات کی اہمیت حدیث میں واضح ہے کہ ان کو نہ سچا کہہ سکتے ہیں نہ ہی جھوٹا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت دلیلیں دے سکتے ہیں تو کیا خیال ہے، چودھویں صدی کے مولوی اپنے پیٹ اور حلوے کھیر کی پلیٹ کے لیے کچھ نہیں کریں گے...؟ اِس بات کو سوچو اور ہزار دفعہ سوچو! کیونکہ اگر تمہارے پاس توحید نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے۔

❷ آزمائشیں تو آ کر رہیں گی:

کئی نیک لوگ صرف اس لیے حوصلہ ہار جاتے ہیں کہ ہم نماز روزہ بھی کرتے ہیں، اللہ اور اُس کے رسول کی تابعداری بھی کرتے ہیں لیکن پھر بھی دکھ ہماری جان نہیں چھوڑتے، ایسے لوگوں کو پوری توجہ سے سورت یوسف کا پیغام سُن لینا چاہیے کہ آزمائش ہو کر رہے گی، دکھ آ کر رہے گا، آپ پریشانیوں کے کنوؤں میں گر کر رہیں گے کیونکہ آپ اللہ کے بندے ہیں، دُنیا امتحان گاہ ہے اور آپ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف سے زیادہ نیک بھی نہیں ہیں۔

واقعہ یوسف علیہ السلام سے دوسرا سبق یہی ملتا ہے کہ نیک سے نیک پر بھی آزمائش آ جاتی ہے، اپنوں کے ہاتھوں سے آ جاتی ہے اور مرتبہ ہمیشہ آزمائشوں کے بعد ملتا ہے، مجھے ایک اللہ والے کا پنجابی بول کبھی نہیں بھولتا وہ فرمایا کرتے تھے۔ ''یوسف علیہ السلام کدی یوسف نہ بن دا، جے کھوہ تے جیلاں دے دھکے نا کھاندا''

اگر آپ کی شادیاں لیٹ ہو رہی ہیں، آپ کا قرض اور آپ کا مرض طول پکڑ رہا ہے تو آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح یہی کہیں۔ ''فَصَبْرٌ جمیل،فَصَبْرٌ جمیل'' اے اللہ! ہم دِل کی خوشی سے تیرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلوں پر صبر کرتے ہیں۔ اور یاد رکھنا جو شخص آزمائش کے دِنوں میں دین کی پٹری سے نہ اترے اور شرک و بدعت اور بے صبری کے ٹریک (Track) پر نہ چلے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اُن کے معاملات کا آپ نگران اور محافظ بن جاتا ہے۔

❸ مخلص بندے کو کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا:

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے تیسری اہم بات یہ سمجھ آتی ہے کہ جو شخص سچا ہو، اچھا ہو، بے گناہ اور مخلص ہو ایسے شخص کو ساری دُنیا مل کر بھی نیچا نہیں کر سکتی، کھرے بندے کو کوئی نیچا نہیں کر سکتا، آپ دیکھ لیں حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف اُن کے بھائیوں کا حسد کتنا خطرناک تھا، عزیزِ مصر کی بیوی اور اُس کی ہم نوا آنٹیوں کا مکر کس قدر دِل فریب تھا اور پھر جیل سے رہا ہونے والے قیدی نے کس طرح کئی سالوں تک اپنے بادشاہ کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذِکر نہ کیا، لیکن حسد، فریب اور اگنور (Ignore) کرنے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ شان، مقام اور بلند مرتبہ دیا جس پر لاکھوں میں کوئی ایک بھی نہیں پہنچتا۔

اِس لیے اخلاص کے ساتھ اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اور پوری دیانتداری سے اپنی منزل کی طرف چلتے رہیں، اللہ کی توفیق سے آپ کا اٹھنے والا ہر قدم بلندی کی طرف ہے، دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا آپ کو نیچے نہیں کر سکتا۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اڑانے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 جیل چلے جانا، زنا نہ کرنا:

سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے اِس اُمت کے جوانوں کو جو سب سے بڑا پیغام ملتا ہے وہ یہ ہے کہ جیل چلے جانا لیکن زنا نہ کرنا۔

بڑی بڑی آوارہ لڑکیاں اور بے حیا عورتیں آپ کو گناہ کی دعوت دیں گی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے کردار کو سامنے رکھنا اور اپنے آپ کو اُن کا روحانی فرزند ثابت کرتے ہوئے ہر پکارنے والی کو یہی کہنا "معاذ اللہ، معاذ اللہ، معاذ اللہ"

لیکن افسوس! آج کا نوجوان زنا کے لیے پیسے خرچ کرتا ہے، زنا کے لیے برائی کے اڈوں پر بلکہ بیرونِ ملک جاتا ہے، مجھے بتاؤ ایسے بے غیرت اور بے حیا نوجوان کو سورت یوسف نے کیا فائدہ دیا...؟

اِس وقت سب سے بڑا مجاہد وہ نوجوان ہے جو زنا کی لالچ سے بچا ہوا ہے، کیونکہ اِس وقت زنا ایک فیشن اور انجوائے کا ذریعہ بن گیا ہے اور وہ نوجوان حقیقت میں سیدنا یوسف علیہ السلام کا سچا وارث ہے جس نے کسی عورت کی دعوتِ گناہ کو جوتے کی نوک پہ رکھا اور اللہ کی بارگاہ میں اپنا مقام پیدا کرلیا۔ اور ایسا نوجوان پرلے درجے کا لعنتی اور جہنمی ہے جو آئے دِن منہ کالا کرتا رہتا ہے اور بالآخر اگر وہ توبہ کیے بغیر مر گیا تو اُس کو جہنم میں آگ کے تندور کے اندر پھینک کر اوپر سے ڈھکن بند کر دیا جائے گا اور یہ بد بخت زانی وہاں چیخیں مارے گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس خطرناک عذاب سے بچا کر، پاکدامنی سے چار دِن گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں میں جگہ عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔آمین ثم آمین

❺ یعقوبی اور یوسفی بنو:

سورت یوسف اور واقعہ یوسف سے پانچواں اہم ترین پیغام یہ ملتا ہے کہ ہم سب کو اپنی اولاد اور اپنے بہن بھائیوں اور رشتے داروں کے معاملات میں یعقوبی اور یوسفی بن جانا چاہیے، اپنوں کی سو فیصد زیادتی کے باوجود اُن کو معاف کر دیا کریں، اُن کے معاملے میں صبر، تحمل اور برداشت سے کام لیا کریں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھ لیں کہ جن بیٹوں نے ساری زندگی اُن کو دکھی کر کے رکھا اور اُن کا پیارا بیٹا کنویں میں پھینک دیا وہی بیٹے جب غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگنے آئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُن کو معاف کر دیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ میں عنقریب تمہارے لیے اللہ سے بھی معافی مانگوں گا، کیونکہ ہمارا رب بہت زیادہ معاف کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

اولاد کے معاملے میں یعقوبی بن جائیں یہ نادانی میں بہت سی غفلتیں کرتے ہیں، بدزبانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور قدم قدم پر احسان فراموشی کرتے ہیں، اِن میں سے جو آپ سے معافی کا طلب گار ہو اُس کو معاف کر دیا کریں۔

اور اِسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بے مثال کردار کو دیکھ لیں کہ جن بھائیوں نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے کنویں میں پھینکا تھا وہی بھائی جب غلہ لینے آئے تو اُن کے ساتھ احسان والا معاملہ فرمایا اور پھر جب اُنہوں نے آخر میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کو دِل سے معاف کر دیا اور کہا: اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے اللہ! میرے بھائیوں کو معاف کر دے شیطان نے ہمارے درمیان حسد ڈال دیا تھا، اے اللہ معاف کر دے تجھ سے بڑھ کر رحمت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

یاد رکھنا! جب تک آپ رشتے داری کے معاملے میں یعقوبی اور یوسفی نہیں بنیں گے آپ رشتے داری کے فتنوں سے کبھی نہیں بچ سکیں گے۔

اِن قیمتی اور اہم ترین پانچ اصلاحی نکات کے بعد ہم بڑے ہی اختصار سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پورا واقعہ، پوری ترتیب کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید کو نازل کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے قرآن کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اسی طرح تلاوت کی، ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ قَصَصْتَ عَلَيْنَا ①

''اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ ہمیں کوئی واقعہ سنائیں۔''

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس آیت اور واقعہ کو نازل فرمایا اور کہا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ ②

''ہم آپ پر سب سے اچھا واقعہ، بیان کرتے ہیں کیونکہ ہم نے ہی آپ

---

① الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل: 432/10۔

② سورۃ یوسف: 3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اِس قرآن کو وحی کیا ہے اور اگرچہ آپ اِس سے پہلے اِس سے بے خبر تھے۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت، بہترین، سبق آموز، قیمتی اور بابرکت قصہ قرار دیا ہے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا پورا واقعہ:

ایک دفعہ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ میں نے گیارہ ستاروں اور شمس وقمر کو اپنے آگے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، یہ خواب حضرت یوسف علیہ السلام کو نوعمری میں ہی آیا تھا، تو آپ نے اپنا یہ خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے بیان کیا، چونکہ حضرتِ یعقوب علیہ السلام اللہ کے رسول تھے اور بہت زیادہ صاحبِ بصیرت تھے تو آپ نے خواب سُن کر اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کو کہا، اے یوسف! یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا، کیونکہ یہ بہت اُونچا اور بلند وبالا خواب ہے، مجھے اِس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تیرے بھائی حسد میں آکر تیرے خلاف کوئی غلط کاروائی نہ کریں، کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ کسی نہ کسی طرح دِلوں میں رخنہ ڈالنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے کیونکہ میں اِس خواب کی روشنی میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے نبوت اور خاص علم کے لیے چنے گا اور تجھ پر اُسی طرح اپنی نعمتوں کا اِتمام کرے گا جس طرح اُس نے تیرے باپ دادا حضرت ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمتوں کو مکمل کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کو خواب کا علم ہونا اور اُن کا حسد:

اِس بات کی وضاحت قرآن تو نہیں کرتا البتہ محسوس یہی ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی معصومیت کی وجہ سے یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان کر دیا، یا بھائیوں کو کسی طرح پتہ چل گیا یا وہ ویسے ہی حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ حسد کرنا شروع ہو گئے اور اُن کا حسد یہ تھا کہ ہمارا باپ یوسف علیہ السلام سے محبت زیادہ کرتا ہے اور ہم ایک مضبوط جتھہ ہیں، لیکن اِس کے باوجود ہمارا باپ یوسف کے مقابلہ میں ہمیں کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا، ہمارا باپ تو اِس معاملے میں واضح غلطی پر ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ حسد کی آگ میں جلنے والے یہ بیٹے باپ کو غلط کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ نبی ہیں، یعنی حسد ایک ایسی بیماری ہے اور ایک ایسا شیطانی عمل ہے جو انسان کو چھوٹوں پر ظلم کرنے والا اور بڑوں کی گستاخی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

بہرصورت بھائیوں نے سوچا کہ اب اِس بات کا صرف ایک ہی حل ہے کہ یوسف کو یا تو قتل کر دو یا پھر اُس کو کسی ایسی جگہ پھینک آؤ کہ باپ کا چہرہ صرف تمہاری طرف متوجہ رہے، نہ یوسف اُسے نظر آئے اور نہ ہی یوسف سے پیار کرے، یوسف کو قتل کرنے یا اُس کو کہیں غیر علاقے میں چھوڑ آنے کے بعد ہمیں کچھ سکون ہو جائے گا، اور ہم اُس کے بعد توبہ کر کے نیکوکار بن جائیں گے، چنانچہ اُنہوں نے فیصلہ کر لیا تو اُن سوتیلے بھائیوں میں سے ایک کہنے لگا کہ یوسف علیہ السلام کو قتل نہ کرو بلکہ اُس کو کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویران کنویں یا کچے کنویں کی گہرائی میں پھینک آ ؤ، گزرنے والا کوئی قافلہ اُسے اٹھا کر لے جائے گا اور تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا، چنانچہ وہ سارے اِس شیطانی پالیسی پر اکٹھے ہو گئے اور ایک دِن اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! آپ یوسف علیہ السلام کے معاملہ میں ہم پر یقین کیوں نہیں کرتے...؟ ہم اُس کے خیر خواہ ہیں، دشمن نہیں، آپ اُس کو کل ہمارے ساتھ بھیجیں، وہ ہمارے ساتھ گاؤں سے باہر نکل کر سیر و تفریح کرے اور کھیلے کودے، ہم مکمل طور پر اُس کی حفاظت کریں گے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ اِس بات پر میرا دِل مطمئن نہیں ہے کہ تم اِس کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ، کیونکہ مجھے اِس بات کا خدشہ ہے کہ تم اپنے کھیل کود میں لگے رہو گے، یہ چھوٹا ہے کہیں اِس کو بھیڑیا نہ کھا جائے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے، وہ سارے بیٹے کہنے لگے ابا جان ہمارے ہوتے ہوئے اُس کو بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے؟ ہم ایک طاقت ور جماعت ہیں آپ بالکل مطمئن رہیں ہم کسی صورت بھی یوسف علیہ السلام کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے، چنانچہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنی باتوں میں لے آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے گئے...؟ یہاں پر یہ بات بھی سمجھ لیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام وقت کے رسول ہیں اور اُن کو بیٹوں کے اندر کی خباثت کا بھی علم نہیں ہے کہ وہ یوسف علیہ السلام کو لے جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر اُن کو اُن کے ناپاک اِرادوں کا علم ہوتا تو وہ کسی صورت بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے ساتھ نہ بھیجتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سازش کا پہلا مرحلہ تیار ہوا، حضرت یوسف علیہ السلام کو لے جانے کے بعد اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک کچے کنویں کی گہرائی میں پھینک دیا اور خود واپس آگئے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ جب اُن ظالموں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے دِل میں یہ بات ڈال دی کہ فکر نہ کرو ایک وقت آئے گا کہ تم اِن کو اِن کے سارے کالے کرتوت بتلاؤ گے لیکن انہیں کوئی خبر نہیں ہوگی، جب کنویں میں پھینکا گیا تو بعض تاریخی روایات کے مطابق اُس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کم وبیش 10 سال کے قریب تھی۔

جھوٹے دلائل اور اُن کا ماتم:

کنویں میں پھینکنے کے بعد واپس جاتے ہوئے اُنہوں نے رونا شروع کر دیا اور رات کے وقت وہ اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے اور روتے ہوئے کہا: اے ابا جان! ہم کھیل کود اور دوڑ میں لگے ہوئے تھے اور یوسف علیہ السلام ہمارے سامان کے پاس تھا پس اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اُس نے یوسف علیہ السلام کو کھا لیا، اگرچہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے، حالانکہ ہم سچ بول رہے ہیں اور وہ ظالم حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے پر جھوٹا خون بھی لگا کر ساتھ لائے تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب کرتے کو کھولا، معاملے کی تحقیق کی تو آپ نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے تم کہہ رہے ہو بلکہ یہ سارا معاملہ تم نے گھڑا ہے لیکن میں بے صبری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کروں گا بلکہ

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۝ [1]

"بلکہ دِل کی خوشی سے صبر کرتا ہوں اور جو واردات تم بیان کر رہے ہو اُس پر اللہ ہی سے مدد کا سوال کرتا ہوں۔"

یہاں ایک بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر رونے والا سچا نہیں ہوتا، لوگ اپنے ظلم کو چھپانے کے لیے بارش کی طرح آنسو بھی برساتے ہیں اور ماتم بھی کرتے ہیں لیکن یاد رکھنا! ظالموں کا ظلم بہنے والے آنسوؤں کے پیچھے چھپ نہیں سکتا۔

قافلے کا آنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اٹھانا:

جب یہ ظالم بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو بے یار و مددگار کنویں میں چھوڑ گئے تو تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے ایک قافلے کا گزر ہوا، حضرت یوسف علیہ السلام کتنی دیر کنویں میں رہے اِس بارے میں قرآن پاک خاموش ہے، لہٰذا ہمیں بھی زیادہ موشگافیاں نہیں کرنی چاہییں، گزرنے والے قافلے میں سے جب پانی نکالنے والا شخص کنویں کے پاس آیا اور اُس نے پانی نکالنے کے لیے اپنے ڈول کو کنویں میں پھینکا تو کیا دیکھا کنویں میں تو ایک لڑکا ہے، چنانچہ اُس نے اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا کنویں میں ایک لڑکا ہے، چنانچہ اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نکالا اور اُس کو اپنا سامان تجارت سمجھ کر چھپا لیا، اُن کے ذہن میں یہ تھا کہ شہر کی منڈی میں جا کر اِس لڑکے کو فروخت کریں گے اور ہمیں اِس کے بدلے کوئی

[1] سورۃ یوسف:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیسہ روپیہ مل جائے گا، چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے معاملے میں بے رغبتی کرتے ہوئے سستے داموں چند ٹکوں کی خاطر اُن کو فروخت کر دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو کچھ کر رہے تھے سب میرے علم میں تھا۔

یہاں ایک بات آپ کے ذہن میں رہے کہ آغاز میں لوگوں کے ہاں انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی، لوگ سیدنا یوسف علیہ السلام کی طرح ہر ایک کو ایک بے وقعت چیز سمجھ کر نظروں سے گرا دیتے ہیں، اس لیے ایسے دور میں ہمت نہ ہارنا، اللہ بہت بلندیاں عطا کرے گا۔

سیدنا یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے گھر:

حالات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قافلے والوں سے ایک مصری افسر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید لیا اور وہ آپ کو خرید کر اپنے گھر لے گیا چونکہ اُس کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی تو اُس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اِس لڑکے کی خصوصی دیکھ بھال کرنا، اِس کو عزت دینا ہوسکتا ہے کہ یہ لڑکا آنے والے وقت میں ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو اور ہم اِس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔

اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اِس عزیز مصر، مصری افسر کے گھر میں ٹھہرا کر ہم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خاص علم سے نوازنے کے لیے جگہ عطا فرما دی اور ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا والے ہزار تدبیریں کر لیں، حسد، مکر اور فریب کے ہزاروں جال بچھا لیں لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿21﴾ ①

''اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

یعنی سوتیلے بھائی اللہ کے ایک بندے کو ناحق برباد کرنا چاہتے تھے اور قافلے والے سوچ رہے تھے کہ ہم بیچ کر کچھ پیسے حاصل کر لیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اِس غلامی کو مصر کی بادشاہی کی تمہید بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب اپنی عمر کی پختگی کو پہنچے تو ہم نے اُن کو علم و حکمت کے بہت سے خزانے عطا کر دیے اور جو لوگ بھی احسان کرنے والے ہوتے ہیں ہم اُن کو علم و حکمت کے خزانے اِسی طرح عطا کرتے رہتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کا وقت عزیز مصر کے گھر میں بہت اعزاز و اکرام کے ساتھ گزر رہا تھا کہ آہستہ آہستہ عزیز مصر کی بیوی کے دِل میں کچھ ناپاک جذبات پیدا ہونے شروع ہو گئے چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کردار کے حسن کے ساتھ ساتھ وجود کے حسن کے بھی بادشاہ تھے اور بلا مبالغہ اپنے دور کے سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے، حضرت یوسف علیہ السلام پہلے حسد، نفرت اور سوتیلے بھائیوں کی تنگ نظری کا شکار ہوئے اور اب ایک عورت کی محبت اور ہوس کا سامنا کرنا پڑ گیا اور ایک وقت ایسا بھی آ گیا کہ عزیز مصر کی بیوی جس کا نام بعض تاریخی روایات میں زِلیخا آتا ہے وہ بالکل بے قابو ہو گئی اور اُس نے اپنے بنگلے کے سب دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کو بُرائی کی دعوت دی اور کہا: میری طرف جلدی آؤ، لیکن قربان جائیں،

① سورہ یوسف:21

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف علیہ السلام پر انہوں نے خوبصورت بنگلے کو اور خوبصورت بنگلے والی کی ناپاک خواہش کو جوتے کی نوک پہ رکھتے ہوئے پاک بازی کا نعرہ لگایا اور فرمایا:

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ [1]

"اللہ کی پناہ بلاشبہ وہ میرا پروردگار ہے جس نے میرا ٹھکانا اچھا بنایا ہے بلاشبہ ظلم کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔"

عزیز مصر کی بیوی برائی کا پختہ ارادہ کر چکی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے اخلاص کی وجہ سے ایمان کی ایسی پاور اور طاقت دی تھی کہ عزیز مصر کی بیوی کی ناپاک خواہش اُس کا مقابلہ نہ کر سکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے باہر نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا، آگے حضرت یوسف علیہ السلام تھے اور پیچھے عزیز مصر کی بیوی تھی، جوں ہی دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو عزیز مصر دروازے پر کھڑا تھا اور جس وقت عزیز مصر کی بیوی نے اپنے خاوند کو دروازے پر دیکھا تو ساتھ ہی تیور بدل گئے، ہوس کی محبت اپنی ناکامی کا انتقام لینے پر اتر آئی اور فوراً فریب کرتے ہوئے اپنے خاوند کو کہنے لگی کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اُس کی سزا اِس سے کم کیا ہو سکتی ہے کہ اُس کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے یا اُس کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ اندازہ کریں! کہ سارا کچھ کرنے والی یہ خود ہے لیکن خاوند کو دیکھ کر ساری خیانت کا ذمہ دار حضرت یوسف علیہ السلام کو قرار دے دیا، آوارہ عورتوں کے اِس

---

[1] سورۃ یوسف:23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کے فریب بہت پرانے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ کہا کہ میں نے اِس کے ساتھ بُری نظر کا سوچا تک بھی نہیں ہے سارا کچھ اس نے خود کیا ہے اور پھر ایک گواہ کی گواہی نے بھی اِس حقیقت کو کھول دیا اور یاد رہے یہ گواہی دینے والا اور فیصلہ کرنے والا ایک سمجھدار آدمی تھا، وہ کہنے لگا: اگر تو یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو پھر بلاشبہ یہ سچی ہے اور یوسف علیہ السلام کی باتیں ٹھیک نہیں ہیں اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو پھر یوسف سچا ہے اور یہ جھوٹ بول رہی ہے، چنانچہ وہ قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی اور پوری تحقیق کے ساتھ یہ بات ثابت ہوگئی کہ سارا فریب اس عورت کا ہے حضرت یوسف علیہ السلام اِس تہمت سے بری ہے عزیز مصر نے یہ بات کھل کر کہہ دی کہ اے یوسف! اِس مسئلہ کو چھوڑ دیں یہ سارا فریب اِسی کا ہی ہے اور ساتھ اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اللہ سے معافی مانگ لے سارا قصور اور گناہ تیرا ہے، یوسف اِس میں کسی طرح بھی ملوث نہیں ہے، چنانچہ عزیز مصر کی اِن باتوں کے بعد بظاہر معاملہ رفع دفع ہوگیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اِس موضوع کو ختم کر دیا۔

لیکن عزیز مصر کی بیوی کی اِس حرکت کا علم اُس کی سہیلیوں کو بھی ہوا اور اِرد گرد کی عورتیں بھی یہ بات کہنا شروع ہوگئیں کہ عزیز مصر کی بیوی کو شرم نہ آئی کہ وہ اپنے ہی غلام اور نوجوان پر فریفتہ ہوگئی اِس سے بڑی نازیبا اور نامناسب حرکت اور کیا ہوسکتی ہے؟ اب عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک مرتبہ پھر اپنے دامنِ فریب میں لانے کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا اور اپنے اِرد گرد کی بااثر عورتوں کو اپنے گھر کھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دعوت دی اور کھانے کے میز پر ہر ایک کے سامنے پھل فروٹ کاٹنے کے لیے ایک ایک چھری بھی رکھ دی، چنانچہ اُن سب عورتوں نے مل کر حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی اور اُن کو مجبور کرنے کے لیے اُنہوں نے اپنی انگلیوں پر چھریاں بھی چلائیں، جیسا کہ عمومی طور پر عاشق مزاج عورتیں اِسی طرح دھمکیاں دیتی ہیں اور اِسی طرح کی حرکتیں کیا کرتی ہیں کہ سامنے والے کو پھنسانے کے لیے یہاں تک کہہ اُٹھتی ہیں کہ میری بات مان لے ورنہ میں نے گولیاں کھا لینی ہیں، میں نے چھت سے چھلانگ لگا دینی ہے، یا میں نے خودکشی کر لینی ہے، بہرصورت اِن عورتوں نے سب حربے استعمال کر لیے لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی شرم و حیا، غیرت اور پاکبازی کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اُٹھیں۔

حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ ①

''اللہ کی پناہ یہ کوئی آدمی نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگی والا فرشتہ ہی ہے۔''

اب عزیز مصر کی بیوی اِن سب کو مخاطب کر کے کہنے لگی: اب بتاؤ...؟ جس کو تم بہت آسان سمجھتی تھی وہ کام تو آخری حربہ استعمال کر کے بھی تم سے نہیں ہو سکا، لیکن میں پھر بھی اِس کو چھوڑوں گی نہیں، اگر اِس نے میری خواہش کو پورا نہ کیا تو میں اِس کو جیل پہنچا کر اِس کی ساری عزت کا خاتمہ کر دوں گی۔

لیکن قربان جائیں! حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک بازی پر کہ انہوں نے سب کچھ برداشت کر لیا لیکن اپنی عزت والی چادر پر کوئی دھبہ برداشت نہیں کیا، بلکہ

---

① سورۃ یوسف:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! جس چیز کی طرف مجھے یہ بلا رہی ہیں، جیل اُس سے زیادہ مجھے پسند ہے اور اگر آپ نے مجھ سے اِن کے فریب کو نہ پھیرا تو میں اِن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا، چنانچہ اُس کے ربّ نے اُس کی دعا کو قبول کر لیا اور اُن کا فریب اُس سے پھیر دیا بے شک وہی بہت زیادہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اگر آج بھی کوئی نوجوان ہر قسم کی فحاشی سے اور بالخصوص عورتوں کے مکر سے بچنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے یہ دُعا سونے چاندی سے زیادہ قیمتی ہے، چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کی بیوی کے خطرناک پروپیگنڈا (Propaganda) کی وجہ سے جیل میں چلے گئے۔

جیل کے ساتھی اُن کا خواب اور اُن کو خطاب:

حضرت یوسف علیہ السلام جب پاک دامنی کی خاطر جیل میں پہنچے اُس وقت آپ اپنی جوانی کے عروج پر تھے آپ نے کم وبیش تقریباً دس سال کا عرصہ جیل میں گزارا، جیل میں آپ کے ساتھ دو ایسے نوجوان بھی رہتے تھے جو شاہی ملازم تھے، اِن

[1] سورۃ یوسف: 33,34

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دونوں قیدیوں نے خواب دیکھے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نفیس مزاج، صاحب علم اور محسن جان کر اُن کے سامنے اپنے اپنے خواب بیان کیے، اِن میں سے ایک کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائی ہوئی ہیں اور اُن روٹیوں کو پرندے کھا رہے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام فرمانے لگے کہ کھانا آنے تک میں آپ کو خوابوں کی تعبیر بتلا دوں گا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا ہے، اب کھانا آنے تک حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کے قیدیوں کو نہایت مختصر اور جامع توحید کے موضوع پر خطاب فرمایا اور اپنے خطاب میں شرک کی تردید کرتے ہوئے توحید کے تمام اہم پہلو اُجاگر کیے اور قیدیوں کے سامنے اِس حقیقت کو آسان الفاظ میں کھول کر رکھ دیا کہ ہر قسم کی عبادت کے لائق صرف اللہ ہے، عزت اور غیرت اِسی میں ہے کہ سب جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے۔

خطاب کے بعد کھانے کا وقت ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتلائی اور کہا کہ جس نے یہ دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں وہ جیل سے رہا ہو جائے گا، اُس کو دوبارہ اپنے بادشاہ کے ہاں ملازمت مل جائے گی اور وہ اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا اور دوسرے کو کہا کہ تجھے رہائی نہیں ملے گی بلکہ تجھے سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور تیری لاش کو کھلے میدان میں پھینک دیا جائے گا جسے پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس شخص نے رہا ہو کر تعبیر کے مطابق بادشاہ کے ہاں دوبارہ ملازمت کرنی تھی اُس کو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اپنے بادشاہ کے ہاں میرا بھی جا کر ذکر کرنا اور اُس کو جا کر بتلانا کہ ایک بے گناہ شخص ناحق سلاخوں کے پیچھے ہے، لیکن شیطان کا ستیہ ناس ہو کہ اُس نے اُس رہائی پانے والے قیدی کو یہ بات بھلا دی اور وہ ایک لمبا عرصہ اپنے بادشاہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بات ہی نہ کر سکا جس کے نتیجے میں کئی سال تک حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں ہی قید رہے۔

بادشاہ کے خواب، تعبیر اور جیل سے رہائی:

کئی سالوں کے بعد بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی تازہ گائیوں کو سات دبلی پتلی گائیاں کھا رہی ہیں اور اِس کے ساتھ اُس نے سات سبز خوشے دیکھے اور کچھ خشک خوشے دیکھے۔

بادشاہ اپنے سرداروں کو کہنے لگا: اگر تمہیں خوابوں کی تعبیر کے متعلق کچھ علم ہے تو میری رہنمائی کرو، سب نام کے وزیر اور سردار کہنے لگے یہ فضول خیالات ہیں، اِن کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ویسے بھی بادشاہ حضور ہمیں خوابوں کی تعبیر نہیں آتی۔

اِس وقت یہی حال ہمارے وزیروں اور سرداروں کا ہے کہ اُن کو دنیا کی دولت اور دنیا کی وزارت نے اِس قدر اندھا کر دیا ہے کہ اُن کو سورت اخلاص بھی صحیح طرح سے پڑھنا نہیں آتی اور یہ اِن لوگوں کی پرانی غفلتیں ہیں، بہر صورت وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدی جو رہا ہو کر بادشاہ کے ہاں ملازمت کر رہا تھا اُس کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آئے تو اُس نے کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دو میں تمہیں خوابوں کی تعبیریں بتلاتا ہوں، چنانچہ وہ آدمی جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کو صدیق کا لقب دیتے ہوئے بادشاہ کے دیکھے ہوئے خوابوں کی تعبیر پوچھنے لگا، چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام اللہ کی طرف سے ماہر تعبیر تھے، آپ نے فوراً بتلا دیا کہ تم سات سال مسلسل کھیتی باڑی کرو گے تو اِس میں سے جتنے دانے تم نے کھانے ہوں، اُن کو خوشوں سے نکال لینا باقی دانوں کو خوشوں میں ہی رہنے دینا کیونکہ اِس کے بعد سات سال سخت قحط سالی کے ہوں گے اور اُس میں وہی دانے تمہارے کام آئیں گے جو تم نے خوشوں میں چھوڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر اُس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں خوب بارشیں ہوں گی اور خوب رس بھرے پھل فروٹ اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا۔

اُس ملازم نے جا کر جب یہ تعبیر بادشاہ کو بتلائی تو بادشاہ کہنے لگا کہ اُس قیدی کو میرے پاس لے کر آؤ، لیکن قربان جائیں حضرت یوسف علیہ السلام کے حوصلے، صبر اور برداشت پر کہ آپ فرمانے لگے:

ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ [1]

''اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اُس سے پوچھ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے

---

[1] سورہ یوسف:50

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بلاشبہ میرا پروردگار اُن کے فریب کو خوب جاننے والا ہے۔“

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً جیل سے باہر نکلنے کی نہیں کی بلکہ اپنے اوپر لگنے والی تہمت سے اپنے آپ کو مکمل پاک صاف کرنے کے لیے ایک دفعہ پھر اس معاملے کی تحقیق کرنے کی درخواست کی اور یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو خراجِ عقیدت پیش کیے بغیر نہیں رہ سکے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيُ لَأَجَبْتُهُ ①

”جتنی دیر جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام رہے ہیں اگر میں اُتنی مدت قید خانے میں رہتا تو پھر میرے پاس رہائی کا پیغام لے کر آنے والا آتا تو میں اُس کو ضرور قبول کر لیتا۔“

چنانچہ کیس کی تحقیق ہوئی سب عورتوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور عزیز مصر کی بیوی نے بھی کھلے الفاظ میں کہا کہ یوسف ایک سچا اور اچھا انسان تھا اُس کو فریب میں لانے والی اور ورغلانے والی میں خود تھی اِس معاملے میں اُس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

اِس کے بعد آیت نمبر 52 اور 53 کے بارے میں اہل تفسیر کے دو موقف ہیں، بعض محقق اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ عزیز مصر کی بیوی کی بات ہے اور اکثر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی بات ہے، قطعی دلیل کسی کے پاس بھی نہیں اور ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ اِس قدر بصیرت والی باتیں حضرت یوسف علیہ السلام کی ہی ہیں،

① صحیح البخاری:6992

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا کہ

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ [1]

"یہ ساری تحقیق میں نے اِس لیے کروائی ہے، تاکہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی خیانت نہیں کی تھی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو کامیاب نہیں کرتا، اور میں اپنے نفس کو بری بھی نہیں کرتا، کیونکہ نفس تو برائی پر اُکسانے والا ہے، مگر جس پر میرا ربّ رحم کرے بلاشبہ میرا پروردگار بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کی اِن باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے خود ہمت کر کے عزیز مصر کی بیوی کے سب وار ناکام بنائے تھے لیکن پھر بھی اُنہوں نے اپنے نفس کی طرف اِس کی نسبت نہیں کی بلکہ فرمایا: یہ اللہ کا رحم ہے، اللہ بچائے تو بندہ بچتا ہے اور اللہ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔

وزیر خزانہ بننا اور برادرانِ یوسف کی آمد:

جیل سے رہائی کے بعد جب بادشاہ کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کی مجلس ہوئی تو وہ آپ کی ذہانت اور قابلیت دیکھ کر اِس قدر خوش ہوئے کہ اُس نے آپ کو اپنے ملک کا وزیر خزانہ بنا دیا، چونکہ اِس شعبہ میں آپ کو مہارت بھی حاصل تھی اور

[1] سورہ یوسف:52-53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خواہش بھی یہی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کنویں میں پڑے بے یارو مددگار یوسف کو اپنی زمین پر قدرت دیتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ [1]

''اور اِسی طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو اِس ملک میں اقتدار بخشا، وہ اِس میں جہاں چاہے اپنا ٹھکانا بنا لیں، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیک لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر تو ایمان اور تقوی والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

سورت یوسف میں بار بار ''محسنین'' کا ذِکر آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس دنیا میں حقیقی معنوں میں کامیابی پانے کے لیے اور سب سے آگے بڑھنے کے لیے کرنے والا بنیادی اور اہم ترین کام یہ ہے کہ ''احسان کرنے والے'' بن جاؤ، اللہ کی خاص نصرت اور رحمت تمہیں اپنی آغوش میں لے لے گی اور دنیا کی کوئی طاقت تمہاری بلندی میں رکاوٹ نہیں بن سکے گی۔

بہرصورت جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے وزیر خزانہ بنے اور آپ نے اللہ کی دی ہوئی خاص مہارت کے ساتھ بڑی دانائی کے ساتھ معاشی معاملات کو مستحکم کیا اور پھر جب سخت قحط کا دور شروع ہوا تو آپ نے اِس قحط کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی قوم کے لیے وافر مقدار میں غلّہ محفوظ کر لیا تھا اور ہر طرف اِس بات کا چرچا

---

[1] سورہ یوسف:56-57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ مصر میں ایک بہت بڑا ماہر معاشیات اور وزیر ہے جو لوگوں پر بہت زیادہ خرچ بھی کرتا ہے، یہی خبر جب کنعان میں حضرت یعقوب علیہ السلام اور برادرانِ یوسف کو پہنچی تو وہ بھی غلہ لینے کے لیے آہستہ آہستہ مصر میں آ پہنچے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں پیش ہو گئے، حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کو پہچان لیا مگر اُنہیں اِس بات کی خبر نہ تھی کہ ہمارے سامنے وہی یوسف کھڑا ہے جس کو ہم نے کم و بیش 15 یا 20 سال پہلے کنویں میں پھینک دیا تھا۔

برادرانِ یوسف نے جب گھر میں ٹھہرے اپنے سوتیلے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی بنیامین کے لیے بھی غلہ مانگا یا اُس کے متعلق حضرت یوسف علیہ السلام کو بتایا یا کسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کے بارے میں اُن سے پوچھ لیا تو فرمایا کہ آئندہ جب تم میرے پاس آؤ تو اپنے بھائی کو بھی میرے پاس لے کر آنا، تم جانتے ہو کہ میں غلہ دینے میں بھی کمی نہیں کرتا اور بہت زیادہ قدردان بھی ہوں اور ایک بات ذہن میں رکھنا، اگر تم اُس کو آئندہ ساتھ نہ لے کر آئے تو نہ تمہیں غلہ ملے گا اور نہ ہی تم میرے قریب آنا، حضرت یوسف علیہ السلام نے مزید نیکی کرتے ہوئے اُن کے جو درہم و دینار یا جمع پونجی تھی وہ بھی اُن کے بوروں میں رکھ دی تا کہ اُن کے دِل میں واپس پلٹنے کی مزید رغبت پیدا ہو۔

برادرانِ یوسف علیہ السلام جب واپس پلٹے اور انہوں نے یہ ذہن بنا لیا کہ ہم بنیامین کے بارے میں اپنے والد یعقوب علیہ السلام کو ہر صورت قائل کریں گے اور کہیں گے کہ اے ابا جان! فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر چہ یوسف علیہ السلام کے معاملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہم سے کچھ غفلت ہو گئی تھی لیکن آپ ہمارے ساتھ بنیامین کو بھیج دیں ہم گلہ بھی پورا لے کر آئیں گے اور ہر طرح اُس کی حفاظت بھی کریں گے اور دیکھئے وہ مصر کا وزیر خزانہ اِس قدر رحم دِل ہے کہ اُس نے ہماری اصل پونجی بھی واپس کر دی ہے اور اب ہم جب جائیں گے تو ہمیں مزید غلے سے بھرا ایک اونٹ ملے گا، آپ ہر صورت بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجئے، یہ ساری باتیں سُن کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میں کسی طرح بھی بنیامین کو تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا اور اِس کے بھائی یوسف علیہ السلام کے ساتھ تم نے جو پہلے کیا تھا وہ تمہارے علم میں بھی ہے لیکن جب برادرانِ یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو مجبور کر دیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُن کی باتوں میں آ کر، اُن سے بنیامین کی واپسی کا پختہ وعدہ لے کر اور اللہ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اُن کو ساری ظاہری تدبیریں بتلا کر، کہ تم سارے کے سارے ایک دروازے سے داخل نہ ہونا، بنیامین کو اُن کے حوالے کر دیا اور وہ بنیامین کو لے کر بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔

برادرانِ یوسف علیہ السلام کی دوسری مرتبہ آمد:

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے بارے میں ساری حقیقت بتلا دی اور فرمایا یہ لوگ جو بری حرکتیں کرتے آ رہے ہیں اُن کی وجہ سے تجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی تدبیر کے مطابق جب اُن کے بوروں کو غلے کے ساتھ بھر دیا گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا پانی کا پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رکھ دیا، اِسی دوران بادشاہ کا خاص پیمانہ گم ہو گیا اور لوگوں نے برادران یوسف کے متعلق شور ڈال دیا کہ پیمانہ چوری کرنے والے تم ہو اور یہ بھی کہہ دیا گیا کہ جو بادشاہ کا پیمانہ لے کر آئے گا ہم اُس کو غلے سے لدے ہوئے ایک اونٹ کے برابر مزید سامان بھی دیں گے، چنانچہ برادرانِ یوسف نے اپنی صفائیاں دینے کی بہت کوشش کی بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے کجاوے سے پیمانہ نکل آئے گا اُس کو یہیں رکھ لیا جائے گا، تو تلاشی کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے برادرانِ یوسف کے سازوسامان کی تلاشی لی گئی اور آخر میں جب بنیامین کے سامان کو چیک (check) کیا گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام کا پیالہ اُس کے سامان سے نکل آیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے فیصلے کے مطابق بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ساری تدبیریں ہم نے سکھلائی تھیں ورنہ حضرت یوسف علیہ السلام بنیامین کو کسی صورت بھی اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے، بہرحال جب بنیامین کے سامان سے پیالہ نکل آیا تو برادرانِ یوسف علیہ السلام نے حسد کے مارے ایک بہت تکلیف دہ اور سخت تہمت والا بول بھی بول دیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنی جھوٹی طہارت پیش کرتے ہوئے کہا:

اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ (1)

''اگر اِس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی نے بھی تو پہلے چوری کی تھی پس

---

(1) سورہ یوسف: 77

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف نے اِس بات کو اپنے دِل میں چھپا لیا اور اُن پر ظاہر نہ کیا اور کہا تم برے لوگ ہو اور جو بات تم بیان کر رہے ہو اللہ اُسے بہتر جانتا ہے۔"

غور کرو! کہ اِن ظالموں کو کوئی علم نہیں کہ سامنے وہی یوسف کھڑا ہے جس پر تہمت لگا رہے ہیں، لیکن حوصلے کی بات ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اِس بات کو بھی صرفِ نظر کر دیا اور ہمیں یہ پیغام دیا کہ تہمت لگانے والے جھوٹے شخص کی ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا اور پھر اِس کے بعد بھائیوں نے بہت منت سماجت کی کہ بنیامین کو چھوڑ دو اور اِس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لو لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے اِنکار کر دیا اور واپس جاتے ہوئے راستے میں برادرانِ یوسف میں سے جو سب سے بڑا تھا اُس نے کنعان اپنے والد کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں والد کی اجازت کے بغیر اُن کو منہ نہیں دکھلا سکتا مجھے یہیں چھوڑ دو، اللہ ہی میرے بارے میں کوئی بہتر فیصلہ کرے گا، چنانچہ جب برادرانِ یوسف اپنے والد یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو بنیامین کی چوری کے بارے میں بتلایا اور اپنی سچائی کے بڑے بلند و بالا دعوے کیے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ سے امید رکھتے ہوئے وہی جملہ کہا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَالْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (83) [1]

"بلکہ تم نے خود اپنی طرف سے ایک بات بنائی ہے پس میں بہترین صبر کروں گا، امید ہے کہ اللہ اِن سب کو میرے پاس لے آئے گا بلا شبہ وہ بہت جاننے

[1] سورۃ یوسف:83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے اور بہت زیادہ حکمت والا ہے۔"

حضرت یعقوب علیہ السلام دونوں بیٹوں کی جدائی میں اپنی فطرتی محبت کی وجہ سے اس قدر زیادہ روتے تھے کہ قرآن کہتا ہے غم کی وجہ سے اُن کی آنکھیں سفید ہو گئی تھیں اور گھر والے بھی یہی کہتے تھے کہ ہمیں تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ یوسف، یوسف، یوسف کرتے دنیا سے ہی چلے جائیں گے، یہ ہے باپ کی شفقت خدارا! باپ کو تکلیف نہ دیا کرو، باپ کے دِل کے دکھ کو کوئی نہیں سمجھ سکتا، حضرت یعقوب علیہ السلام نے انتہائی الم ناک اور تکلیف دہ حالت میں بھی بڑا تاریخ ساز جملہ بولا اور فرمایا:

إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ [1]

"میں اپنی ظاہر ہونے والی بے قراری اور غم کو صرف اللہ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور اپنے اللہ کے متعلق میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔"

قرآن پاک کی یہ آیت حضرت عثمان و عمر رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے اور بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے پھر اپنے بیٹوں کو کہا جاؤ کسی طرح کہیں سے یوسف اور بنیامین کو تلاش کر کے لے کر آؤ اور اللہ کی رحمت سے پُر امید رہو کیونکہ کافروں کے سوا اللہ کی رحمت سے کوئی نا امید نہیں ہوتا۔

برادرانِ یوسف کی تیسری مرتبہ آمد:

[1] سورۂ یوسف: 86

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو! یاد رکھنا اللہ تعالیٰ بہت جلد دنوں کو پھیر دیتا ہے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے والے اور اُس پر ناحق ظلم کرنے والے تیسری مرتبہ بھیک مانگتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ (۱)

''اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے سخت تکلیف میں ہیں اور ہم حقیری پونجی لے کر آئے ہیں، پس آپ ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہمیں خیرات بھی دیجئے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیرات دینے والے کو اجر عطا کرتا ہے۔''

یہ باتیں سُن کر حضرت یوسف علیہ السلام آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ تمہیں علم ہے کہ تم نے لاعلمی اور جہالت میں یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا، جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بات پوچھی تو وہ فوراً کہنے لگے کیا تو ہی یوسف تو نہیں...؟ حضرت یوسف علیہ السلام فرمانے لگے میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے۔

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَاۤ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ (۲)

''تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے، بلاشبہ جو تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''

---

(۱) سورۃ یوسف:88

(۲) سورۃ یوسف:90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ فرمان پورے واقعہ کا خلاصہ ہے اور پوری سورت یوسف کا ایک جملے میں نچوڑ بھی یہی ہے کہ حالات جس قدر زیادہ مایوس کُن کیوں نہ ہوجائیں، اللہ تعالیٰ سے پُر امید رہیے، تقویٰ اختیار کیجئے اور صبر کا مظاہرہ کیجئے، ان دونوں خصلتوں کے نتیجے میں ملنے والی کامیابی اور بلندی سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی... لیکن افسوس! کہ آج کے جلد باز انسان اور مسلمان کو یہ سچائی سمجھ نہیں آتی۔

برادرانِ یوسف کے سامنے جب یہ حقیقت کھلی تو شرم کے مارے اُن کی گردنیں جھک گئیں اور اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت وعظمت کا اعتراف کرتے ہوئے، اپنی غلطی کا اقرار کیا اور اُن سے معافی مانگ لی، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی کمال ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا تاریخ ساز جملہ بولا جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے روشنی کا مینار ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؀ [1]

"آج تم پر کوئی سرزنش اور ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کردے گا اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

اللہ کے بندو! جب کوئی شخص اپنی زیادتی کا اعتراف کرلے تو یوسفی بن جایا کرو، رسول اللہ ﷺ نے بھی فتح مکہ کے موقعہ پر سب ڈرے ہوئے قریشِ مکہ کو یہی کہا تھا اور یہی کردار ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

---

[1] سورہ یوسف:92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کے کمالات:

آپ کو یاد ہوگا کہ برادرانِ یوسف کا جھوٹ بھی آپ کی قمیض سے پکڑا گیا تھا اور پھر اسی طرح عزیز مصر کی بیوی کا جھوٹ بھی آپ کے کُرتے سے معلوم ہوا تھا اور اب بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے کُرتے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم معجزہ کر دکھلایا اور وہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ میری اِس قمیض کو لے جاؤ اور اِس کو لے جا کر میرے والد کے چہرے پر ڈال دو اللہ کی رحمت سے میرے والد کی بینائی واپس لوٹ آئے گی اور پھر تم سارے میرے پاس مصر میں آجاؤ۔

برادرانِ یوسف جب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض لے کر مصر سے نکلے تو کئی میل فاصلے پر بیٹھے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف کی خوشبو کو محسوس کرلیا اور فرمایا آج مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے، لیکن گھر والوں نے پہلے کی طرح آج بھی وہی جواب دیا کہ ہمیں تو لگتا ہے کہ آپ اپنی پرانی باتوں میں ہی ساری زندگی کھوئے رہیں گے، جب برادرانِ یوسف اور خوشخبری لے کر آنے والا حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آیا اور اُس نے آکر حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کو اُن کے چہرے پر ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے بینائی کو واپس کر دیا اور پھر سارے بیٹے اپنے باپ یعقوب کو کہنے لگے اے ہمارے ابا جان! ہم سے غلطی ہوگئی تھی آپ ہمیں معاف کر دیں، جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے کمال شفقت کا اور اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۱)

”عنقریب میں تمہارے لیے اپنے ربّ سے مغفرت کی دُعا کروں گا، بلاشبہ وہ بہت زیادہ معاف کرنے والا ہمیشہ، رحم کرنے والا ہے۔“

اہل خانہ کی حاضری اور خواب کا پورا ہونا:

سیدنا یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور سورج و چاند مجھے سجدہ کررہے ہیں، چنانچہ آپ کا خواب پورا ہوا جب برادرانِ یوسف علیہ السلام والدین سمیت مصر میں آپ کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بڑے اعزاز کے ساتھ اپنے والدین کو اپنے تخت پر بٹھایا:

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (۲)

”اور وہ سارے حضرت یوسف کو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے، بے شک میرے ربّ نے اُسے سچا کر دیا ہے اور بے شک اُس نے مجھ پر احسان کیا ہے، جب مجھے جیل سے نکالا اور آپ کو صحرا سے لے آیا، اِس کے بعد کہ شیطان نے میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان رخنہ ڈال دیا تھا، بے شک

(۱) سورۂ یوسف:98

(۲) سورۂ یوسف:100

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرا پروردگار جو چاہے اُس کی باریک تدبیر کرنے والا ہے، بلاشبہ وہی خوب جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کی اِن آخری باتوں سے بھی یہی بات سمجھ آتی ہے کہ آپ نے اپنے ہر کمال کی نسبت اللہ کی طرف کی ہے، اپنی کسی بھی خوبی پر ادنیٰ سا تکبر بھی نہیں کیا اور بھائیوں کے ظلم کو شیطان کی شیطانیت قرار دیا اور آخر میں فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کو گہری سے گہری تہ سے بھی نکال کر تاج وتخت عطا کرنے پر پورا قادر ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی شاندار دُعا اور وفات:

آخر میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اعتراف بھری بہت ہی شاندار دُعا کی اور اُس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والی موت اور نیک لوگوں کے ساتھ کا سوال کیا، اس دعا کو ہمیں بھی غذا کی طرح اپنی روحانی زندگی میں اپنے ساتھ رکھنا چاہیے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۱۰۱) [1]

"اے میرے پروردگار! تحقیق آپ نے مجھے بادشاہت عطا کی ہے اور مجھے باتوں کی اصل حقیقت سکھائی ہے، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے آپ ہی دُنیا اور آخرت میں میرے مددگار ہیں، مجھے اسلام کی حالت

[1] سورۃ یوسف: 101

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وفات دینا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔''

خاتم الانبیاءﷺ کی رسالت پر زبردست دلیل:

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو بیان کر کے آپ ﷺ نے پوری دنیا کے یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے اپنی سچی رسالت کا جھنڈا گاڑ دیا، کیونکہ کوئی بھی شخص اتنی سچائی اور حقیقت کے ساتھ کسی ایسے واقعہ کو بیان نہیں کر سکتا کہ جس نے واقعہ رونما ہوتے ہوئے نہ دیکھا ہو اور نہ واقعہ بیان کرنے والوں سے ملاقات کی ہو، آپ پوری دیانت داری کے ساتھ اہل کتاب کی مقدس تحریروں کا مطالعہ کر لیں، رسول اللہ ﷺ نے جس قدر ترتیب، سچائی اور رسولوں کے ادب و احترام کا لحاظ رکھ کر اس واقعہ کو وحی کی روشنی میں بیان کیا ہے، اُن کتابوں میں اُن کا تصور بھی نہیں ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ①

''یہ غیب کی خبریں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ اُس وقت اُن کے پاس موجود نہیں تھے جب اُنہوں نے اپنے کام کا پختہ ارادہ کیا اور وہ خفیہ تدبیر کر رہے تھے۔''

اور سورت یوسف کی آخری آٹھ آیتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی پیغام دیا ہے کہ لوگ اللہ پر ایمان رکھ کر بھی شرک سے باز نہیں آتے آپ اِن کو دلائل اور

---

① سورۃ یوسف:102

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بصیرت کے ساتھ حق کی طرف بلاتے رہیں اور اِن کو آگاہ کردیں کہ برے لوگوں کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں نکل سکتا اور نیک لوگوں پر جو آزمائشیں آتی ہیں وہ بہت زیادہ وقتی اور عارضی ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر رسولوں کے واقعات میں بہت زیادہ ہدایت اور عبرت کا نشان ہے، لہٰذا سچے دِل سے اللہ کی غلامی کو قبول کرلو۔

هذا ما كان عندى

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقى الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورة الکوثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ [1]

بے شک ہم نے ہی آپ کو عطا کی ہے نہر کوثر۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں، بلاشبہ آپ کا دشمن ہی نامراد ہے۔

تمہیدی گزارشات:

آج ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سورۃ کوثر کے معانی و مطالب پر غور کریں گے اور اس کی مختصر اور مفید تفسیر آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔

علمائے مفسرین کی تحقیق کے مطابق اس سورت کے مکی اور مدنی ہونے میں متعدد اقوال ہیں ہمارے موجودہ دور کے ایک فاضل عالم مولانا امین اللہ پشاوری

---

[1] سورۃ الکوثر: 1-3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷀ نے اپنی کتاب ''الدرر فی مقاصد السور''[1] میں اس سورت کے مدنی ہونے کو راجح قرار دیا ہے بہر صورت یہ مکی ہو یا مدنی اس کے بارہ میں متعدد اقوال بھی اس کی عظمت کو ہی واضح کرتے ہیں کہ یہ سورت بہت زیادہ اہم مطالب اور مقاصد پر مشتمل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قرآن مجید پر غور کرنے کے بعد ہم بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قرآن مجید کی جو سورت آیات اور الفاظ کے لحاظ سے جس قدر زیادہ چھوٹی ہوتی ہے وہ مطالب، مقاصد، علمی نکات اور پیغام کے لحاظ سے انتہائی شاندار اور گہری ہوتی ہے قرآن مجید کی ننھی منی سورتوں میں جس قدر اختصار کے ساتھ علم و عرفان کے موتی سمودیے گئے ہیں وہ بالکل ایسے ہی جیسے کہ کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہو۔

ابھی آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ قرآن شریف کی مختصر ترین سورت ہے اپنے مضمون کے لحاظ اور اپنے پیغام کے لحاظ سے کس قدر زیادہ جامع اور اہم ہے اس سورت کی تین آیات ہیں اور اس کے کم و بیش بیالیس حروف ہیں جس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ جو صحیح العقیدہ مسلمان بھی اس سورت کو ایک دفعہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ پاس اس کو کم از کم چار سو بیس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ آپ اس سورت کو نہایت آرام سے دس سیکنڈ میں پڑھ سکتے ہیں اور جس شخص کی زبان میں روانی نہ ہو وہ شخص بھی اس سورت کو ایک منٹ میں کم از کم تین چار بار با آسانی پڑھ کر ہزاروں نیکیاں حاصل کر سکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اور آپ کو یہ سورت اپنی نمازوں میں بار بار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے سب تقاضے پورے کرنے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

---

[1] الدرر فی مقاصد السور: 522/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے ہم آپ کی خدمت میں اس کا لفظی ترجمہ پیش کریں گے۔

پہلی آیت کا معنی ومفہوم:

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾

بے شک ہم ہی نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ اِنَّآ یہ تاکید کیلئے آتا ہے جس سے معنی یہ بنتا ہے کہ ہم نے آپ کو جو کوثر عطا کی ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے، یہاں پر ایک توحیدی نکتہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ عطا کرنے والا اللہ ہے اور لینے والے اللہ کے پیغمبر ہیں، اللہ معطی اور وہاب ہے اور نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے خیر کے خزانے پانے والے ہیں یا سادہ لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ گنج بخش صرف اللہ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوثر سے مراد کیا ہے...؟ تو اس سلسلے میں تفسیر کی متعدد کتابیں پڑھ لینے کے بعد جو خلاصہ سامنے آتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ کوثر سے مراد ''خیر کثیر'' ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ کے دشمن تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس کچھ نہیں ہے حالانکہ ہم نے آپ کو خیر کثیر یعنی کہ بہت زیادہ بھلائی عطا کردی ہے نعمت اور خیر وبرکت کے سب خزانے ہم نے آپ کے نام کردیئے ہیں یعنی اس کا پہلا معنی جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سمیت کئی مفسرین نے کیا ہے وہ یہی ہے کہ کوثر، کثرت سے مبالغے کا صیغہ ہے اور اس سے مراد مطلق طور پر ہر خیر مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو ہر طرح کی خیر اور ہر قسم کی بھلائی عطا کردی ہے جیسا کہ نبوت، رسالت، صحت، دشمنوں سے حفاظت، نیک نامی، بلندی اور شہرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمیت سب بھلائیاں مراد ہیں۔

اور کوثر کا دوسرا معنی جو کہ ہمارے نزدیک سب سے راجح معنی ہے اور یہ پہلے معنی میں بھی شامل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے آپ کو حوض کوثر اور نہر کوثر عطا کی ہے، قیامت والے دن ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور ہمارے نبی ﷺ کے پاس سب سے شاندار اور خوبصورت، ہر قسم کے پروٹوکول سے مزین حوض ''حوضِ کوثر'' ہوگا جس کی تفصیل آپ اہل علم سے احادیث کی روشنی میں سنتے رہتے ہیں اور اسی طرح جنت میں ایک نہر کوثر ہوگی اور ایک روایت کے مطابق حوض کوثر میں پانی بھی اسی نہر سے جاری وساری ہوگا اور یہ دونوں حوض اور نہر اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو خصوصی طور پر عطا فرمائے ہیں۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ کوثر سے مراد ''ذریۃ کثیرۃ'' آپ کی بہت زیادہ اولاد مراد ہے بظاہر دشمن آپ کو یہ طعنے دیتے تھے کہ آپ کے بیٹے فوت ہو چکے ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کی نسل کا سلسلہ ختم ہو کر رہ جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہ کی لڑی سے آپ کی نسل کا ایسا سلسلہ جاری کیا کہ اولاد فاطمہ میں ہونے والے بیٹے علم وعمل کے ایسے ستارے بن گئے کہ جن کی روشنی قیامت تک کیلئے ختم نہیں ہو سکتی۔

اور اسی طرح کچھ مفسرین اس سے مراد ''خانہ کعبہ'' لیتے ہیں کہ ہم نے کعبہ کو آپ کا قبلہ بنا دیا۔ اور بعض نے اس سے مراد قرآن بھی لیا کہ ہم نے آپ کو قرآن جیسی الہامی کتاب عطا کر دی ہے بہر صورت یہ سارے معانی پہلی تفسیر میں شامل ہو جاتے ہیں اور احادیث کے قریب ترین مفہوم یہی سمجھ آتا ہے کہ اس سے مراد حوض کوثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں اس کا میٹھا پانی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

دوسری آیت کا معنیٰ ومفہوم:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

''اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں'' یہاں پر لفظ رب آیا ہے جو کہ نماز کے ساتھ بہت گہری مناسبت رکھتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کو ہر قسم کی بھلائی عطا کر دی ہے اور ہم ہی آپ کے رب ہیں آپ ہمارے لئے نماز پڑھیں، جو رب ہو اس کا حق ہوتا ہے کہ اس کے سامنے اچھی طرح سے قیام کیا جائے، جھک کر رکوع کیا جائے اور اچھی طرح بچھ کر سجدہ کیا جائے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو پہلا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے نماز اپنے رب کیلئے پڑھنی ہے آپ کا قیام، رکوع اور سجدہ کسی غیر کیلئے نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ کو خیر کثیر عطا کرنے والا آپ کا رب صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے۔

اور اپنے رب کیلئے جانور ذبح کریں، نحر کا ایک خاص مطلب بھی بہت زیادہ مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ اونٹ کا بایاں گھٹنا رسی سے باندھ کر اس کو تین ٹانگوں پہ کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر اس کے سینے کے اوپر اور گردن کے آخر پر تکبیر پڑھ کر چھرا گھونپ دیا جاتا ہے جس سے اس کا سارا خون نکل جاتا ہے اس کو عربی زبان میں نحر کہا جاتا ہے اور اونٹ کو نحر کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے لیکن یہاں پر صرف یہ خاص معنیٰ مراد نہیں ہے بلکہ یہاں مراد عام جانور ذبح کرنے کا حکم ہے کہ عرب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرک اپنے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑتے اور ذبح کرتے ہیں آپ نے ہر حلال جانور صرف اللہ کے نام پر ذبح کرنا ہے۔

تیسری آیت کا معنی ومفہوم:

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

''بلاشبہ آپ کا دشمن ہی دم کٹا ہے'' اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ سے بغض رکھنے والا اور آپ کو ناکام کرنے کی سازش کرنے والا خود ناکام اور نامراد رہے گا جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا نام مٹ جائے گا وہ خود مٹ جائیں گے اور جنہوں یہ گمان کر رکھا ہے کہ آپ کا کام ختم ہو جائے گا وہ خود ختم ہو جائیں گے۔

یقین کریں! سورت کا یہ آخری ٹکڑا آپ ﷺ کی نبوت وصداقت کی گواہی دے رہا ہے آپ کو مٹانے والے ابوجہل، ابولہب اور عتبہ وشیبہ سب مٹ گئے، لعنت کی کھائیوں میں جا گرے لیکن رسول اللہ ﷺ کا نام اور آپ ﷺ کا کام آج بھی زندہ ہے اور صرف قیامت تک نہیں بلکہ اللہ کی جنتوں میں ہمیشہ کیلئے زندہ رہے گا۔

نزول کے وقت آپ ﷺ کی کیفیت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوبصورت پیرائے میں اس سورت کے نزول کے وقت آپ ﷺ کی خوشگوار کیفیت کو بھی بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ پر غنودگی طاری ہوگئی پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنے سر کو بلند کیا، ہم نے کہا اے اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ کس چیز نے آپ کو ہنسا دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے'' پھر آپ ﷺ نے قراءت شروع فرمائی

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

بے شک ہم نے ہی آپ کو عطا کی ہے نہر کوثر۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں، بلاشبہ آپ کا دشمن ہی نامراد ہے۔

اور فرمایا کہ ''کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے...؟'' ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک بہت زیادہ خیر والی نہر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا اور قیامت والے دن حوض ہوگا جس پر میری امت حاضر ہوگی اس حوض کے پاس تاروں کی تعداد کی طرح برتن ہونگے البتہ بدعتی لوگ اس پانی سے محروم کر دیے جائیں گے''[1]

سورت کے مطابق آپ ﷺ کا عمل:

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جہاں پر خیر کثیر کی، حوضِ کوثر اور نہر کوثر کی بشارت سنائی وہاں آپ ﷺ کو دو حکم بھی ارشاد فرمائے ہیں:

① اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں:

آپ ﷺ کی زندگی دیکھ لیں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی ایسی مثال پیش کر دی کہ پوری دنیا میں نماز کے معاملے میں آپ کا کوئی

---

[1] مسلم: 400

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانی نظر نہیں آتا آپ کی تو ساری زندگی ہی نماز تھی آپ صبح اٹھتے ہی نماز پڑھتے اور رات کو سوتے وقت تک فرائض ونوافل کا سلسلہ جاری رہتا، سفر ہو یا حضر، بیماری ہو یا صحت، غمی ہو یا خوشی غرض کہ قدم قدم پہ آپ کی زندگی میں قیام، رکوع اور سجدہ ہی نظر آتا ہے حتی کہ جب آپ کے دشمن آپ کے اوپر چڑھ دوڑے تھے، دشمنوں کی تلواریں چمک رہی تھیں، ان کے نیزے حلق کی طرف آرہے تھے ایسی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی نماز پڑھی اور امت کو بھی نماز پڑھائی اور جب غزوہ احزاب میں آپ کی عصر کی نماز رہ گئی تو آپ علیہ السلام نے شدید غصے کی حالت میں کافروں کیلئے بددعائیں کیں اور فرمایا ''اللہ ان بدبختوں کے پیٹوں کو، گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں نماز بھی نہیں پڑھنے دی۔ (۱)

اور اسی طرح آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوتی تھی تو جب بھی ہوش آتا تو آپ علیہ السلام یہی سوال کرتے تھے کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے...؟ اور ایک دفعہ جب آپ کی حالت معمولی سی بہتر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسجد کی طرف رواں دواں تھے اور کمزوری کی وجہ سے حالت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں زمین پر لکیریں بنا رہے تھے۔ (۲) اللہ اکبر

سوال یہ ہے کہ آج امت کہاں کھڑی ہے...؟ نیند آئی تو نماز گئی، بازار گیا تو نماز گئی، دوست آئے تو نماز گئی، دوکان پر بیٹھے تو نماز گئی غرض کہ سو میں ننانوے

(۱) صحیح مسلم:627

(۲) صحیح مسلم:418

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصد مسلمانوں کو نماز چھوڑنے کی تکلیف ہی کوئی نہیں بلکہ وہ سرے سے اس کو کسی کھاتے کا گناہ ہی نہیں سمجھتے اور یہی ان کی بربادی اور ناکامی کی وجہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے رب کیلئے نماز پڑھو، لوگوں کے دکھاوے یا ڈراوے کیلئے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے ہاں عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کئی عورتیں خاوند سر پر ہو تو نماز پڑھ لیتی ہیں ورنہ نماز کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور اسی طرح کئی جوان بچے صرف باپ یا استاد کے ڈر کی وجہ سے نماز پڑھتے ہیں، باپ گھر پر نہ ہو اور استاد سر پر نہ ہو تو ان کو نماز کی کوئی فکر نہیں ہوتی ہے جبکہ ایسی غفلت بھی اخلاص کے منافی ہے اور اس کی نماز کو مشکوک بنا دیتی ہے کہ یہ صرف بڑوں کے ڈراوے کیلئے نماز پڑھ رہا ہے یا اللہ کو خوش کرنے کیلئے نماز پڑھ رہا ہے۔

② اور اپنے رب کیلئے جانور ذبح کریں:

اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی رسول اللہ ﷺ نے عمل کرنے کی مثال قائم کر دی ایک تحقیق کے مطابق اس دور کے یہود اونٹ نحر نہیں کیا کرتے تھے انہوں نے اپنے اوپر اونٹ کو حرام کر رکھا تھا، یہود کے مقابلہ میں اونٹ نحر کرنا یقیناً یہ بہت بڑی جرأت کا کام تھا لیکن آپ ﷺ نے اللہ کی رضا کیلئے اونٹ نحر کیئے حتی کہ حج کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے 63 اونٹ نحر کیئے تھے۔ اللہ اکبر

پھر آپ ﷺ ہر سال دو نر، خوبصورت، سیاہ و سفید مینڈھے اللہ کی راہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر ذبح کیا کرتے تھے اور پھر اسی طرح آپ ﷺ نے ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں پر ہمیشہ ہمیش کیلئے لعنت کر دی ہے جو اللہ کے علاوہ غیروں کو اپنا مشکل کشا سمجھ کر ان کے تقرب کیلئے جانور ذبح کرتے ہیں۔

یہاں پر ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہود اونٹ نحر ہی نہیں کرتے تھے اور مشرکین مکہ اپنے بتوں کیلئے جانور ذبح کرتے تھے اس کی تفصیل سورۃ مائدہ کی 103 نمبر آیت میں دیکھی جا سکتی ہے ان کے ہاں بحیرہ، سائبہ، وسیلہ اور حام کو بتوں کو کیلئے وقف کر دیا جاتا تھا اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل یہ سلسلے کئی مسلمان کلمہ پڑھ کر بھی کر رہے ہیں اپنے جانوروں کو اپنے پیروں کیلئے اور ان کے درباروں کیلئے وقف کر دیتے ہیں جو کہ خطرناک قسم کا شرک ہے اور اس سورت کی دھجیاں اڑا دینے کے برابر ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اور پھر ظلم کی بات یہ ہے کہ جن جانوروں کو غیر اللہ کی نذر و نیاز کیلئے درباروں مزاروں پر وقف کیا جاتا ہے یا غیر اللہ کیلئے ذبح کیا جاتا ہے اس کے جواز میں قوم کو مغالطہ دیتے ہوئے شرک آلودہ زبانیں یہاں تک فریب کرتی ہیں وہ کہتے ہیں کیا تم مہمان کیلئے جانور ذبح نہیں کرتے اگر مہمان کی آمد پر جانور ذبح کیا جا سکتا ہے تو پھر پیروں کی خوشنودی کیلئے درباروں پر جانور ذبح کیوں نہیں کیا جا سکتا ہے...؟

سوال یہ ہے کہ کونسا میزبان ہے جو اپنے مہمان کو مشکل کشا اور کرنی دھرنی والا سمجھ کر اس کے تقرب کیلئے جانور ذبح کرتا ہے...؟ جبکہ آپ فوت ہونے والے کو مشکل کشا سمجھ کر اس کی خوشنودی کیلئے جانور ذبح کرتے ہیں، میزبان تو صرف اپنے مہمان کی خدمت کیلئے اور اس کو اللہ کی رضا جوئی کیلئے جانور ذبح کر کے کھانا کھلاتا ہے اور پھر اسی طرح مہمان نوازی میں جانور ذبح کرنا یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت ہے بلکہ یہ سنت ابراہیمی ہے کہ انہوں نے فرشتوں کو مہمان سمجھ کر فوری طور پر بچھڑا ذبح کیا اور بھون کر انکی خدمت میں پیش کر دیا۔[1]

یاد رہے! جو شخص کسی دربار مزار پر کسی بابے کے تقرب کیلئے کوئی جانور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر بھی ذبح کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے اور ایسا شرک ہے جو کبھی معاف نہیں ہوگا کیونکہ ہمیں صرف اللہ ہی کیلئے اور اسی کے تقرب کیلئے جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

بے شک ہم نے ہی آپ کو عطا کی ہے نہر کوثر۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں، بلاشبہ آپ کا دشمن ہی نامراد ہے۔

میرے اور آپ کیلئے پیغام:

اس سورت میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بہت سارے اعزازات اور انعامات کی بشارت ہے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیر کثیر کے ملنے کی خوشخبری سنائی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ آپ نماز اور قربانی کا عمل اللہ کیلئے جاری رکھیں آپ کے سب حاسد، مخالف اور دشمن خائب وخاسر ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوا اس وقت دنیا کے ہر کونے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بلند ہے اور آپ کو تکلیف دینے والوں کیلئے سوائے لعنت کے اس دنیا میں کچھ نہیں ہے۔

[1] سورۃ ھود: 69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سورت جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بہت بڑی تسلی اور خوشخبری ثابت ہوئی وہاں پر آپ کے ماننے والوں کیلئے بھی اس میں اصلاح وتربیت اور روحانیت کے انمول خزانے ہیں۔

❶ اللہ کی معرفت اور محبت کا معیار:

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مال ودولت، اور عزت وشہرت عطا کرے تو ایسے شخص کو اپنے عطا کرنے والے اللہ کی معرفت اور محبت میں سب سے آگے بڑھنا چاہئے کیونکہ نوازنے والے محسن کا سب سے زیادہ حق ہوتا ہے کہ اس کی پہچان حاصل کی جائے اور سب کچھ اس پروار دیا جائے، آج اگر کوئی شخص اس بات کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو کہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں کس جگہ پر کھڑا ہے تو اس کا بہترین معیار نماز اور قربانی ہے جس مسلمان کے دل میں نماز اور قربانی کی جس قدر زیادہ محبت ہوگی وہ شخص اسی قدر زیادہ اللہ کا محب اور اس کا محبوب ہوگا اور اسی طرح جو شخص جتنے ذوق ،شوق اور اخلاص سے اللہ کی راہ میں جانور ذبح کرتا ہے یا حج اور گھروں میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص صرف اللہ سے پیار نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے پیار کرتے ہیں۔

سادہ میں الفاظ آپ یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ نماز چور آدمی اور قربانی سے دور بھاگنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت سے لاکھوں میل دور ہے اور یقین جانیں اس وقت ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان ایسے ہیں کہ جنکو اللہ کی طرف سے خیر کثیر ملی لیکن وہ بے نماز ہوگئے اور انہوں نے قربانی سے جان چھڑانے کیلئے کئی بہانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈھونڈ لئے ہیں۔انا اللہ وانا الیہ راجعون

❷ زوال اور پکڑ سے بچنے کا طریقہ:

اس سورت سے ایک اور اہم پیغام بھی ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ میں آئے دن ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے زوال کی لعنت سے بچ جاؤں تو ایسا شخص بھی اول وقت میں پورے اہتمام اور شوق کے ساتھ نماز پڑھے اور گاہے گاہے اللہ کی راہ میں خون بہاتا رہے (قربانی کرتا رہے) ان سجدوں اور خون بہانے کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا غیض وغضب اور غصہ ایسے بندے پر ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے بندے کیلئے رزق اور خیر وبرکت کے سب دروازے کھول دیتے ہیں۔

اور اس بات کو آپ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے خیر وبرکت اور فراوانی کے خزانے پا کر بے نماز اور بخیل بن جاتے ہیں ایسے لوگ بہت جلد اپنی کرتوتوں کی وجہ سے پکڑ میں آجاتے ہیں اور رب گواہ ہے ہم نے اپنی زندگی میں بہت سارے لوگوں کو ان غفلتوں کی وجہ سے زوال پزیر ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

ہمارے ہاں اب تو لوگوں میں یہ شوق نہ ہونے کے برابر ہے کہ وہ خیر اور خوشی کے موقع پر جانور ذبح کریں حالانکہ خیر اور خوشی کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا سادہ مطلب یہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو نظر بد سے اور اللہ کی پکڑ سے بچالیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❸ بہترین شکر گزار بننے کا طریقہ:

سورۃ الفاتحہ کے آغاز سے لیکر والناس کی سین تک سارا قرآن مسلمان کو شکر گزار بن کر رہنے کی تلقین کرتا ہے، شکر ایمان ہے، شکر دین ہے، شکر توحید ہے اور شکر ہی کا بندے سے اللہ تعالی کا مطالبہ ہے اور ہم اس سورت کی روشنی میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں اگر آپ حقیقی شکر گزار بننا چاہتے ہیں تو اس کا بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ آپ دل کے شوق سے فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل پر پابندی کریں اور بالخصوص جب جانور ذبح کرنے کا موقع آئے تو اپنی طاقت سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں اللہ کیلئے جانور ذبح کریں، کسی بھی مسلمان کا اچھا نمازی ہونا اور زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں جانور ذبح کرنا اس کے بہترین شکر گزار ہونے کی دلیل ہے۔

اور ہم اس سورت کی روشنی میں کھل کر یہ بات کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جو شخص بے نماز ہے وہ پرلے درجے کا ناشکرہ ہے، جو شخص ہمت اور طاقت کے باوجود قربانی سے منہ چراتا ہے وہ ناشکری کی گھٹاٹوپ وادیوں میں ڈوبا ہوا ہے، ایسے شخص کا شکر کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے، شکر گزار اعلیٰ درجے کا نمازی اور مثالی سخی ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو یہ حقائق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❹ ہر حاسد، مخالف ناکام رہے گا:

اور اس سورت کی روشنی میں چوتھا پیغام ہم آپ تک یہ پہنچانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی واقعی طور پر حاسدوں کے حسد، مخالفوں کی مخالفت اور دشمنوں کی دشمنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہمیشہ کیلئے بچنا چاہتا ہے تو ایسا شخص مخالفوں کی باتوں کا جواب دے کر اپنا وقت ضائع نہ کرے بلکہ نماز اور قربانی میں کمر بستہ ہو جائے یہ دونوں چیزیں اس کیلئے دشمن سے ڈھال ثابت ہوگی اور ایسے شخص کے زور آور مخالف بھی بری طرح ناکام ہو جائیں گے۔

یاد رہے! شیطان جیسے دشمن کو پٹہ ڈالنے کیلئے سب سے بہترین عمل یہ نماز ہے، برادری اور غیر برادری اپنے اور بیگانے سب شریکوں اور حاسدوں کو ان کے منصوبوں میں ناکام کرنے کیلئے بہترین راز نماز ہے، اعلیٰ ترین راز قربانی ہے طلوع ہونے والا سورج مغرب سے تو طلوع ہو سکتا ہے لیکن نماز اور قربانی والے عمل کو دل کے شوق سے اختیار کرنے والے بندے کے خلاف اس کے دشمن کامیاب نہیں سکتے

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جو چاروں طرف سے دشمنوں کے گھیرے میں تھے ان کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝

بے شک ہم نے ہی آپ کو عطا کی ہے نہر کوثر۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں، بلاشبہ آپ کا دشمن ہی نامراد ہے۔

❺ نماز اور قربانی کا آپس میں تعلق:

اور یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ نماز اور انفاق کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ قربانی اِنفاق کی ایک بہترین قسم ہے جب انسان اچھا نمازی اور دل کی خوشی سے اللہ کی راہ میں جانور ذبح کرنے والا بنتا ہے تو اس کے اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سبعیت اور بہیمیت ختم ہوتی ہے سادہ لفظوں میں یوں سمجھ لیں نماز سے انسان کے اندر سے درندگی کے جذبات ختم ہوتے ہیں اور اس میں شرافت پیدا ہوتی ہے، مزاج میں جھکاؤ آتا ہے، ماننے، جھکنے اور اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرنے کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں جانور ذبح کر کے مساکین میں تقسیم کرنے سے انسان میں انسانیت پیدا ہوتی ہے وہ حیوانگی اور مفاد پرستی کی کھرلی سے باہر نکل آتا ہے اور آپ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ نماز اور قربانی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں جھک کر تحفہ پیش کرنا، نماز میں جھکاؤ ہے اور قربانی رزقِ حلال میں سے اللہ کی بارگاہ میں بہترین تحفہ ہے۔

لیکن ان سب کچھ کیلئے شرط یہ ہے کہ نماز اور قربانی اللہ کیلئے ہو، ایک سچا مسلمان نماز کے معاملے میں غافل ہو اور نہ ہی قربانی کے معاملے میں نمود و نمائش کا شکار ہو کیونکہ جب نماز اور قربانی میں اللہ کے علاوہ کوئی غیر آجائے تو پھر اس کے سارے اثرات باطل ہو جاتے ہیں اور اس وقت امت اسی بطلان کا شکار ہے، نہ نماز کی پابندی اور نہ ہی قربانی میں اخلاص باقی رہا ہے۔

اور نہایت صدمے کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اکثر مسلمان عید الاضحیٰ کے موقع پر جس انداز سے قربانی کے جانوروں کے ساتھ نمود و نمائش کا معاملہ کرتے ہیں، کھل کر دکھلاوا کرتے ہیں بلکہ قربانی کے جانوروں کے کلپ بنا کر اس میں گانے اور غیر محرم عورتوں کی تصاویر آویزاں کرتے ہیں، یہ سب حرکتیں سراسر اللہ تعالیٰ کے شعائر کا مذاق اڑانے کے برابر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❻ رسول اللہ ﷺ کا بلند ذکر:

آپ ﷺ کے دشمن یہ سمجھتے تھے کہ آپ کی نسل مٹ جائے گی، آپ کا ذکر ختم ہو جائے گا اور آپ کی دعوت مکے کی کسی غار میں جا چھپے گی، محمد ﷺ اور اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہوگا بالآخر اللہ کے سب وعدے سچے ثابت ہوئے کہ آپ کا ذکر بلند ہوا اور آپ کی بعد والی زندگی پہلی زندگی سے زیادہ مبارک اور روشن ہوگئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ (۱)

اور البتہ آپ کی بعد والی زندگی پہلی زندگی سے بہت بہتر ہوگی۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ (۲)

اور ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔

❼ سورت کے آخر میں آخری پیغام:

خطبہ ختم کرنے سے پہلے، آخر میں آپ سب کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اگر اپنا اور اپنے بچوں کا نام روشن کرنا چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے سچے پہرے دار بن جاؤ، دونوں جہانوں کی عزت، نیک نامی اور عظمت اللہ کے دین کی خدمت میں ہے، بڑے بڑے بادشاہ آئے لیکن مٹ گئے کسی کو ان کا نام تک یاد نہیں ہے لیکن ابو ہریرہ، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک جس نے

(۱) سورۃ الضحیٰ: 4

(۲) سورۃ الم نشرح: 4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے دین کی سچی نوکری کی ہے اللہ نے اس کے نام کو روشن کر دیا ہے، جب آپ کا نام بلند رہے گا تو آپ کے نام سے وابستہ آپ کے سچے وارث علماء کا نام بھی زندہ رہے گا۔

آپ سے میں ایک سوال کرتا ہوں مجھے آپ بتائیں امام بخاریؒ کے کتنے بیٹے تھے ...؟ امام بخاری کے ماتحت کتنے وزیر تھے ...؟ رب کی قسم کچھ نہیں تھا صرف دین کی نوکری تھی آج دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں پر رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہو اور امام بخاری کا ذکر نہ ہو، امام مسلم کا ذکر نہ ہو، امام نسائی کا ذکر نہ ہو، امام حاکم کا ذکر نہ ہو، یہ لوگ دین کی خدمت کر کے جہاں دنیا کی عظمت پا گئے وہاں جنت کی بادشاہت بھی انہیں لوگوں کے نام ہو گئی۔

اللہ کی قسم! سینہ جلتا ہے لوگ صرف اس لئے دین نہیں پڑھتے کہ مولوی کی کیا عزت ...؟ یہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے مولا والے مولوی کی عزت کا کوئی جوڑ ہی نہیں ہے، خدارا یہودیوں کے ایجنڈے پر کام نہ کریں بلکہ اپنے بچوں کا رخ مدارس کی طرف کر دیہ مدارس ہی علم وعرفان کے مینارے ہیں اللہ پاک ہم سب کو اس سورت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری اور پوشیدہ
دشمنوں سے بچاؤ کیلئے
زبردست پڑھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ (1)

”فرما دیجیے! میں فلق کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اُس چیز کے نقصان سے جسے اُس نے پیدا کیا اور اندھیری رات کے نقصان سے جب اُس کا اندھیرا چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والی ”جادوگرنیوں“ کے نقصان سے اور حسد کرنے والے کے نقصان سے، جب وہ حسد کرنے لگ جائے۔“

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ (2)

(1) سورۃ الفلق: 1-5

(2) سورۃ الناس: 1-6

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''فرما دیجئے! میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے کے نقصان سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے، جو انسانوں کے دِلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

تمہیدی گزارشات:

اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے یہ موضوع ہر لحاظ سے اہم ترین ہے، اِس پر پوری توجہ سے غور فرمائیں اور اِس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں، آپ ساری زندگی ہر قسم کے خطرناک نقصانات اور ظاہری اور پوشیدہ سب دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہیں گے اور اِس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سلامتی عطا فرمائے گا۔

یہ مضمون قرآن پاک کی آخری دو سورتوں کی اہمیت، حیثیت اور فضیلت پر مشتمل ہے، قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کا نام، سورت فلق اور سورت الناس ہے اور اِن دونوں کو ''مُعَوِّذَتَین'' کہتے ہیں، یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں، سورت فلق مکی ہے، اِس کی 5 آیات ہیں اور اِس کے 71 حروف ہیں، جو مسلمان ایک مرتبہ سورت فلق پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو کم از کم 710 نیکیاں عطا فرماتے ہیں، اِسی طرح سورت ناس بھی مکی ہے، اِس کی 6 آیات ہیں اور اِس کے تقریباً 80 حروف ہیں، جو مسلمان اِس کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو 800 نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

یعنی جو مسلمان دونوں سورتوں کو ایک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر پڑھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو 1510 نیکیاں عطا کرتے ہیں اور اگر وہ دونوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو پھر اللہ تعالیٰ کم از کم 1870 نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

آپ غور فرمالیں! ہر مسلمان بڑے ہی آرام سے آدھے منٹ میں کم از کم 1870 نیکیاں حاصل کر سکتا ہے اور جو اِس کو جتنے اِخلاص کے ساتھ، غور وفکر اور محبت کے ساتھ پڑھے گا ویسے ویسے نیکیاں بڑھتی جائیں گی اور درجات بلند ہوتے جائیں گے۔

مُعَوِّذَتَین کا معنی:

''مُعَوِّذَتَین'' یہ واؤ کی زیر اور تشدید کے ساتھ ہے، کا معنیٰ ''دو پناہ دینے والی سورتیں'' اور پناہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی بھی چیز سے ڈر محسوس کرتے ہوئے، بے بس ہو کر یہ جان لے کہ میں اِس کا اکیلا مقابلہ نہیں کر سکتا، تو وہ اپنے آپ کی حفاظت کے لیے اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے دوسرے کی آڑ میں چلا جائے اِس کو ''پناہ'' کہتے ہیں، کبھی کبھی تو اِنسان کسی خطرناک اور خوفناک چیز اور دشمن سے بچنے کے لیے کسی محفوظ جگہ میں یا کسی طاقتور آدمی کی پناہ میں آجاتا ہے اور یہ چیزیں بھی ''مؤثر بالذات'' نہیں ہیں، یعنی اَز خود کسی کو پناہ نہیں دیتی ہیں، بلکہ اِن میں بھی حقیقی اور اصلی مدد نصرت اور حفاظت اللہ کی ہے۔

لیکن قرآن پاک میں جس پناہ اور حفاظت کا ذِکر ہے اِس سے مراد وہ خطرات اور نقصانات ہیں کہ جن سے دنیاوی ذرائع اور اسباب نہیں بچا سکتے اُن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچانا صرف اور صرف اللہ ہی کا خاصہ ہے، جو شخص ایسے خطرات اور ایسے نقصانات میں فرشتوں، جنوں، دیوتاؤں، پیغمبروں، ولیوں یا پیروں کو نفع نقصان کا مالک سمجھ کر پکارتا ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، مشرکین مکہ کا اور آج تک کے سب مشرکین کا یہی شرک ہے کہ وہ اللہ کے مقابلہ میں اور اللہ کی صفات کے مقابلہ میں غوث، قطب، ابدال اور مجذوبوں سے پناہ کے طلب گار بن جاتے ہیں، جو کہ پرلے درجے کا خطرناک شرک ہے۔

یہاں پر تین باتیں بھی اچھی طرح سمجھ لیں، ایک ہے پناہ طلب کرنا، ایک وہ چیز ہے جس کی پناہ میں آیا جائے اور تیسرے نمبر پہ وہ چیزیں ہے جن سے پناہ مانگی جائے۔

''اِسْتِعَاذَۃٌ'' کا مطلب ہے پناہ طلب کرنا، ''مُسْتَعَاذٌ بِہٖ''، جس کی پناہ طلب کی جائے یا جس کے ساتھ پناہ طلب کی جائے اور وہ اللہ ہے اور اِسی طرح ''مُسْتَعَاذٌ مِنْہُ'' کا مطلب ہے وہ چیزیں جن سے پناہ مانگی جائے، جس طرح کوئی بیماری یا آفت وغیرہ

زندگی میں ہر قسم کے دشمن سے بچنے کے لیے:

جو مسلمان اپنی زندگی میں ہر قسم کے نقصان اور دشمن سے بچنا چاہتا ہے، بلاؤں، آفتوں، شیطانی ہتھکنڈوں، ہر قسم کے جادو اور ہر قسم کی نظر بد سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے آسان ترین اور شاندار کرنے والا کام یہ ہے کہ اِن دونوں سورتوں کا اچھی طرح معنی ومفہوم جان کر، اِن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا کر اِن دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورتوں کو اپنی زبان کا وِرد بنا لے اور پھر وہ مکمل طور پر بے فکر ہوجائے ، کیونکہ جو مسلمان پورے یقین کے ساتھ اِن دو سورتوں کو اپنا وظیفہ، اپنا ذِکر اور اپنا وِرد بنا لیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس مسلمان کو ظاہری، باطنی اور پوشیدہ ہر طرح کے دشمنوں سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔

سورت الفلق کا خلاصہ:

اِن دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تفصیلی ذِکر ہے، اِن گیارہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اُس کی توحید اسماء وصفات کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ اُس کی بادشاہت، شہنشاہی اور سلطنت کو بیان کیا گیا ہے، پھر اِن آیات میں ایک سچا مسلمان اپنی کامل بے بسی کا اعتراف کر کے خود کو اللہ کی حفاظت میں دیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے ربّ! اگر آپ نے مجھے اِن ظاہری و باطنی اور نقصان دینے والی چیزوں سے نہ بچایا تو مجھے دُنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی ہے۔

اپنی بے بسی کا اظہار اور اللہ کی قوت وطاقت اور عظمت کا اعتراف ہی اصل توحید ہے کہ مسلمان صرف ایک اللہ سے ہی ہر قسم کی امید رکھے، آیئے! اِن گیارہ آیات کے معنیٰ ومفہوم پر غور کرتے ہیں۔

''قل اعوذ برب الفلق '' کا معنی ہے کہ میں ربّ الفلق کی پناہ میں آتا ہوں، ''فلق'' کا معنی صبح بھی ہے اور فلق کا معنی مخلوق بھی۔ یعنی کہ میں صبح کو روشن کرنے والے ربّ کی حفاظت میں آتا ہوں یا میں مخلوق کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں اور پھر اِسی طرح ''فلق'' کا ایک عمومی معنی، ظاہر کرنے والا، نمودار کرنے والا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس لحاظ سے مفہوم یہ ہوگا کہ میں اُس ربّ کی پناہ میں آتا ہوں جو صبح کی روشنی کو نمودار کرنے والا ہے، دانے کو پھاڑ کر کونپل نمودار کرنے والا ہے، گٹھلی سے پودے کو نمودار کرنے والا ہے، زمین کو پھاڑ کر نباتات اُگانے والا ہے، پہاڑوں کا سینہ چاک کر کے چشمے اُبالنے والا ہے، انڈے کو پھاڑ کر چوزہ نکالنے والا ہے اور رحمِ مادر کو کھول کر بچہ پیدا کرنے والا ہے، اُس باکمال بااختیار پروردگار کی میں پناہ میں آتا ہوں۔

"من شر ما خلق" اُس کی ہر مخلوق کے نقصان سے، یہ بظاہر ایک چھوٹا سا جملہ ہے، لیکن ایک سچا مسلمان یہ جملہ بول کر کائنات میں تکلیف دینے والی ہزاروں چھوٹی بڑی مخلوقوں کے نقصان اور شر سے اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے، اِس کائنات میں حکمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے خطرناک درندے اور کیڑے مکوڑے پیدا کیے ہیں کہ جن کے نام اور جن کے ذریعے پہنچنے والے نقصان کو انسان ساری زندگی جان بھی نہیں سکتا، لیکن اِس جملے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ساری زندگی اپنے بندے کو اُن کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

"ومن شر غاسق اذا وقب" اور اندھیری رات کے نقصان سے جب وہ چھا جائے، زیادہ وارداتیں رات کو ہوتی ہیں جہاں رات کے وقت زمین کے کیڑے مکوڑے اور درندے باہر نکلتے ہیں وہاں چور، ڈاکو، قاتل اور انسانی دشمن بھی اکثر راتوں کو ہی حملہ آور ہوتے ہیں، ایک سچے مسلمان نے اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آکر اپنے آپ کو بے بس کر کے اور خود کو "ربّ الفلق" کے حوالے کر کے کہہ دیا، اے میرے ربّ! اِس اندھیری رات میں آنے والے ہر نقصان سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں، تو وہ اکیلا شہنشاہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی پکار پر اور اُس کی صدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اُس کو درجنوں دشمنوں سے اور نقصان دینے والی چیزوں سے کافی ہو گیا۔

"ومن شر النفثت فی العقد" اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے نقصان سے، عمومی طور پر جادو کرنے والے، جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کرنے والے اور ٹونے ٹوٹکے کرنے والے جادوگر مرد اور جادوگر عورتیں دھاگے وغیرہ پر پڑھ کر پھونکتے رہتے ہیں اور گرہیں لگاتے جاتے ہیں، اِن ظالموں کے عقیدے کے مطابق اِس طرح مطلوبہ شخص گرفت میں آجاتا ہے اور پھر وہ اُس کو تکلیف پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، یہ بدبخت لوگ اگرچہ اللہ کی اجازت کے بغیر تکلیف نہیں پہنچا سکتے لیکن چونکہ دُنیا آزمائش کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں پر خیر کے ساتھ ساتھ شر کو بھی رکھ دیا ہے تاکہ اچھے اور برے بندے کی عملی طور پر پہچان ہو سکے، اِس لیے ظالم بے رحم لوگ اللہ تعالیٰ کے اِرشادات کو پسِ پشت ڈال کر دنیا کے لیے اور اپنے نفس کی تسکین کے لیے یہ حرام دھندے کرتے رہتے ہیں اور پھر مطلوبہ شخص کی غفلت کے پیشِ نظر کبھی کبھار کامیاب بھی ہوجاتے ہیں، موجودہ حالات میں ہمارے ملک میں بڑے بڑے خطرناک نجومی اور کاہن اور جادوگر موجود ہیں اور کئی لوگ دشمنی اور حسد کی وجہ سے اُن کے پاس جاتے رہتے ہیں، اِس لیے اِن شریر دشمنوں اور جادوگروں سے بچنے کے لیے اِن دونوں سورتوں کو اپنی روحانی غذا بنالیں۔

"ومن شر حاسد اذا حسد" اور حسد کرنے والے کے نقصان سے جب وہ حسد کرے، آپ سب جانتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو نعمتوں اور کامیابیوں سے نوازتا ہے تو کئی لوگ اُس پر خوش ہونے کی بجائے، دعا دینے کی بجائے "جل بھن" جاتے ہیں، حسد کر کر کے راکھ ہوجاتے ہیں، آپ یہودیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اُن کو صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ سے حسد تھا اور وہ اِس بات پر بہت زیادہ جلتے کڑھتے تھے کہ محمد ﷺ بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل میں سے آخری نبی اور رسول بن کر کیوں آ گئے ہیں اور اِس سے پہلے کی تاریخ پڑھ لیں پہلا قتل بھی حسد کی وجہ سے ہوا، قابیل نے صرف حسد کی وجہ سے اپنے سگے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا اور برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام جیسے چمکتے چاند کو کنویں کی گہرائیوں میں پھینک دیا تھا، اِس آخری ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَز خود حاسدوں کے حسد سے بچنے کی ترکیب بھی بتلا دی اور وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا جائے کیونکہ اللہ کی خاص نصرت اور حفاظت کے بغیر کوئی شخص حاسدوں کے حسد سے نہیں بچ سکتا۔

سورت الناس کا خلاصہ:

سورت فلق میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''رَبّ الفلق'' کا ذِکر ہوا اور پناہ تین چیزوں سے مانگی گئی ہے، لیکن آنے والی سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات کا ذِکر ہوا ہے اور اس کی پناہ ایک چیز سے مانگی گئی ہے اور وہ شیطان ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی اور انسان پر نسلی دشمن وہ شیطان ہے اور کوئی بھی انسان اللہ کی پناہ میں آئے بغیر شیطان کو شکست نہیں دے سکتا۔

''قل اعوذ برب النّاس'' آپ فرما دیں کہ میں اِنسانوں کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں، یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ میں فلاں جتھے، گروہ، قبیلے، جماعت یا قوم کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں، بلکہ فرمایا گیا لوگوں کے ربّ کی پناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آتا ہوں، جو پوری انسانیت کو پیدا کرنے والا، پالنے والا اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔

''ملک الناس'' لوگوں کا بادشاہ ہے یعنی سب پر قانون اور حکم صرف اُسی کا چلتا ہے، وہ بادشاہوں کا بادشاہ، بہت بڑا شہنشاہ ہے، اُس کی پکڑ، گرفت اور سلطنت سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔

''الہ الناس'' لوگوں کا ''الہٰ'' ہے اور الہٰ کا ایک معنیٰ معبود بھی ہے کہ وہ لوگوں کی عبادت کا اکیلا حقدار ہے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کی تین عالی شان صفات کا تذکرہ ہوا ہے کہ وہ انسانوں کو پالنے والا ہے، اُن پر پوری قدرت اور سلطنت رکھنے والا اُن کا بادشاہ ہے اور وہ پوری انسانیت کا اکیلا سچا معبود ہے تو جو ربّ اِس قدر زیادہ بلند صفات کا مالک ہے تو پھر اُسی کی حفاظت اور اُسی کی پناہ میں آنا چاہیے اور ہر مشکل میں صرف اُسی کو ہی پکارنا چاہیے اُس کے مقابلے میں کوئی اِس قابل ہے ہی نہیں کہ اُس سے مشکل کے دور ہونے کی امید رکھی جاسکے۔

''من شر الوسواس الخناس'' وسوسہ ڈالنے والے کے نقصان سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے، یعنی بار بار وسوسہ ڈالنے والے، بار بار پیچھے ہٹنے والے اور ہٹ ہٹ کر دبے پاؤں چپکے چپکے وسوسہ ڈالنے والے شیطان کے نقصان سے اے ربّ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں، یہ شیطان کا ایک طریقۂ واردات ہے کہ وہ شرک جیسے خطرناک گناہ سے لے کر چھوٹے گناہ تک، ہر گناہ کا اِنسان کے دِل میں بڑی مکاری کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے، اُس کو گناہ پر اکساتا ہے، اُس کے دِل و دماغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر گناہ کرنے کے اور شہوت ٹھنڈی کرنے کے جھوٹے فائدے وسوسے کے ذریعے پھونک دیتا ہے اور پھر اِس طرح لاکھوں لوگ اُس ازلی دشمن شیطان کے وسوسات کا شکار ہو کر اُس کے ساتھی بن جاتے ہیں، اِس لعین اور خطرناک دشمن سے بچنے کا واحد حل یہ ہے کہ اپنے آپ کو پوری بے بسی کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دے دیا جائے، ربّ مہربان ہو تو اِس دشمن کی شرارتوں اور اِس کے وسوسات سے بچا جا سکتا ہے، ورنہ اِس نے بڑے بڑے نیک پہلوانوں کی کمر زمین پر لگا دی ہے۔

''الذی یوسوس فی صدور الناس'' جو انسانوں کے دِلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، یعنی شیطان کا اصل کام لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی ہے، یہاں سینوں سے مراد دِل ہے، شیطان اِنسان کے دِل میں برائی کا خیال پیدا کرتا ہے اور پھر وہ خیال آہستہ آہستہ خواہش بن کر ابھرتا ہے، پھر انسان آہستہ آہستہ اپنی شدید خواہش کے ہاتھوں مجبور ہو کر برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

یہاں پر اِس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ شیطان کئی لوگوں کو وہم کا مریض بھی بنا دیتا ہے، یعنی کہ وہ اُن کے دِل میں ایک شک اور وہم پیدا کر دیتا ہے، وہ ایک نیکی کا کام کرنے کے باوجود بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا، یا اِس کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی ہے، اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان کے ساتھ ایسی وہم کی خطرناک صورت بن جائے تو وہ بار بار اِن سورتوں کو پڑھے اور اچھے روحانی معالج سے اپنا علاج کروائے۔

''من الجنة والناس'' وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے، یعنی لوگوں کے دِلوں میں برائی کا وسوسہ ڈالنے والے شیطان جن بھی ہوتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنسان بھی۔ یہاں سے یہ حقیقت بھی بالکل واضح سمجھ آتی ہے کہ ''شیطان'' جنوں اور انسانوں سے ہٹ کر کوئی تیسری مخلوق نہیں ہے بلکہ جنوں اور انسانوں میں سے جو وسوسہ اندازی کرتے ہیں، ربّ رسول اور آخرت کی بغاوت پر اُکساتے ہیں، وہی اُن میں سے شیطنت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن سب کی سب شرارتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

مُعَوِّذَتَین کی اہمیت:

رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں اپنے آپ کو اللہ کی حفاظت میں دینے کے لیے بہت سے وظائف اور اَذکار پڑھا کرتے تھے،لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ''مُعَوِّذَتَینِ'' کا خزانہ دیا تو پھر آپ ﷺ اِن کی طرف ہی زیادہ توجہ رکھتے تھے، امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آپ کا معمول بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ، ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ. فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ [1]

''رسول اللہ ﷺ جنات کی نظرِ بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، پھر لوگوں کی بد نظروں سے پناہ مانگتے تھے، پس جب سورت فلق اور سورت الناس اُتری تو آپ نے اُن دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا اور اِس کے سوا جو کچھ پڑھتے تھے، اُس کو چھوڑ دیا۔''

[1] جامع الترمذی: 2058، سنن ابن ماجہ: 3511

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِس روایت سے آپ اچھی طرح اِن دونوں سورتوں کی اہمیت اور حیثیت کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس کو سمجھنے کے بعد آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اِن دو سورتوں کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں۔

مُعوذَتَین کی عظمت وجلالت اور مقام ومرتبہ:

قرآن کا ایک ایک حرف باعثِ رحمت، باعثِ برکت اور باعثِ شفا ہے، لیکن اِس سب کچھ کے باوجود قرآن پاک کی اِن دو سورتوں کو ایک امتیازی شان حاصل ہے، جس کو قرآن کی کوئی دوسری آیت یا سورت نہیں پہنچ سکتی، اِس بات کا اندازہ اور فیصلہ آپ خود کریں، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ [1]

”مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ اُن کی کہیں کوئی مثال نہیں دیکھی گئی، وہ سورت فلق اور سورت الناس ہے۔“

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرما دیا ہے کہ اِن جیسی آیات اور کوئی نہیں، یہ آیات اجر وثواب اور تاثیر کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔

نسائی شریف کی ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ

أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا، وَأَخَذَ عُقْبَةُ

[1] صحیح مسلم: 814

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْدُهَا بِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ: إِقْرَأْ. قَالَ: وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَأْتُهَا. فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا. قَالَ: لَعَلَّكَ تَهَا وَنْتَ بِهَا. فَمَا قُمْتُ يَغْنِي بِمِثْلِهَا۔ (1)

''نبی کریم ﷺ کو سفید خچر تحفہ میں دیا گیا تو آپ ﷺ اُس پر سوار ہوئے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اُس کی لگام تھامے اُس کو چلا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو کہا پڑھو، اُنہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فلق پڑھو، آپ نے اُس کو مجھ پر دہرایا یہاں تک کہ میں نے اُس کو پڑھا، لیکن آپ نے محسوس کر لیا کہ مجھے کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم نے اِس کو معمولی سمجھا ہے، میں نے قیام میں اِس جیسی کوئی سورت نہیں پڑھی۔''

اور مسند احمد کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے نماز میں اِس جیسی کسی چیز کے ساتھ قیام نہیں کیا، یعنی قیام میں پڑھنے کے لیے یہ سورت اپنی مثال آپ ہے۔

اِن روایات سے بھی واضح ہو گیا کہ اِن دو سورتوں کا مقام و مرتبہ اور اِن کی عظمت و جلالت سب سے نرالی ہے۔

اور اِسی طرح سورت فلق کے متعلق حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(1) مسند أحمد: 17342، سنن النسائي: 5433

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَقْرِئْنِي سُوْرَةَ هُوْدٍ، وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ. فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ. إِنَّكَ لَمْ تَقْرَأْ سُوْرَةً أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ، وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ: [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] قَالَ يَزِيْدُ: لَمْ يَكُنْ أَبُوْ عِمْرَانَ يَدَعُهَا. وَكَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَؤُهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔ (1)

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کے ساتھ چمٹا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ ''فَجَعَلْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ''میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک پہ رکھا اور کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے سورت ہود اور سورت یوسف پڑھا دیں آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم نے ہرگز کسی ایسی سورت کو نہیں پڑھا جو اللہ کے ہاں سورت فلق سے زیادہ پیاری اور شان مقام والی ہو۔''

اِس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سورۃ فلق کو اللہ کے ہاں سب سے پیاری سورت قرار دیا ہے اور اِس سورت کو آپ ﷺ نے بہت زیادہ پہنچی ہوئی، بلیغ اور عمدہ ترین سورت قرار دیا ہے۔

لیکن آپ کو معاشرے میں درجنوں ایسے مسلمان ملیں گے کہ جن کو یہ سورت یاد ہے اور نہ ہی اس سورت کا معنی و مفہوم آتا ہے، جب مسلمانوں کی لاتعلقی قرآن مجید کے ساتھ اس حد تک بڑھ جائے تو پھر خیر و برکت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

(1) مسند أحمد: 17418

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت اُجاگر کرنے کا ایک انداز:

رسول اللہ ﷺ نے اِن دو سورتوں کے نزول کے بعد بار بار متعدد مقامات پر بڑے ہی خوبصورت اسالیب اور انداز کے ساتھ اِن کی عظمت اور جلالت کو بیان فرمایا ہے، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کی اونٹنی کی مہار تھام کر آپ ﷺ کے آگے چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:(أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ) اے عقبہ! آپ سوار کیوں نہیں ہوتے...؟ جب رسول اللہ ﷺ نے اتنی بات کہی تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا احترام اور عقیدت کا اندازہ کریں کہ وہ فرماتے ہیں:

فَأَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی جلالت کو بہت بڑا جان کر نا مناسب سمجھا کہ آپ ﷺ کی سواری پر سوار ہو جاؤں۔''

لیکن آپ نے پھر فرمایا: اے عقبہ! آپ سوار کیوں نہیں ہوتے...؟ پھر آپ ﷺ نیچے اتر آئے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اِس ڈر سے سوار ہو گیا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہ ہو جائے، تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَبِهِمَا النَّاسُ؟
فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

''کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھلاؤں جن کی لوگ قرأت کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے مجھے سورت فلق اور سورت الناس پڑھائیں۔''

پھر اِس کے بعد جماعت کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے نماز میں بھی اُنہیں دو سورتوں کی تلاوت فرمائی اور آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! اب بتاؤ کیسا لگا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اِن دو سورتوں کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں آگاہ کیا تو پھر آپ نے محسوس کیا کہ مجھے کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے

صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ. فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ. كَيْفَ رَأَيْتَ؟

''اُن دونوں کی صبح کی نماز میں تلاوت فرمائی اور جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمانے لگے اے عقبہ! اب تیرا کیا خیال ہے...؟''

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ [1]

''تم اِن دونوں کی سوتے اور جاگتے قرأت کیا کرو۔''

پیارے مسلمان بھائیو! اِس واقعہ کو پڑھ لینے کے بعد اور سن لینے کے بعد کیا کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے...؟ کہ آدمی مسلمان بھی ہو اور اِن سورتوں کے معاملہ میں غافل بھی ہو...؟

---

[1] سنن أبی داؤد: 1462، سنن النسائی: 5434

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس انداز میں ان دونوں سورتوں کی عزت، عظمت اور حیثیت کو واضح فرمایا ہے ایسی بتلانے اور سمجھانے کی مثال کہیں نہیں ملتی، پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوالیہ انداز میں ان سورتوں کی اہمیت کو واضح کیا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ عقبہ صحیح طرح ان سورتوں کی شان وشوکت کو نہیں سمجھ پائے تو پھر آپ نے صبح کی نماز میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی اور پھر دوبارہ پوچھتے ہوئے اس بات کا حکم دیا کہ جب بھی اٹھو اور جب بھی سونے کا ارادہ کرو تو ان دونوں کو پڑھ لیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس منفرد انداز اور شاندار ترغیب سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں دین اسلام میں اور ہمارے قرآن میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں اللہ تعالیٰ ان سورتوں کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

مُعَوِّذَتَین پڑھنے کا حکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کئی بار جہاں اِن دونوں سورتوں کی عظمت کو بیان فرمایا ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دفعہ اِن کو پڑھنے کا اور اِن کے ساتھ خصوصی لگاؤ رکھنے کا بار بار اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم بھی دیا ہے، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ[1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔''

[1] سنن النسائي: 1327، سنن أبي داود: 1523

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے الفاظ کو سمجھنے سے پہلے میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر مر مٹنے والے ہیں اور ہمیں آپ کی سنتوں سے اِس قدر زیادہ محبت ہے کہ ہم سنتوں کے اِحیا کے لیے اور اُن پر عمل کرنے کے لیے نئی مسجد کھڑی کر لیتے ہیں جبکہ فرض نمازں کے بعد معوذات کو پڑھنا یہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے اور یہ حکم ہر اُمتی کے لیے ہے، کیا ہمارا اور ہمارے گھر والوں کا اِس حکم پر عمل ہے...؟

اور بعض روایات میں اِس کی تفصیل بھی موجود ہے کہ فجر کے بعد تین تین مرتبہ، ظہر و عصر کے بعد ایک ایک مرتبہ، مغرب کے بعد تین مرتبہ، عشا کے بعد ایک ایک مرتبہ، اِن کو پوری پابندی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اور اِسی طرح یزید بن عبداللہ اپنی قوم کے ایک بندے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے اور آپ نے فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا فِي صَلَاتِكَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ①

''اِن دونوں کو اپنی نماز میں ضرور پڑھا کرو، یعنی سورت فلق اور سورت الناس۔''

اِس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اِن دو سورتوں میں نماز میں پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہم سب کو اپنی سنتوں اور اپنے نوافل میں بڑی پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ اِن سورتوں کو پڑھنا چاہیے۔

اور اِسی طرح عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیتے ہوئے

① مسند أحمد: 20744، الجامع الصحيح للمقبل: 4421

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِرشاد فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ [1]

''تم اِن دونوں کی سوتے اور جاگتے قرأت کیا کرو۔''

اِس روایت میں بھی آپ نے سوتے اور جاگتے اِن سورتوں کو پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے اور پھر اِسی طرح شیخ مقبل رحمہ اللہ نے ایک لمبی حدیث کو نقل کیا ہے جس میں ایک صحابی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معوذتین کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے آخر میں حکم دیا تھا کہ

إِذَا صَلَّيْتَ فَاقْرَأْ بِهِمَا وَ فِي رِوَايَةٍ إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ. فَاقْرَأْ بِهِمَا [2]

''جب تو نماز پڑھے تو اِن دونوں کی ضرور قرأت کیا کر اور ایک روایت میں ہے جب بھی تو نماز پڑھے اِن دونوں کو ضرور پڑھ۔''

اِس روایت میں بھی اِن دونوں سورتوں کو پڑھنے کا حکم ہے اور مزید سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اقْرَأْ يَا جَابِرُ. قُلْتُ: وَمَاذَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ: اقْرَأْ [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] وَ [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ] فَقَرَأْتُهُمَا. فَقَالَ: اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا [3]

[1] سنن أبی داؤد: 1462، سنن النسائی: 5434

[2] الجامع الصحیح: 1 442، مسند احمد: 20284، 20745

[3] سنن النسائی: 5441

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا اے جابر! پڑھو، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں کیا پڑھوں، آپ نے فرمایا: سورت الفلق اور الناس پڑھو، تو میں نے دونوں پڑھ دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں کی قرأت کیا کرو، اِن دونوں جیسی تو کوئی قرأت نہیں کرے گا۔''

اِن تمام روایات کی روشنی میں ہم یہ بات پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بار بار اور کئی بار جتنے اہتمام کے ساتھ ان دو سورتوں کو نماز اور غیرِ نماز میں پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے اِس قدر اہتمام کے ساتھ بار بار کسی سورت اور آیت کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم اِرشاد نہیں فرمایا اور یہ سارا کچھ صرف اِس لیے کہ اُمت کو اِن دونوں سورتوں کی حیثیت، عظمت اور اِفادیت کا پتہ چل جائے۔

پناہِ الٰہی کے لیے سب سے بہترین معوذتین:

انسان پر جب کبھی کوئی پریشانی، تکلیف یا مصیبت آتی ہے تو شیطان کی سب سے پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ مومن بندے کو شرک جیسے گناہ میں مبتلا کرے اس لئے گھبراہٹ کے دِنوں میں بالخصوص بے بسی کے لمحات میں اِن دونوں سورتوں کو پورے یقین کے ساتھ ہزار بار پڑھیں، بلکہ پڑھتے رہیں، کوئی دشمن تمہارا ایک بال بھی نہیں اتار سکتا۔

امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَيَقُولُ: يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا[1]

''ہم ابواء اور جحفہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک ہمیں سخت آندھی اور اندھیرے نے ڈھانپ لیا پس رسول اللہ ﷺ شروع ہوئے آپ سورت الفلق اور سورت الناس کے ساتھ پناہ حاصل کر رہے تھے اور آپ نے فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تو بھی اِن دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو، کسی بھی پناہ مانگنے والے نے اِن جیسی دو سورتوں کی مثل پناہ نہیں مانگی۔''

اندازہ فرمالیں! کہ آپ ﷺ نے دکھی انسانیت کو کس طرح اللہ کے ساتھ جوڑا ہے اور آج کا پیر صرف اپنی فیس (Fees) کھری کرنے کے لیے لوگوں کو چھلّوں، کڑوں اور دھاگوں کے ساتھ جوڑ رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور اِسی طرح حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، فَأَصَبْتُ خَلْوَةً مِّنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ:، قُلْ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِأَفْضَلَ مِنْهُمَا[2]

''میں مکہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو مجھے آپ ﷺ کی

---

[1] سنن أبی داؤد: 1463

[2] سنن النسائی: 5431

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنہائی نصیب ہوئی تو میں آپ کے بہت زیادہ قریب ہوا تو آپ نے مجھے بار بار فرمایا: کہو، میں نے کہا کیا کہوں...؟ آپ نے سورت الفلق مکمل کی پھر آپ نے سورت الناس مکمل کی اور فرمایا: انسانوں نے ان دونوں سے افضل کسی چیز کے ساتھ پناہ حاصل نہیں کی۔"

رسول اللہ ﷺ کی اِس تعلیم کے بعد کیا کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ کوئی شخص اِن سورتوں کو چھوڑ کر خود کو پیروں فقیروں کی پناہ میں دے یا مشکل وقت میں کسی غوث، قطب، مجذوب یا جن پری کو پکارے...؟

مُعَوِّذَتَین بہترین علاج اور دم:

یہ دونوں سورتیں جسمانی بیماری کے لیے بھی بہترین علاج ہیں، بلکہ کامیاب علاج ہیں، لیکن ہمارے ہاں کی یہ ہے کہ ہم کو اِن سورتوں پر یقین نہیں ہے اور یقین نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہم بیماری کے دِنوں میں ہر چھوٹے بڑے ہسپتال کا چکر تو لگاتے ہیں لیکن اِن سورتوں کو پڑھ کر نہ خود دم کرتے ہیں اور نہ کسی پیارے سے دم کرواتے ہیں، اللہ کی قسم! مسلمان کے گھروں میں بھی یہ شوق ختم ہو چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جبکہ کائنات کی صدیقہ اور عفیفہ ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا [1]

[1] صحیح البخاری: 5016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو آپ اپنے اوپر معوذات پڑھا کرتے تھے، پس جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں آپ پر پڑھا کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔''

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں حد سے آگے بڑھتے ہوئے مبالغہ کرتے ہیں اور آپ کو مشکل کشا اور مختارِ کل سمجھتے ہیں، اُن کو غور کرنا چاہیے کہ آپ ﷺ پر کتنی بڑی مشکل آئی اور آپ نے مشکل کی اِس گھڑی میں کس کو پکارا...؟

کیونکہ جس پر مشکل آئے وہ مشکل کشا نہیں ہوتا، مشکل کشا وہی ہے کہ جس پر کوئی مشکل نہیں آتی اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اور اِسی طرح ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ

لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ بِ [قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ] وَ [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] وَ [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ] (1)

''نبی کریم ﷺ کو اِس حال میں بچھو نے ڈس لیا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، پس آپ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو، پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور آپ ڈنگ آلودہ جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور سورت الکافرون، سورت

(1) السلسلة الصحيحة: 848

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الفلق اور سورت الناس پڑھ رہے تھے۔"

اے اللہ کے بندو! غیر شرعی اور خودساختہ ہتھکنڈے اپنانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کو اور آپ کے عمل کو اپنے لیے کافی سمجھیں، اسی میں آپ کی خیر اور آپ کے لیے شفا ہے ورنہ ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے بیمار اور دکھی لوگ شفا کے لیے دکھ مٹانے کے لیے غیروں کے دروازوں پر گئے اور اپنی عزت بھی گنوا بیٹھے۔

رات کو سوتے وقت مُعَوِّذَتَین:

رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پورے قرآن میں سے رسول اللہ ﷺ اپنے روزمرہ کے اذکار میں، وظائف میں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ اہمیت انہیں دو سورتوں کو دیتے تھے، خود بھی پڑھتے اور صحابہ کو بھی اِس کی تلقین کرتے اور پڑھنے کا حکم دیتے تھے، رات کو بستر پر سوتے ہوئے کس قدر زیادہ اہتمام کے ساتھ آپ معوذتین کو پڑھتے تھے، آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی اور اُن کے عمل سے با آسانی سمجھ سکتے ہیں۔

کائنات کی صدیقہ اور عفیفہ ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) . [1]

[1] صحیح البخاری: 5017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اُن میں آخری تینوں قل پڑھتے ہوئے پھونک مارتے اور پھر اپنے سر اور چہرے سے لے کر پورے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا ہاتھ پھیر لیتے اور آپ ایسا تین مرتبہ کرتے تھے۔''

کیا ہمارا بھی رات کو سوتے وقت معوذات کے ساتھ یہی رشتہ ہے، کیا ہم بھی اِسی مسنون طرزِ عمل کے ساتھ رات کو سوتے ہوئے یہ آخری سورتیں پڑھ کر سوتے ہیں...؟ اور اِسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ. فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي [1]

''رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ اُس پر آخری تینوں قل پڑھ کر پھونکتے تھے، پس جب آپ بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ کی وفات پاک ہوئی تو میں آپ پر پڑھ کر پھونکتی تھی اور چونکہ آپ کے ہاتھوں کی برکت میرے ہاتھوں کی برکت سے بہت زیادہ تھی اِس لیے میں آپ کے ہاتھ کو آپ کے وجود پر پھیرتی تھی۔''

کیا ہم نے کبھی اپنے پیارے کو اور بیمار کو اسی اہتمام اور اخلاص کے ساتھ

[1] الصحیح لمسلم: 2192

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دم کیا ہے...؟ اے مسلمانو! یہ بھولا ہوا سبق یاد کر لو یہی اصل کامیابی کا راستہ ہے۔

مُعَوّذتَین تجھے کافی ہیں:

دُنیاوی زندگی میں قدم قدم پہ مشکلات ہیں، واقف نا واقف کئی دشمن اور حاسد گھات لگائے بیٹھے ہوئے ہیں اِن سب کو ناکام اور نامراد کرنے کے لیے ان دونوں سورتوں کو صبح و شام تین تین دفعہ پورے اہتمام کے ساتھ پڑھ لیا کریں، دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اور اصل قابل غور بات یہ ہے کہ یہ ضمانت اور تسلی دینے والے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کہ اللہ تعالی کی وحی کے بغیر دین کے معاملے میں ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں:

امام عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ، نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ، يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (1)

''ہم ایک بارش والی سخت اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، پس جب ہم نے آپ کو پا لیا تو آپ

(1) سنن أبي داؤد: 5082، جامع الترمذي: 3575

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا پڑھو تو میں نے جواب میں کچھ نہ کہا آپ نے تین بار کہا اور میں تین بار ہی خاموش رہا اور پھر کہا اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں...؟ آپ نے فرمایا: آخری تینوں قل صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ تجھے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے۔"

جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اِس گارنٹی اور بشارت پر یقین نہیں کیا اور اُنہوں نے آفات و بلیات سے بچنے کے لیے شرکیہ طور طریقے اختیار کیے ہیں، ربّ تعالیٰ نے بھی اُن کو ذلیل وخوار کر دیا ہے، مال بچا، نہ وقت بچا اور نہ ہی عزت محفوظ رہی، خدارا! ان دونوں سورتوں سے پیار کرو اور اپنی زندگی کو مبارک بناؤ۔

اس واقعہ سے بالخصوص یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جب کبھی سخت اندھیرا یا زوردار بارش ہو یا اس کے علاوہ کوئی بے چینی کی کیفیت بن جائے تو شرک و بدعات کی بجائے ان دو سورتوں کو محبت اور کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہئے کیونکہ جب کوئی مسلمان ان دو سورتوں کو پڑھنے کے بعد اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے تو دنیا کی کوئی ناگہانی صورت بھی اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

مُعَوِّذَتَین کا اصل پیغام:

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے آپ نے بڑے ہی اختصار اور بڑی ہی جامعیت کے ساتھ قرآن شریف کی آخری دو سورتوں کی تفسیر اور اُن کی اہمیت اور فضیلت مطالعہ کیا ہے، آخر میں ہم چند لفظوں میں آپ کو اِن دو سورتوں کا اصل پیغام بتا دینا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ شیطان انسان کا بڑا شاطر اور خطرناک دشمن ہے اُس کی خطرناک اور شاطرانہ چالوں میں سے سب سے بڑی چال یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح اللہ کے بندوں کو شرک کے پھندوں میں پھنسانا چاہتا ہے تا کہ وہ اپنی طرح اللہ کے بندوں کو بھی ہمیشہ کے لیے اللہ کی رحمت سے دور کر دے۔

آپ حضرات کا مرتے دم تک ہر لحہ شیطان کے ساتھ بڑا سخت مقابلہ ہے، ہمہ وقت اُس کی دشمنی کو اور اُس کی گندی خواہشات کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں اور یہ آخری دونوں سورتیں بار بار کثرت کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے رہیں اور ہر قسم کے شرک اور تکبر سے ہزار دفعہ اللہ کی پناہ میں آئیں یہی اِن دو سورتوں کا پیغام ہے کہ انسانیت کو اللہ کی پناہ کے علاوہ کوئی چیز پناہ نہیں دے سکتی۔

جو شخص آج بھی قبر والوں کی پناہ میں ہے اور اللہ کے علاوہ مشکلات میں غیروں کو پکارتا ہے اُس کو بری طرح شیطان نے شکست دے دی ہے اُس کو اپنی آخرت کی فکر کر لینی چاہیے، ربّ تعالیٰ ہم سب کو توحید و سنت والا صاف ستھرا اور سچا عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دع 124124 وانا ان الحمدلله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم قرآنی دُعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ ①

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

تمہیدی گزارشات:

ذِکر اور دُعا والی زندگی بہت زیادہ مبارک اور کامیاب زندگی ہے، ذِکر اور دُعا میں زیادہ فرق نہیں ہے، ذِکر بھی اللہ کی یاد ہے اور دُعا بھی اللہ کی یاد ہے، ذِکر میں بھی اِنسان اللہ تعالیٰ کی پاکی، عزت، عظمت اور شان بیان کرتا ہے اور دُعا میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اُس کے اختیارات کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کے سامنے بے بسی کے ساتھ اپنے سوال کا اظہار کرتا ہے۔

بعض اہل علم نے ذِکر اور دُعا میں فرق کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ ایک حد تک اچھی کوشش ہے کہ ہر دُعا ذِکر ہے لیکن ہر ذِکر دُعا نہیں ہے، ذِکر میں اللہ تعالیٰ کی

① سورۃ البقرۃ:201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت وعظمت اور شان وشوکت کا اظہار ہوتا ہے جبکہ دُعا میں اس کے ساتھ ساتھ انسان کا سوال اور اُس کی طلب بھی ہوتی ہے، مثال کے طور پر ''سبحان اللہ'' اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور ''اللھم اغفرلی'' یہ دُعا ہے، کہ اِس میں بندے نے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی ہے اور معافی کا سوال کیا ہے۔

بہرصورت اہل علم یہ فرق بیان کرتے ہیں، لیکن ہم نے بعض احادیث میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِس جیسے ذِکر والے کلمات کو بھی دُعا قرار دیا ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ①

''افضل ذِکر ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور افضل دُعا ''اَلْحَمْدُلِلّٰهِ'' ہے۔''

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ اذکار کرنے کی اور دُعائیں مانگنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

بعض لوگوں کی عجیب وغریب ذہنیت:

ہمارے ہاں اب یہ ذہنیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کو پڑھنے کے لیے کوئی ذِکر یا دُعا بتلائی جائے تو وہ آگے سے جواب دیتا ہے کہ یہ دُعا تو بہت زیادہ مشہور ہے، یہ ذِکر تو سارے لوگ کرتے ہیں آپ مجھے کوئی غیر معروف سا وظیفہ بتلائیں...؟ یعنی بتلایا گیا وظیفہ جامعیت کے لحاظ سے اور طاقت وتاثیر کے لحاظ سے جس قدر زیادہ بلند وبالا کیوں نہ ہو وہ صرف اور صرف اِس لیے رد کر دیا جاتا ہے کہ یہ

① السلسلة الصحيحة: 1417

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ مشہور ہے یہ تو ہر کوئی کرتا ہے، جبکہ اِیسی سوچ نہیں رکھنی چاہیے کسی قرآنی یا نبوی ذِکر کے معروف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اُس کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کی جگہ پر ایسے اَذکار کی تلاش شروع کر دی جائے جو بہت زیادہ غیر معروف ہیں۔

بلکہ اِس طرح کی ایک مقبول حدیث بھی ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار! مجھے کوئی چیز سکھا دیں جس کے ساتھ میں آپ کا ذِکر کیا کروں یا میں اس کے ساتھ آپ سے دُعا کیا کروں، فرمایا موسیٰ (لا الہ الا اللہ) پڑھا کرو، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ کے سارے بندے اسے پڑھتے ہیں، تو میں ایسی چیز چاہتا ہوں جو میرے ساتھ خاص ہو، فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا جہان میں بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور (لا الہ الا اللہ) دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو (لا الہ الا اللہ) ان پر بھاری ہو گا۔ اللہ اکبر [1]

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطالبے کے باوجود بھی اُن کو (لا الہ الا اللہ) کے پڑھنے کا ہی حکم دیا جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کسی ذِکر یا دُعا کے معروف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اُس کو چھوڑ کر کسی نادر ذِکر کی تلاش شروع کر دی جائے، جو ذِکر قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہ سورج اور چاند سے بھی زیادہ مشہور اور نمایاں کیوں نہ ہو اگر اُس کے فضائل شریعت میں موجود ہیں تو پھر اُس پر پابندی کریں اور دونوں جہانوں کی خیر و برکت حاصل کریں۔

[1] شرح السنة: 1273، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر اور عظیم جامع قرآنی دُعا:

اس مضمون کے آغاز میں جس آیت کا ذکر کیا گیا ہے یہ آیت دُعا ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حج کے مسائل ذِکر کرنے کے بعد دو طرح کے لوگوں کا ذِکر کیا ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے صرف دُنیا کا سوال کرتے ہیں، اُن کو صرف دُنیا چاہیے وہ قبولیت کی اونچی جگہ اور عظیم گھڑی میں بھی صرف دُنیا کے پیسے روپے اور پلاٹ مکان مانگتے رہتے ہیں اور اِن کے مقابلے میں کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے صرف دُنیا نہیں مانگتے بلکہ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا سوال بھی کرتے ہیں کہ اے ہمارے مولا! ہمیں آخرت والے دِن بھی ہر قسم کی ذِلت سے بچا کر کامیابی عطا فرمانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہی وہ لوگ ہے جن کو اِس دُعا اور عمل کے بدلہ میں دونوں جہانوں میں خیر و بھلائی نصیب ہوگی۔

اگر اِس دُعا پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا حد درجہ عظیم اور جامع دُعا ہے، اِس میں اِنسان لمحہ بھر میں اللہ تعالیٰ سے بڑے ہی اختصار کے ساتھ وہ کچھ مانگ لیتا ہے جس کو مانگتے مانگتے صدیاں بیت جاتی ہیں، آیئے! اِس عظیم قرآنی دُعا کے مبارک الفاظ پر غور کریں۔

رَبَّنَآ: اس عظیم دعا کا آغاز ''رَبَّنَآ'' سے ہوتا ہے اور صحیح البخاری میں ''رَبَّنَآ'' سے پہلے ''اَللّٰھُمَّ'' بھی ہے، یعنی آپ ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ'' بھی پڑھ سکتے ہیں اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ایک تحقیق کے مطابق ''اِسمِ اعظم''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اللہ کا صفاتی نام ربّ بھی ایک تحقیق کے مطابق ''اسمِ اعظم''① ہے، تو جس دُعا کا آغاز دو ''اسم اعظم'' سے ہو اُس کی شان وشوکت، طاقت اور قبولیت بلاشبہ یقینی ہے۔

اِس عظیم دُعا میں اللہ کے ذاتی اور صفاتی نام سے آغاز ہے اور پھر کسی نبی، ولی، فقیر اور بزرگ کا اِس دُعا میں کسی قسم کا کوئی واسطہ وسیلہ نہیں ہے اور ''رَبَّنَآ'' کا معنی ہے اے مجھے پیدا کر کے میری ہر ضرورت پوری کرنے والے میرے داتا اور پروردگار۔ اِس صفاتی نام میں اِس قدر زیادہ اپنائیت اور محبت ہے کہ ستر ماؤں کا پیار بھی مل جائے اِس مٹھاس بھرے صفاتی نام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اٰتِنَا : اِس لفظ کا معنی ہے ہمیں دے، ہمیں عطا کر یعنی ایک سچا مسلمان ''اٰتِنَا'' بول کر اِس عقیدے کا اظہار کرتا ہے کہ میں لینے والا ہوں اور میرا ربّ مجھے دینے والا ہے، میں سوالی ہوں وہ داتا ہے، سب نبیوں کو نبوت اُسی نے دی اور سب ولیوں کو ولایت بھی اُسی نے دی اور وہ سارے اپنی ساری زندگی یہی دُعا پڑھتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کائنات کا مشکل کشا، گنج بخش، غریب نواز اور غوثِ اعظم صرف اور صرف اکیلا اللہ ربّ العالمین ہے۔

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً : اِس کا معنی یہ ہے کہ اے میرے پروردگار ہمیں دُنیا میں خیر و بھلائی عطا فرما، یعنی ایک سچا مسلمان اللہ تعالیٰ سے اِس دُنیا میں بھی خوشگواری، بہتری، برتری، سلامتی اور خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے اور اِس دُعا کے اِس

① اسم اعظم پر تفصیلی بحث کیلئے ہماری کتاب ''ذکرِالٰہی سے معرفتِ الٰہی تک'' ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے میں اُن نوشہ نشین صوفیوں کا رد ہے جو آخرت کی طلب میں اچھا کھانا پینا اور پہننا چھوڑ دیتے ہیں، لوگوں سے میل جول چھوڑ کر خود کو مشقتوں میں ڈال لیتے ہیں اور دُنیا کی نعمتوں سے کنارہ کش ہو کر کلی طور پر دُنیاوی نعمتوں اور ضرورتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اِس چیز کا نام دین نہیں ہے یہ رہبانیت ہے جو بعض عیسائی راہبوں اور چلہ کشی کرنے والوں کی طرف سے مسلمانوں میں بھی داخل ہوگئی اور ہمارے ہاں بعض دینی کتابوں میں بعض بزرگوں کے حوالے سے ایسی ایسی حکایات لکھی ہوئی ہیں کہ جن کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اِن لوگوں کی تربیت اِسی قرآنی دُعا کے مطابق نہیں ہوئی، آپ نے سُنا ہوگا کہ فلاں بزرگ کئی کئی دِن کھانا نہیں کھاتے تھے، فلاں بزرگ کئی کئی دِن غسل نہیں کرتے تھے، فلاں بزرگوں نے ساری زندگی سر کے بال نہیں منڈوائے اور بعض کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ ہمارے بزرگ کئی سال تک کچے دھاگے سے کنویں میں لٹکے رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مسلمان بھائیو! دین ہمیں اعتدال کا درس دیتا ہے، دُنیا کے پجاری بنو اور نہ ہی آخرت کی فکر میں اور اللہ رسول کی محبت میں اِس قدر زیادہ آگے بڑھ جاؤ کہ تمہیں کھانے پینے اور اپنے پیاروں کے حقوق ادا کرنے کی بھی فکر نہ رہے، شیطان کی چالوں میں سے ایک خطرناک چال یہی ہے کہ وہ اِنسان کو غلو میں مبتلا کر دیتا ہے اور اِسی گناہ میں مبتلا کر کے اُس نے پہلی قوموں اور اُمتوں کو بھی گمراہ کیا تھا۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً :

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں حسنہ عطا فرما اور حسنہ میں دُنیا کی ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمت آجاتی ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اِس کی تفسیر میں لکھا ہے۔

فَإِنَّ الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا تشمل كُلَّ مَطْلُوبٍ دُنْيَوِيٍّ، مِنْ عَافِيَةٍ، وَدَارٍ رَحْبَةٍ، وَزَوْجَةٍ حَسَنَةٍ، وَرِزْقٍ وَاسِعٍ، وَعِلْمٍ نَافِعٍ، وَعَمَلٍ صَالِحٍ، وَمَرْكَبٍ هَنِيءٍ، وَثَنَاءٍ جَمِيلٍ، إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ عبارات الْمُفَسِّرِينَ، وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهَا، فَإِنَّهَا كُلَّهَا مُنْدَرِجَةٌ فِي الْحَسَنَةِ فِي الدُّنْيَا[1]

''اِنسان کو دُنیا میں جن نعمتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔''حسنہ'' اُن تمام پر مشتمل ہے مثال کے طور پر عافیت، کشادہ گھر، نیک بیوی، کھلا رزق، فائدے والا علم، نیک عمل، اچھی سواری، اچھی تعریف، اِس کے علاوہ بھی مفسرین نے بہت سی نعمتوں کو''حسنہ'' میں شامل کیا ہے وہ سب کی سب اِس کے وسیع معنی میں داخل ہیں۔''

بعض مفسرین نے یہاں پر ایک بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مطلق طور پر بھلائی مانگنی چاہیے، جیسا کہ اِس آیت میں ہم مطلق طور پر اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتے ہیں اب بھلائی والی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے یہ بھی ہم سے زیادہ ہمارے اللہ تعالیٰ کئی گنا زیادہ بہتر جانتے ہیں اِس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کو اپنے لیے کسی ایک خاص بھلائی پر پابند نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اُس پر ضد کرنی چاہیے کہ مجھے فلاں نعمت ضرور اَز ضرور عطا فرما۔ اور

[1] تفسیر ابن کثیر، البقرہ: 201س

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِس کا بہترین حل یہ ہے کہ جو نعمت بظاہر آپ کو اچھی نظر آتی ہے آپ اُس کا سوال کریں، ضرور کریں آپ کا حق ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ضد کی بجائے اللہ تعالیٰ کو یہ بات بھی ضرور کہیں کہ اے میرے اللہ اگر یہ نعمت میرے لیے دُنیا و آخرت میں بہتر ہے تو پھر مجھے عطا کرنا۔

وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً : اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، آخرت میں بھلائی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت والے دِن کی سختیوں سے بچا لیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں حوضِ کوثر نصیب کریں، اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں اور پھر اپنی کمال رحمت سے جنت الفردوس کا مہمان بنا دیں۔ آمین

ایک سچے مسلمان کو اپنی آخرت کی بہتری کے لیے یہ دُعا بھی مانگنی چاہیے اور پھر اپنی آخرت کے لیے اعمال بھی کرنے چاہیے بلکہ اپنے ہر نیک عمل میں آخرت والے دِن اللہ تعالیٰ سے جزا لینے کی نیت کرنی چاہیے۔

وَّقِنَا : اور ہمیں بچا، ہمیں محفوظ کر لے اِس جملے میں بھی ایک سچا مسلمان اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مجھے بچانے والا صرف اور صرف میرا ربّ ہے اگر آفات و بلیات اور عذابوں سے میرا ربّ مجھے نہ بچائے تو دُنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں بچا سکتی، میں بچنے والا ہوں اور وہ بچانے والا ہے، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے اُسی نے بچایا تھا، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کا لقمہ بننے سے اُسی نے بچایا تھا، بچانے والا وہی ہے، حضرتِ آدم سے لے کر حضرتِ محمد ﷺ تک اور حضرت ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما سے لے کر آج تک سب نیک اور پاک لوگوں کو بڑی بڑی آفتوں سے اُسی نے بچایا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اِس دُعا میں ایک سچا مسلمان کہتا ہے کہ اے میرے اللہ مجھے بچا لیں، کس چیز سے.....؟

عَذَابَ النَّارِ: آگ کے عذاب سے، یعنی اصل کامیابی کسی بھی اِنسان اور مسلمان کی یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ اُسے آگ کے عذاب سے بچا لیں، کیونکہ آگ کا عذاب بہت زیادہ رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

یہ قرآنی دُعا کمال کی دُعا ہے اِس میں اِنسان نے ایک لائن کے اندر اپنے اللہ سے سب کچھ مانگ بھی لیا ہے اور سب سے زیادہ سخت عذاب سے خود کو بچا بھی لیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ دُعا بڑی اہمیت کی حامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب دُعا تھی۔

ہم بھی رب سے یہی کچھ مانگتے ہیں:

سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاہے گاہے اپنے صحابہ سے دین کے متعلق سوال کرتے رہتے تھے، اگر صحابی کی طرف سے صحیح جواب ملتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے ہوئے حوصلہ افزائی فرماتے اور اگر کوئی صحابی لاعلمی کو مظاہرہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی احسن انداز میں بتلا دیا کرتے تھے،

---

① سورۃ البقرۃ:201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے سوال کیا کہ

"كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟". قَالَ: أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ". ①

''تو اپنی نماز میں کیا کہتا ہے...؟ اُس نے کہا اللہ کے رسول (میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں) اور تشہد پڑھ کر کہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، البتہ جو آپ آہستہ آواز میں پڑھتے رہتے ہیں اور معاذ گنگناتے رہتے ہیں وہ مجھے اچھی طرح نہیں آتا، آپ ﷺ نے فرمایا ہم بھی اِسی کے اِرد گرد دعائیں کرتے ہیں۔''

یعنی اِس روایت میں بھی نبی کریم ﷺ نے اُس عام اور سادہ مسلمان صحابی کو یہی اِرشاد فرمایا کہ ہماری ساری دُعاؤں اور التجاؤں کا بھی یہی خلاصہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے اور جنت عطا فرما دے اور یہی اصل کامیابی ہے جیسا کہ ربّ کے قرآن نے بھی کہا ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ ②

''جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، پس تحقیق وہ کامیاب ہو

① سنن ابی داؤد: 793,792

② سورۃ آل عمران: 185

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گیا اور دُنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین دُعا:

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ کے ذِکر میں گزرتا تھا آپ ﷺ اعلیٰ سے اعلیٰ الفاظ اور انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے تھے آپ ﷺ بہت زیادہ دُعائیں پڑھتے تھے لیکن آپ کی دُعاؤں میں سے وہ دُعا جو آپ کو بہت زیادہ پسند تھی اور جس کو آپ بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے وہ یہی دُعا تھی، ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ

سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا: أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ؟ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ: "اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ". [1]

''امام قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کون سی دُعا رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ کیا کرتے تھے اُنہوں نے کہا آپ ﷺ جو کثرت سے دُعا کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔''

آپ ﷺ یہی دُعا صرف اِس لیے بہت زیادہ کیا کرتے تھے کہ اِس میں اختصار بھی ہے اور حد درجہ جامعیت بھی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص آج کے بعد یہ دُعا کثرت اور محبت سے پڑھے گا اُس کے سچے پیروکار ہونے میں کوئی شک

[1] صحیح مسلم:2690

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے اور جو شخص آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے یہ دُعا کثرت سے کرتا رہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو اپنی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی بخشش کے سب خزانے بھی عطا فرما دیتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۳۱﴾ ①

''کہہ دیجیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے پیار بھی کرے گا اور تمہیں معاف بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہمیشہ رحم کرنے والے ہیں۔''

خطرناک سے خطرناک بیماری میں شفا:

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو صحت عطا کرے اور وہ بڑی سے بڑی خطرناک بیماری سے بھی شفایاب ہو جائے تو وہ شخص یہ دُعا کثرت، محبت اور یقین کے ساتھ پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ اِس کی برکت سے شفا عطا فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ. فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ. أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ ؟ " قَالَ : نَعَمْ. كُنْتُ أَقُولُ : اللَّهُمَّ. مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ. فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ

① سورۃ آل عمران:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ". قَالَ : فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ. (1)

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو چوزے کی طرح بہت زیادہ کمزور ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہا کیا تو کوئی دُعا کرتا رہا ہے؟ یا کسی چیز کا اللہ سے سوال کرتا رہا ہے؟ اُس نے کہا ہاں میں کہتا تھا اے اللہ! جس چیز کی وجہ سے تو نے میری آخرت میں پکڑ کرنی ہے تو مجھے دُنیا میں جلدی دے دے آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ'' تو اُس کی پکڑ کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے ایسا کیوں نہیں کہا: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) چنانچہ آپ ﷺ نے اس شخص کیلئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو شفا دے دی۔''

اِس واقعہ سے کئی ایک باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

① تیمارداری رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اِس کا بہت زیادہ اجر ہے اور یہ بغیر کسی مفاد کے کرنی چاہیے۔

② مریض سے اُس کے حال و احوال پوچھ کر اخلاص کے ساتھ، دین کے مطابق اُس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔

③ رسول اللہ ﷺ نے سخت بیمار کو بھی کوئی چھلّہ، کڑا یا دھاگہ پڑھ کر نہیں دیا اور

---

(1) صحیح لمسلم:2688

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی تعویز لٹکانے یا پلانے کا حکم ارشاد فرمایا: بلکہ ایک معروف دُعا بتلائی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو مکمل صحت یاب کر دیا۔

④ بیماروں کا علاج بھی مسنون دُعاؤں سے کرنا چاہیے، من گھڑت سب طور طریقے برکت سے خالی ہیں۔

سب سے پاکیزہ حالت اور اعلیٰ مقام پر یہی دُعا:

کون نہیں جانتا کہ ایک مسلمان کی سب سے زیادہ پاکیزہ حالت اُس وقت ہوتی ہے، جب وہ احرام کی حالت میں ہوتا ہے اور اِسی طرح سب سے اعلیٰ جگہ یہ طواف والی جگہ ہے اور پھر جب طواف آخری کونے تک پہنچتا ہے تو رکنِ یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک کی جو جگہ ہے وہاں رسول اللہ ﷺ سے یہی عظیم دُعا پڑھنا ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہم عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ : " {رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} ". ①

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے پاس کہہ رہے تھے ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔“

① سنن ابی داؤد: 1892، مسند احمد: 15398

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِس بات سے آپ اچھی طرح اندازہ لگالیں کہ اِس دُعا کی کس قدر زیادہ اہمیت اور حیثیت ہے کہ طواف کے ساتوں چکروں میں رسول اللہ ﷺ نے پڑھنے کے لیے کوئی خاص دُعا بیان نہیں کی ہے اور اگر آپ سے صحابی نے دورانِ طواف دونوں رکنوں کے درمیان کسی دُعا کو نقل کیا ہے تو وہ یہی مبارک دُعا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اِسی کی اہمیت سمجھ کر بار بار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ضمنی طور پر ہم ایک مسئلے کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ بعض لوگ بیت اللہ کے طواف کے دوران ہر چکر میں مخصوص دعائیں پڑھتے ہیں بلکہ انہوں نے ایسے کتابچے اٹھا رکھے ہوتے ہیں جس میں ہر چکر کی خاص دعا لکھی ہوتی ہے جبکہ ایسا کہیں بھی رسول اللہ کی سنت سے ثابت نہیں ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اِس دُعا سے محبت:

رسول اللہ ﷺ یہ دُعا بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ کی محبت اور کثرت کو دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول بن گیا کہ وہ جب بھی دُعا کا اِرادہ کرتے تو یہی دُعا پڑھتے اور اگر کسی ضرورت کے پیشِ نظر کچھ اور بھی مانگنا ہوتا تو اُس سوال میں بھی یہ دُعا ضرور پڑھا کرتے تھے، امام قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ[1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب بھی دُعا کا اِرادہ کرتے تو یہ دُعا کرتے اور اِس کے علاوہ

---

[1] مسند احمد: 11981

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اگر کوئی دُعا کرنا ہوتی تو اُس میں بھی یہ دُعا پڑھتے تھے۔"

آج ہمیں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرح اِس دُعا سے خصوصی محبت کرنی چاہیے بلکہ اگر ممکن ہو تو اِس کو اپنی زبان کا وِرد بنا لیں، دونوں جہانوں کے تمام خزانے سمٹ کر آپ کے دامن میں جمع ہو جائیں گے۔

آخری اور اہم بات:

اگر کسی شخص کو زیادہ دُعائیں یاد نہیں ہیں یا وہ زیادہ دُعائیں یاد نہیں کر سکتا اُس کو زیادہ عربی پڑھنا نہیں آتی تو وہ اِس دُعا کو اپنا معمول بنا کر اپنی ہر قسم کی کمی پوری کر سکتا ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ ہے تو اُس کے لیے بھی یہ دُعا روشنی کا مینار ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سادہ صحابی کو یہی کہا تھا کہ ہماری دُعائیں بھی نتیجے کے لحاظ سے یہیں پہ آکر ختم ہوتی ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہ معمول تھا کہ آپ یہ دُعا بڑی کثرت اور محبت سے پڑھا کرتے تھے۔

اور اِس دُعا کے پڑھنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ نفل نماز میں قیام کی حالت میں اِس دُعا کو پوری محبت اور توجہ کے ساتھ پڑھا جائے اور اِس کا بار بار تکرار کیا جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس دُعا کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں لے جانے والے وظائف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ [1]

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتیں اللہ نے اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

تمہیدی گزارشات:

وظائف کی اہمیت، اَذکار کے فوائد اور دُعاؤں کی قوت وطاقت اور تاثیر پر ہم نے درجنوں مضامین آپ کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں، اُن کو بار بار پڑھنے کی کوشش کریں، کیونکہ ہم نے ایک چیز دیکھی ہے اور ہمارے مطالعے کا نچوڑ ہے کہ اَذکار کرنے والا، وظائف پڑھنے والا اور دُعائیں مانگنے والا شخص کبھی نامراد نہیں رہ سکتا، دین و دنیا اور آخرت کے سب خزانے اللہ تعالیٰ نے اَذکار اور وظائف میں رکھ دیے ہیں، لیکن کوشش کر کے وظائف سے دو چیزیں حاصل کریں باقی فائدے اَز خود

[1] سورۃ الاحزاب:35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو جائیں گے۔

دو کام نہیں ہوئے تو کچھ نہیں ہوا:

وظائف کو اگر صرف الفاظ اور رٹے کی حد تک رکھا جائے تو اُس سے آپ کو اجر وثواب بھی مل سکتا ہے اور آپ کا ظاہری کام بھی ہو سکتا ہے لیکن شرعی وظائف سے اصل مطلوب ومقصود دو چیزیں ہیں اور یہ دو چیزیں بنیاد ہیں، اگر آپ کو یہ دو بنیادی چیزیں وظائف سے حاصل نہیں ہوئیں تو پھر آپ بہت ساری خیر سے محروم رہے ہیں۔

❶ عقیدے کی اصلاح:

قرآن وحدیث میں جتنے وظائف ہیں، اُن کے مفہوم پر غور وفکر کر کے سب سے پہلے اپنا عقیدہ درست کرنا چاہیے، اگر آپ نے وظائف کو اچھی طرح سمجھ کر اپنا عقیدہ اُن کے مطابق بنالیا ہے تو سمجھ لیں آپ نے دُنیا اور آخرت کی سب سے بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے اور اگر آپ وظائف کرنے کے باوجود اُن کے مطابق اپنا عقیدہ درست نہیں کر سکے، آپ کے عقیدے میں شرک ہے، آپ کے عقیدے میں گمراہی ہے، آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق غیروں کو دیتے ہوئے، غیروں کی عبادت کرتے ہیں تو پھر سمجھ لیں آپ نے اپنا سب سے بڑا نقصان کر لیا ہے اور اِس وقت معاشرے میں بڑے بڑے دیندار اور مذہبی لوگ بڑی بڑی تسبیاں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے چلّے کاٹ رہے ہیں، لیکن اُن کے عقیدے میں پرلے درجے کا شرک ہے، اللہ تعالیٰ اس ناکامی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

❷ عمل کی اصلاح:

وظائف سے حاصل کرنے والی دوسری سب سے اہم چیز وہ عمل کی اصلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ وظائف کی روشنی میں اپنے کردار، اخلاق اور عمل کو بہتر بنالیں اور اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے جو لوگ تعصب کی عینک اتار کر اور سوچ سمجھ کر پوری محبت اور یقین کے ساتھ وظائف کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو اُن کی برکت سے ایک فرشتہ صفت انسان بنادیتے ہیں، بس آپ کسی طرح کوشش کر کے رٹے سے باہر نکلیں اور وظائف کو محبت کے ساتھ سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اُس کی روشنی میں اپنے عقیدے اور عمل کی درستی کریں، پھر نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو جنت عطا کرے گا۔

آٹھ وظائف اور جنت:

اس مضمون میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کی خدمت میں جنت میں لے جانے والے آٹھ وظائف بیان کرنے ہیں، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے روشن الفاظ میں بشارت دی ہے کہ اِن وظائف کو سمجھ کر پڑھنے والا اور اِن کے مطابق عقیدہ وعمل بنانے والا شخص اِس قدر زیادہ خوش نصیب ہے کہ یہ وظائف اِس کو اللہ کی جنت میں لے جائیں گے اور کسی بھی انسان کا اللہ کی جنت میں جانا یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

جنت کے لیے کوشش اور اُس کی اہمیت:

کلمہ پڑھنے کے بعد انسان کی نظر اللہ کی جنت پر ہونی چاہیے، جن لوگوں کی نظروں سے جنت اوجھل ہوجاتی ہے، وہ لوگ بھٹک جاتے ہیں، الجھ جاتے ہیں اور طرح طرح کی خطرناک پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ہمیشہ جنت کی فکر کریں، جنت جانے کا شوق پیدا کریں اور بالخصوص اُن اذکار پر ہمیشگی کریں جو آپ کو جنت میں لے جانے والے ہیں، امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ①

''میں نے آگ جیسی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا سو گیا ہو اور نہ ہی جنت جیسی چیز دیکھی ہے کہ اُس کو پانے والا سو گیا ہو۔''

لیکن ہمارے ہاں تو معاملہ سونے سے بھی اوپر جا چکا ہے، لوگ تو ایسی میٹھی، گہری اور لمبی نیند سو چکے ہیں کہ اُن کے کردار سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اِن لوگوں کی آگے منزل جنت یا جہنم ہے۔

مسلمانوں کی اکثریت میں جنت کو پانے کا شوق نہ ہونے کے برابر ہے اور اِسی طرح جہنم سے بچنے کی تڑپ بھی بالکل ختم ہو چکی ہے، بلکہ وہ سرعام کھل کر ایسے بُرے اعمال اور گناہ کرتے ہیں کہ جن سے جنت کھوٹی ہو جاتی ہے، انسان جہنم کی گہرائیوں میں جا گرتا ہے، اِس وقت مسلمان دنیا کے پیچھے اندھا ہو گیا ہے اور ایسا سو گیا ہے کہ اُس کو جنت اور جہنم کا کوئی ہوش نہیں ہے جبکہ

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ②

''جنت میں کوڑے کے برابر جگہ دُنیا اور دُنیا کے خزانوں سے بہت زیادہ بہتر ہے۔''

یعنی دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے یہ سب چیزیں مل کر بھی جنت کے ایک ذرے کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، لیکن افسوس! کہ آج کا مسلمان پھول کی ایک پتی کی طلب میں پورے گلشن کو ویران کر رہا ہے۔

① جامع الترمذی: 2601

② صحیح البخاری: 3250

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنت کتنی قریب ہے:

ہمارے ہاں عمومی طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ جنت بہت زیادہ دور ہے، نہ جانیں کب مریں گے اور کب جنت وجہنم ہوگی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری یہ سب غفلتیں دور فرما دی ہیں، امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

الجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ[1]

''جنت تم میں سے ہر ایک کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ بھی اِسی طرح۔''

یعنی جنت ہر اِنسان کے فٹ یا دو فٹ کے فاصلے پر ہے، موت کے بعد آخرت کے سلسلے شروع ہوجاتے ہیں اور اِسی طرح ایک معمولی سا عمل اِنسان کے لیے جنت جانے کا باعث ہوسکتا ہے۔

اِس لیے حصولِ جنت کے لیے، طلبِ جنت کے لیے اور جنت کا مہمان بننے کے لیے ایک سچے مسلمان کو کسی غفلت کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

جنت میں لے جانے والے آٹھ وظائف:

آپ اللہ کی توفیق سے یہ آٹھ وظائف پہلے بھی پڑھتے ہوں گے لیکن اِن کو ایک ترتیب کے ساتھ مضمون کی صورت میں اِس لیے تحریر کررہے ہیں کہ آپ کو آسانی رہے اور آپ اِن کی جنت لے جانے والی بشارت کو سامنے رکھ کر پورے شوق اور پوری توجہ سے اِن کو پڑھتے رہیں اور آپ پہلے سے زیادہ شوق سے اِن وظائف کو

[1] صحیح البخاری:6488

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کریں اور یہ ایسے وظائف ہیں کہ جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں جنت کی بشارت سنائی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شرکیہ اور من گھڑت وظائف چھوڑ کر اِن مسنون اور جنت میں لے جانے والے وظائف کو سمجھ کر پوری محبت اور پابندی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ ذِکر کرنے والوں کو مغفرت اور بہت بڑے اجر کی بشارت دیتے ہوئے اعلان فرماتے ہیں کہ

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ [1]

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتیں اللہ نے اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

یادرکھو! اصل چیز شوق ہے، جس شخص میں جس قدر زیادہ تڑپ ہوگی اور وہ جنت جانے کے لیے پورے ذوق وشوق کے ساتھ اِن وظائف کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی صدقِ طلب دیکھ کر ضرور اَز ضرور ایسے سچے شخص کو جنت عطا فرمائیں گے۔

❶ آیت الکرسی اور جنت:

آپ نے آیت الکرسی کے بہت زیادہ فضائل سن رکھے ہیں اُن کو یہاں پر دہرانے کی ہرگز ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم صرف آپ کو یہاں پر یہ بتلائیں گے

[1] سورۃ الاحزاب:35

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ آیت الکرسی کا ترجمہ اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اس کے مطابق اپنا عقیدہ توحید بنائیں اور اِس کے مطابق اپنے کردار اور عمل کی اصلاح کرتے ہوئے اِس کو ہر فرض نماز کے بعد پورے شوق اور پوری پابندی سے پڑھیں، یہ آیت الکرسی آپ کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جائے گی۔

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ [1]

”جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اُسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی۔“

لیکن بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ درجنوں نہیں بلکہ ہزاروں نمازی ایسے ہیں کہ جن کو نمازیں پڑھ پڑھ کر بڑھاپا آ گیا ہے، لیکن اُن کو آیت الکرسی کا ترجمہ نہیں آیا اور نہ ہی وہ آیت الکرسی کے مطابق اپنا عقیدہ بنا سکے ہیں۔

❷ سورت الملک اور جنت:

جنت میں لے جانے والا دوسرا وظیفہ سورت الملک ہے، جس کا آغاز انتیسویں پارے سے ہوتا ہے اور یہ سورت تیس آیات پر مشتمل ہے جو شخص اِس سورت سے خصوصی محبت رکھتا ہے، یعنی اِس کو حفظ کرتا ہے اِس کے معنی و مفہوم پر غور کرتا ہے اور اِس کو پڑھتا رہتا ہے، یہ سورت ایسے شخص کو اللہ کی جنت میں لے

[1] السنن الکبری للنسائی: 9928، إسنادہ حسن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے گی۔

اگر احادیث کے ذخیرے کا مطالعہ کیا جائے تو ایک درجن سے زائد روایات اس سورت کے فضائل پر مشتمل ہیں، جن میں سے کم از کم سات روایات کو ماہرین فن نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اُن روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت سورت الملک پڑھ کر سو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو عذابِ قبر سے بچائیں گے اور یہ سورت اپنے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جائے گی، اُن صحیح اور حسن روایات سے صرف ہم ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا:

سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهِيَ إِلَّا ثَلَاثُوْنَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ تَبَارَكَ①

''قرآن پاک کی ایک ایسی سورت ہے اُس کی صرف تیس آیات ہیں وہ اُس کے پڑھنے والے کے متعلق جھگڑا کرے گی یہاں تک کے وہ اُس کو جنت میں داخل کروادے گی اور وہ سورت ''تبارک'' ہے۔''

اِس میں شک نہیں کہ قرآن شریف کی ہر آیت انسان کو جنت کا راستہ دکھلاتی ہے اور جنت میں لے جانے والی ہے، لیکن سورت الملک کو خصوصی طور پر یہ شان حاصل ہے کہ اِس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت سنائی ہے کہ یہ

① المعجم الأوسط:3654، صحیح الجامع:3644، حسن، صحیح الجامع کی حدیث نمبر 2092 کے الفاظ کے مطابق جو شخص اس سورت سے محبت رکھتا ہے تو یہ سورت اُس کی سفارش کرے گی، فاخرجته من النار وأدخلته الجنة اور اُس کو جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کروادے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت اپنے پڑھنے والے کو جنت میں لے جائے گی۔ ہمارا اور ہمارے بچوں کا اس سورت سے کیا رشتہ ہے...؟ کیا ہم اس کو اپنی نفل نماز میں بار بار پڑھتے رہتے ہیں اور کیا ہم رات کو سوتے وقت بھی اِس کی تلاوت کرتے ہیں...؟ اگر ایسا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اس کی وجہ سے جہاں آپ کو دنیا میں ہزاروں برکتیں ملیں گی وہاں یہ سورت آپ کو اللہ کی جنت میں لے جائے گی اور قرآن بھی یہی کہتا ہے۔

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ ①

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتیں اللہ نے اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

③ اسمائے حسنیٰ اور جنت:

کائنات کا سب سے بڑا جاہل اور اَن پڑھ وہ شخص ہے جس کو اپنے اللہ کی پہچان نہیں ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اہم ترین ناموں سے بھی واقف نہیں ہے اور اِس وقت ایسے جاہلوں سے زمین بھری ہوئی ہے، آیئے! اِس جہالت سے باہر نکلیں اور اپنے پیارے اللہ کی معرفت اور پہچان حاصل کریں اور اللہ کی پہچان اُس کے ناموں سے اور اُس کی صفات سے ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے پیارے بہت زیادہ نام ہیں، کچھ نام تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائے اور بتلائے ہیں اور کچھ نام ایسے ہیں کہ جو ہمارے علم میں ہی

① سورۃ الاحزاب:35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں، اُن کوصرف وہ شان وشوکت والا ربّ ہی جانتا ہے،لیکن اللہ کے پیارے اور خوبصورت ناموں میں سے جو شخص ننانوے نام اچھی طرح یاد کر لیتا ہے اوراُن کو سمجھ کر اُن کے مطابق اپنا عقیدہ اور اپنا عمل صحیح کر لیتا ہے،تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو بھی جنت عطا فرمائیں گے،ننانوے ناموں کا یاد کرنا یہ اپنے آپ کو جنت کی طرف لے جانے والا وظیفہ ہے۔امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشادفرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (1)

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں،سو سے ایک کم جس نے اُن کوشمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

قرآن پاک کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے جو نام لکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کچھ نام ایسے ہیں جوبطورِ''علَم''یعنی اِسم قرآن حدیث میں کہیں نہیں آئے اور اِسی طرح جامع الترمذی کی ایک طویل حدیث میں اللہ تعالیٰ کے جو ننانوے نام وارد ہوئے ہیں وہ روایت بھی بالاتفاق ضعیف ہے،ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے 81 نام قرآن پاک سے اور 18 نام صحیح احادیث سے لے کر مکمل نام کارڈ کی شکل میں شائع بھی کیے ہیں اوراُن کواپنی کتاب''کتاب الاذکار''میں درج بھی کیا ہے،اپنی غفلت کو دور کریں،اللہ کے پیارے ننانوے ناموں کو یاد کریں،اِن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں،ربّ تعالیٰ آپ کی دعائیں بھی قبول کرے گا اور یہ پیارے نام آپ کواللہ تعالیٰ کی جنت میں بھی لے جائیں گے۔

(1) صحیح البخاری:2736

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❹ سید الاستغفار اور جنت:

جنت میں لے جانے والا چوتھا وظیفہ وہ ''سید الاستغفار'' ہے، سید الاستغفار کا معنی یہ ہے کہ وہ کلمات کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے، یہ کلمات اُن تمام کلمات کے سردار ہیں، اِن کلمات کو ''سید الاستغفار'' کا لقب رسول اللہ ﷺ نے خود دیا ہے اور پھر اس کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام ''سید الاستغفار'' پڑھے گا، وہ شخص جنت والوں میں سے ہوگا، امام شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سید الاستغفار'' یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [1]

اے میرے اللہ! آپ ہی بے شمار نعمتوں کے ساتھ میری پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ کے سوا میرا کوئی معبود، مشکل کشا اور حقیقی حاکم نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی طاقت کے مطابق آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔ میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے آپ کی بے شمار نعمتوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی غفلتوں اور اپنے گناہوں کا پورا اقرار ہے۔ آپ مجھے معاف فرمادیں کیونکہ آپ کے علاوہ مجھ جیسے پاپی کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

صحیح البخاری کے مطابق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

[1] صحیح البخاری:6306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ(1)

''جس نے اِن کلمات کو پورے یقین کے ساتھ دِن میں پڑھا اور وہ اُس دِن شام کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو ایسا شخص اہلِ جنت میں سے ہے اور جس نے یہ کلمات پورے یقین کے ساتھ رات کو کہے اور وہ صبح کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنت والوں میں سے ہے۔''

اور نسائی شریف کے الفاظ کے مطابق

فَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي مُوْقِنًا بِهَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ(2)

''جس نے یقین کے ساتھ اِن کلمات کو صبح پڑھا اور وہ فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے اِن کلمات کو یقین کے ساتھ شام کے وقت پڑھا وہ بھی جنت میں داخل ہو گا۔''

احادیث میں ''یقین'' کی شرط لگائی گئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وظیفہ اُس شخص کو جنت میں لے کر جائے گا، جس نے گناہ چھوڑ کر پورے یقین کے ساتھ اللہ سے سچی معافی مانگی اور دِل کی سچائی سے اپنے گناہوں کا اور اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کیا، ورنہ جو شخص صرف صبح و شام اِن کلمات کا رٹہ لگاتا ہے، گناہ چھوڑتا ہے نہ

(1) صحیح البخاری: 6306
(2) سنن النسائی: 5522

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ناشکری سے باز آتا ہے تو ایسا شخص صبح و شام ''سیدالاستغفار'' ہزار بار بھی پڑھتا رہے تو وہ اللہ کی رحمتوں کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

⑤ رضیت باللہ ربا اور جنت:

ہمارے پاس سب سے زیادہ قیمتی خزانے تین ہیں، اللہ، اسلام اور حضرت محمد ﷺ جو شخص دِل سے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر خوش ہو جائے، یعنی کہ اُس کے فیصلوں پر راضی ہو جائے اور اِسلام کو اپنی زندگی کا دستور اور دین مان کر خوش ہو جائے اور اِسی طرح حضرت محمد ﷺ کو اپنا نبی اور رسول مان کر خوش ہو جائے اور اپنی زبان سے کہہ اٹھے ''رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا'' تو یہ وظیفہ بھی ایسے سچے مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جاتا ہے، اِس وظیفے کے فضائل میں بہت ساری صحیح احادیث منقول ہیں، لیکن ہم صرف وہ ایک حدیث بیان کریں گے جس میں جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ[1]

''جس نے کہا میں اللہ کو داتا مان کر راضی ہوں اور اِسلام کو دین مان کر راضی ہوں اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہوں، اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

[1] سنن أبي داؤد: 1529

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بعض صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس وظیفہ کو کم از کم صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنا چاہیے، باقی اگر آپ اِس وظیفہ کو دِل کی گہرائی اور سچائی سے مان کر اِس کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں تو یہ آپ کے چلتے پھرتے جنتی ہونے کی بہت بڑی نشانی ہے۔ان شاءاللہ

❻ اللھم اجرنی من النار اور جنت:

جہنم سے بچ کر اللہ کی جنت میں جانے کے لیے جہاں پر گناہ چھوڑ کر نیک اعمال کا کرنا بہت ضروری ہے وہاں پر ایسے اَذکار، ایسی دُعائیں اور ایسے وظائف پڑھنا بھی اَز حد ضروری ہے، جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جہنم سے بچا کر، اپنی جنت کا مہمان بنا دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو مسلمان فجر اور مغرب کی نماز کے فوراً بعد سات مرتبہ

اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ [1]

''اے اللہ! مجھ کو آگ سے بچالے۔''

پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو جہنم سے بچالیں گے اور ظاہر ہے جو شخص جہنم سے بچالیا گیا، اُس کو اللہ کی جنت کا مہمان بنادیا جائے گا۔

❼ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور جنت:

اللہ تعالیٰ کی پاکی اور ''تسبیح'' کے موضوع پر آپ ہماری تفصیلی گفتگو سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں لیکن اس مضمون میں ہم نے آپ کے سامنے ساتویں نمبر پر

---

[1] سنن أبی داؤد:5079، اِس روایت کو حافظ ابن حجر، حافظ زبیر علی زئی سمیت، اس فن کے کئی ایک ماہرین نے حسن قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تسبیح'' کے وہ کلمات پیش کرتے ہیں کہ جن کو سمجھ کر پڑھنے والا ایک سچا مومن اس قدر خوش نصیب ہے کہ یہ کلمات اُس کو قیامت والے دِن اللہ کی جنت میں لے جائیں گے اور یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے اُس کے لیے اللہ کی جنت میں باغ و بہار کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ[1]

''جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اُس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

اِن کلمات کا مطلب یہ ہے کہ میرا اللہ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی عیب سے پاک ہے، ہر قسم کی عظمتوں کا مالک ہے اور سب تعریفیں صرف اور صرف اُسی کی ہیں۔

آپ غور فرمائیں جو مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں اِس قدر پیارے جذبات رکھے اور اپنے اللہ کے ساتھ اِس قدر زیادہ محبت اور عقیدت والی باتیں کرے کیا وہ شخص شرک کرنے والا ہوسکتا ہے...؟ اِس وقت وظائف کے باوجود جو شرک و خرافات اور بدعملی آپ معاشرے میں دیکھ رہے ہیں اُس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے صرف اپنے مشکل کام سیدھے کرنے کے لیے کچھ وظائف رٹے ہوئے ہیں اِس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

[1] جامع الترمذی: 3464، 3465

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8 لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور جنت:

جنت میں لے جانے والا آٹھواں وظیفہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' یہ اللہ کی توحید کا بہت اونچا بول ہے اِس کے ذریعے ایک سچا مسلمان اللہ کے سامنے اپنی حد درجہ عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور یہ وظیفہ ایک سچے مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جاتا ہے اِس سلسلے میں صرف تین روایات بیان کر دیتے ہیں کہ جن میں اِس بات کی طرف مکمل اِشارہ موجود ہے کہ یہ وظیفہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی جنت میں جائے گا۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والدِ گرامی نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا، قیس کہتے ہیں:

((فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقَدْ صَلَّيْتُ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: (أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) [1]

''میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے اور میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا آپ نے مجھے اپنی ایڑی لگائی اور کہا کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔''

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص یہ وظیفہ بہت زیادہ پڑھتا رہا ہو گا اُس کو پورے پروٹوکول کے ساتھ اِسی دروازے سے اللہ تعالیٰ کی جنت کا مہمان بنایا

[1] جامع الترمذی 3581، السلسلۃ صحیحۃ: 4/35، 37، الجامع الکامل: 9/463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔

اسی طرح ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا:

((مُحَمَّدُ، مُرْ أُمَّتَكَ أَنْ يُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ))[1]

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ جنت میں بہت زیادہ پودے لگایا کریں آپ نے کہا جنت کے پودے کیا ہیں...؟ حضرت ابراہیم نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔''

یہ روایت بھی اِسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ وظیفہ پڑھنے والے کو اللہ کی جنت میں باغوں کا حق دار بنائے گا۔

اور اِسی طرح ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے اور ہمارا معمول یہ تھا کہ جب ہم چڑھائی کی طرف چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور ذکر کرتے ہوئے صحابہ کی آوازیں بہت زیادہ بلند ہورہیں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اتنی اونچی آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم بہرے یا غائب پروردگار کو نہیں پکار رہے بلکہ تمہارا رب بہت زیادہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں آہستہ آواز میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

[1] صحیح ابن حبان رقم: 821، السلسلة صحيحة: 105: السراج المنير، للعصام: 6333، اس حدیث کی سند کو امام منذری، ابن حجر اور امام البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) ①

''اے عبداللہ بن قیس لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

جس شخص کی زبان پر یہ وظیفہ ہے گویا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی جنت کے خزانوں کا مالک ہے اور ایک روایت میں آتا ہے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھنے والا شخص اور اِسی پر موت پانے والے شخص کو آگ نہیں چھوئے گی اور ایسے شخص کے لیے بخشش ہی بخشش ہے اور اللہ اُس کو حسب وعدہ اجر عظیم عطا کریں گے۔

⑨ لا الہ الا اللہ اور جنت:

اس مضمون کا نواں اور آخری جنت میں لے جانے والا وظیفہ نہایت ہی مشہور اور آسان ہے اور وہ ہے ''لا الہ الا اللہ''

اِس وظیفہ کو سمجھنے کی کوشش کریں، آپ مر سکتے ہیں لیکن شرک نہیں کر سکتے، اِس وظیفہ کا رٹا لگانے کی بجائے اِس کے تقاضوں کو پورا کریں آپ کبھی ربّ کے علاوہ کسی غیر کو سجدہ نہیں کریں گے اور نہ ہی مشکل کے وقت اللہ کو چھوڑ کر نیک لوگوں کو آوازیں ماریں گے اور نہ ہی آپ اللہ کے حق وحقوق اور القابات غیروں کو دیں گے پھر اِس وظیفے کا فہم اور اِس کا وِرد آپ کو اللہ کی جنت میں لے جائے گا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

---

① صحیح البخاری:6384، الصحیح للمسلم:2704

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِي، فَقَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ"①

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ طرف ٹیک لگوائی تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اِسی کلمہ پر اُس کا خاتمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اِس حدیث سے چار باتیں سمجھ آتی ہیں:

1 رسول اللہ ﷺ کس قدر عاجزی وانکساری اور سادگی کے پیکر تھے کہ ہر وقت ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے، عام بادشاہوں یا وڈیروں کی طرح لوگوں سے کٹ کر یا ہٹ کر نہیں رہتے تھے، آپ ﷺ کا ایک عام صحابی کے سینے کے ساتھ ٹیک لگانا آپ کی تواضع کی بہت بڑی دلیل ہے۔

2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس قدر خوش نصیب تھے کہ دِن رات رسول اللہ ﷺ کا دیدار بھی کرتے اور اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ٹیک بھی لگواتے، کیا خیال ہے جس ایمان والے وجود کے ساتھ معصوم جسم چھو گیا ہو کیا اُس کو جہنم کی آگ چھو سکتی ہے...؟ اللہ سب اصحاب کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ آمین

3 جس نے ''لا الہ الا اللہ'' اللہ کی خوشنودی کے لیے پڑھا ہو، یعنی وہ شخص جو صرف کسی سزا سے بچنے کے لیے صرف زبان سے کلمہ پڑھے یا کسی اور مقصد کے لیے کلمہ پڑھے تو یہ کلمہ کوئی کام نہیں آئے گا۔

4 ''لا الہ الا اللہ'' پر خاتمہ ہونا بھی ضروری ہے اگر کوئی شخص موت سے پہلے بھی اِس

① مسند احمد: 23324، صحیح لغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمے سے پہلے پھر جائے یا اِس کا انکار کر دے تو یہ کلمہ اُس کو جنت میں نہیں لے کر جائے گا۔

اور اسی طرح معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

''جس کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور خاص توفیق سے کہ ہم نے جنت میں لے جانے والے نو وظائف آپ کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں آپ اِن وظائف کو پوری توجہ، محبت اور پابندی سے پڑھیں یہ وظائف آپ کو اللہ کی جنت میں لے کر جائیں گے۔ ان شاء اللہ

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] سنن أبي داؤد: 3116

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم اعظم کیا ہے؟

راز کھول دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ①

''اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

تمہیدی گزارشات:

تمام مسلمان دُعا کی اہمیت، حیثیت، افادیت اور فضیلت سے اچھی طرح آگاہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے دُعا کو ہی اصل عبادت قرار دیا ہے اور اِس عبادت کو حد درجہ بلند کیا ہے۔

اور پھر دُعا کا موضوع اِس لحاظ سے بھی بہت زیادہ دلچسپ رہا ہے کہ دُعائیں کب قبول ہوتی ہیں...؟ کیسے قبول ہوتی ہیں...؟ کِن کی قبول ہوتی ہیں...؟ اور کِن مبارک الفاظ کی برکت سے قبول ہوتی ہیں...؟ اگر اِس حوالے سے قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارے دین میں ہمیں دُعاؤں کی قبولیت کے اوقات، دُعاؤں کی قبولیت کی جگہ، دُعاؤں کی قبولیت کے انداز واحوال اور دُعاؤں کی

① سورة البقرة:163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت کے الفاظ بھی بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ بتائے گئے ہیں، شریعت نے دُعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے جن الفاظ اور کلمات کا ذِکر کیا ہے اُن کو ''اسم اعظم'' بھی کہا جاتا ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کا معنیٰ:

اسم کا معنیٰ ''نام'' اور اعظم کا معنیٰ ''بہت بڑا'' یعنی ایسا بہت بڑا مبارک نام کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت فوری طور پر جوش میں آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی صدا کو اُس نام کی برکت سے قبول فرما لیتے ہیں، یہ ''اِسمِ اعظم'' کا نام حدیث شریف میں موجود ہے، دُعا کی قبولیت کا ذریعہ بننے والے کلمات کو رسول اللہ ﷺ نے ازخود ''اِسمِ اعظم'' قرار دیا ہے۔ یعنی یہ ''اِسمِ اعظم'' اصطلاح بعد کی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ مبارک اصطلاح رسول اللہ ﷺ کی مبارک زبان سے نکلی ہے۔

بلکہ حضرات محدثین نے اپنی کتابوں میں اِسمِ اعظم کے نام سے ''تراجم الابواب'' باندھے ہیں اور پھر اُس کے تحت حدیث کو ذِکر کیا ہے اور اِسی طرح علماء کرام کی ایک کثیر تعداد نے ''اِسمِ اعظم'' کے موضوع پر مستقل کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں جن کی روشنی میں ہم اُمت کو یہ فکر دینا چاہتے ہیں کہ آج کسی گمراہ کو ''اسم اعظم'' کی آڑ میں شرک و بدعت دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اِس کے متعلق پوری رہنمائی شریعت میں موجود ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کی آڑ میں شرک:

ہمارے بعض مسلمانوں میں ایک عجیب بلکہ خطرناک ذہن پایا جاتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ ہے کہ ہمیں کوئی ایسی چیز مل جائے، پڑھائی مل جائے، ایسا جملہ یا کلمہ مل جائے جس سے ساری چیزیں ہماری مٹھی میں آ جائیں، اُن پر ہماری مرضی چلے، ہم جس چیز کو جس طرح، جب اور جیسے گھمانا چاہیں گھما لیں، یعنی وہ تسخیرِ کائنات کے لیے کسی نہ کسی جملے یا چلّے کی تلاش میں رہتے ہیں اور پھر بعض عاملین حضرات اور صوفیائے کرام نے عجیب و غریب الفاظ کے ساتھ ''اِسمِ اعظم'' بنا رکھے ہیں اور مختلف طرح کے چلّے، ٹونے ٹوٹکے اور منتر وغیرہ بیان کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہمارے دین نے ہمیں کہیں بھی کائنات کو مسخر کرنے کا حکم دیا ہے نہ اِس کی ترغیب دی ہے، بلکہ ہمیں ایک باکردار، بااخلاق، باعمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پیروکار بننے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کی آڑ میں ہونے والے شرک، تعویذ گنڈے اور جھومنتروں کا جو کاروبار جاہل عوام میں مشہور کیا جا رہا ہے، اس کا ہمارے دین سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

''اِسمِ اعظم'' کیا ہے...؟:

یعنی کون سا نام اور کون سا کلمہ اِس قدر زیادہ باعظمت اور بلند و بالا ہے کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اپنے بندوں کے سب جائز کام کر دیتے ہیں، اِس سلسلے میں سلف صالحین کے کئی ایک اقوال ہے جن میں سے چودہ اقوال حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ذِکر کیے ہیں، بیس اقوال کا تذکرہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے کیا ہے اور کم و بیش چالیس کے قریب اقوال کا تذکرہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''تحفۃ الذاکرین'' میں کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اُن اقوال میں سے نہایت اختصار کے ساتھ پانچ اقوال کا تذکرہ کرتے ہیں۔

❶ ''اللہ''

سلف صالحین کی ایک کثیر تعداد نے دُنیا و آخرت کے خالق و مالک کے ذاتی نام ''اللہ'' کو ''اِسمِ اعظم'' قرار دیا ہے۔(1) ہمارے پیارے خالق و مالک کا پیارا ذاتی نام ''اللہ'' کی وہ خاصیت ہے جو کسی دوسرے نام میں نہیں ہے، لہٰذا جو شخص اپنی دُعا میں اپنے سچے معبود کے ذاتی نام ''اللہ'' کا تکرار کرتا ہے تو پیارے خالق و مالک اپنے بندے کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں اور یہ اللہ ''اِسمِ اعظم'' یعنی سب سے بڑا عزت وعظمت والا نام ہے۔

❷ ''ربّ ربّ''

بعض اہل علم بلکہ صحابہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ''ربّ'' یہ ''اِسمِ اعظم'' ہے جو شخص اپنی دُعا میں اِس مبارک صفاتی نام کا تکرار کرتا ہے اور اِس کا بار بار ذِکر کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی دُعا کو قبول کر لیتے ہیں، امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابودردا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حسن درجہ کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ

أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ: ''اِسْمُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ'' رَبِّ رَبِّ (2)

''بے شک وہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ ''اِسمِ اعظم'' ربّ ربّ ہے۔''

(1) کتاب التوحید لابن مندہ: 21/2، تحفة الأحوذی: 446/9

(2) المصنف: 273/10، 32/14، وسندہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر لفظ ''ربّ'' پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی اکثر دُعاؤں کے آغاز میں یہی مبارک صفاتی نام استعمال ہوا ہے، یعنی نبیوں اور رسولوں کی جتنی مقبول دُعائیں ہیں اُن میں سے اکثر دُعاؤں کے شروع میں آپ کو یہ صفاتی نام نظر آئے گا، اِس لیے یہ صفاتی نام ''اِسمِ اعظم'' ہے اِس کے ساتھ اگر صدقِ دِل سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی دعا کو ضرور ازضرور شرفِ قبولیت عطا کرتے ہیں۔

③ الحی القیوم

اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں صفاتی نام ''الحی القیوم'' اِسم اعظم ہیں، الحی کا معنی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا زندگی دینے والا اور القیوم کا معنی ہے قائم رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا۔

یہ دونوں نام اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنیادی صفات ہیں اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں اُن سب کا مدار انہیں پر ہے، روحانی دُنیا کے عظیم امام حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے اِنہیں دونوں ناموں کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے اور ساتھ فرمایا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اِسی بات کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے یہ دونوں نام ''اِسمِ اعظم'' ہیں۔ ①

ماضی قریب کے سعودی عرب میں ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں اُن کا

---

① زاد المعاد: 1/203، مدارج السالکین میں حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں مبارک نام ہیشگی سے پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے دِل کو عجیب طاقت اور زندگی عطا کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام علامہ محمد بن صالح عثیمین تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہ اور مفتی تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ

وَهَذَانِ الاسْمَانِ هُمَا الاسْمُ الأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ اللهُ بِهِ أَجَابَ (۱)

یہی دونوں نام ایسے ''اِسم اعظم'' ہیں جب اِن کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے تو وہ قبول فرمالیتے ہیں۔''

4 ذوالجلال والاکرام

ایک قول کے مطابق یہ مبارک جملہ ''اِسم اعظم'' ہے اور اِس مبارک جملے ''ذوالجلال والاکرام'' کا معنی ومفہوم بہت عظیم ہے۔ ایک مسلمان اپنے ہاتھ اٹھا کر، حددرجہ بے بسی کا اظہار کر کے اپنے اللہ کو پکارتے ہوئے کہتا ہے، اے جلالت والے، بزرگی والے، شان والے، عزت والے اور عزت دینے والے اللہ میری دُعاؤں کو قبول فرما اور اِس کلمہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم بھی ہے کہ دُعا وغیرہ مانگتے ہوئے یہ کلمہ تکرار، اصرار اور پوری محبت کے ساتھ پڑھا کرو، حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (۲)

''چمٹ کر، تک کر کثرت کے ساتھ ''ذوالجلال والاکرام'' پڑھو۔''

(۱) شرح العقيدة الواسطية: 1/166

(۲) جامع الترمذی: 3524، مسند احمد: 17596، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ترغیب کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پورے شوق کے ساتھ اپنے دعا میں چٹ کر پورے یقین کے ساتھ یہ مبارک کلمہ پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

شاید اِسی روایت اور اِس جملے کے معنی کی عظمت کو دیکھتے ہوئے بعض اہل علم نے اِس کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے۔

❺ اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی ایک نام:

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اور امام ابن باز رحمہ اللہ سمیت کئی عارف باللہ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ ''اِسم اعظم'' میں جو لفظ ''اعظم'' ہے وہ عظیم کے معنی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی نام عظیم سے عظیم تر ہیں اِن عظیم ناموں میں سے اپنے حالات کے مطابق جس نام کو بھی لے کر اخلاص کے ساتھ پکارا جائے وہی نام ''اِسم اعظم'' بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دُعا کو قبول فرما دیتے ہیں۔[1]

یہ قول بھی بلاشبہ اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے، لیکن آیئے! ہم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے آپ کے سامنے چار ایسی صحیح اور مقبول روایات پیش کرتے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص کلمات کو اپنی زبانِ رسالت سے ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے اور اگر غور کیا جائے تو پہلے پانچ اقوال میں جن ناموں کا ذِکر ہوا ہے وہ سارے کے سارے آنے والی دُعاؤں میں موجود ہیں۔

اللہ پاک نے قرآن مجید میں کیا خوب ارشاد فرمایا:

[1] مجموع الفوائد، ص: 250، حاشیہ فقہ الأدعیۃ: 1/155

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (1)

"اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

① بلاشبہ اِس نے "اِسم اعظم" سے سوال کیا:

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے وہ صحیح احادیث پیش کروں گا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے چند مبارک کلمات کو "اِسم اعظم" قرار دیا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ "اِسم اعظم" کے باب میں یہ کلمات سب سے زیادہ معتبر ترین ہیں، اپنی دُعاؤں میں اِن کلمات کو پورے یقین اور شوق سے پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو قبول فرمائیں گے، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ

سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)) فَقَالَ: قَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ (2)

"نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ! میں آپ سے اس گواہی کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ آپ ہی میرے ایسے اللہ ہیں کہ جن کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ اکیلے اور ایسے باکمال، بے عیب اور بے نیاز

(1) سورۃ البقرۃ:163

(2) مسند احمد 22965

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ ہی کوئی اُس کی برابری کرنے والا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اِس نے ایسے ''اِسم اعظم'' کے ساتھ سوال کیا ہے جب اُس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اُس کے ذریعہ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔''

ابوداؤد شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اُس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [1]

''البتہ تحقیق تو نے اللہ سے ایک ایسے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب بھی اُس کے ذریعے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب بھی اِس کے ساتھ دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔''

اور ترمذی شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى [2]

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق اُس نے ایسے ''اِسم اعظم'' کے ساتھ مانگا ہے جب اُس کے ساتھ پکارا جائے وہ قبول کرتا ہے اور جب اُس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

---

[1] سنن ابی داود 1494

[2] جامع الترمذی 3475

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آپ غور فرمالیں! کہ نبی کریم ﷺ نے تین باتیں اِرشاد فرمائی ہیں۔

1 اِن کلمات کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے، لہٰذا اب کسی کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ جملہ بول کر لوگوں کو یرغمال کرے کہ میرے پاس ایک خاص ''اسم اعظم'' ہے جس کے ذریعے میرے سب کام ہوتے ہیں اور اُس کے ذریعے میں سب کام کروا لیتا ہوں، ایسے سارے دعوے مبالغہ آمیزی کے علاوہ کچھ نہیں ہیں، آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو کھلے عام ''اِسم اعظم'' کے متعلق اِرشاد فرما دیا ہے۔

2 آپ نے فرمایا اِن کلمات کو پڑھ کر جو بھی جائز اور حلال پورے یقین کے ساتھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں، بشرطیکہ بندہ پورے یقین کے ساتھ پڑھے اور قبولیت کے سارے رنگ اور انداز سمجھتا ہو۔

3 اِن کلمات کے ذریعے جب بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں، یعنی دُعاؤں کو اللہ کی بارگاہ میں قبول کروانے کے لیے یہ کلمات بہت زیادہ معاون اور مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

لہٰذا ہم کو ''اِسم اعظم'' کے لیے در در کے دھکے نہیں کھانے چاہئیں اور نہ ہی اِس کے لیے بے چین ہونا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت پر یہ سب احسانات فرما دیے ہیں۔

② اللہ کی قسم! اِس نے ''اِسم اعظم'' سے پکارا ہے:

''اِسم اعظم'' کے حوالے سے جو دوسری معتبر روایت ہے اُس کے الفاظ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی روایت کے قریب قریب ہیں، البتہ کچھ معمولی فرق ہے اور الفاظ میں مزید حسن اور برکت ہے، خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي. فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ جَلَسَ وَتَشَهَّدَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. يَا حَيُّ، يَاقَيُّومُ. إِنِّي أَسْأَلُكَ)). فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ " قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى (1)

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھا اور ایک آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا تھا پس جب اُس نے رکوع اور سجدہ کیا اور تشہد میں بیٹھا تو اُس نے ایک دُعا کی اور کہا اے اللہ! میں آپ سے اس عقیدے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں آپ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں، زمینوں اور آسمانوں کو انوکھا بنانے والے ہیں، جلالت وعزت والے ہیں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، زندگی دینے والے، قائم رہنے والے، قائم رکھنے والے بلاشبہ میں آپ ہی سے

(1) مسند أحمد: 12611

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صحابہ! کیا تم جانتے ہو کس چیز کے ساتھ اِس نے دُعا کی اُنہوں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، البتہ تحقیق اُس نے اللہ کو ایسے ''اِسم اعظم'' سے پکارا ہے کہ جب اُس کے ساتھ دُعا کی جائے وہ قبول کرتا ہے اور اُس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

اور ابوداؤد شریف کے الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا:

لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى (۱)

''البتہ تحقیق اُس نے ایسے ''اِسم اعظم'' سے اللہ کو پکارا ہے کہ جب اُس کے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اُس کے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

یہ کلمات بھی بہت اونچے ہیں اور بلاشبہ ''اِسم اعظم'' ہیں، اِن کے مطابق اپنا عقیدہ بنائیں، اِس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اُس کے کمالات پر یقین رکھتے ہوئے اِن کلمات کو اپنی دُعاؤں سے پہلے پڑھیں، اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو قبول فرمائیں گے، کیونکہ وہ اکیلا ہی اِلٰہ ہے اور اُس کا اعلان ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ (۲)

''اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بہت زیادہ

(۱) سنن أبي داؤد: 1495

(۲) سورۃ البقرۃ: 163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

③ "اِسم اعظم" تین چیزوں میں ہے:

"اِسم اعظم" کے حوالے سے ایک تیسری روایت بھی ہے جس کو محدثین کی ایک جماعت نے حسن قرار دیا ہے وہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، وَطه[1]

"اللہ کا وہ "اِسم اعظم" جس کے ساتھ جب دُعا کی جائے تو وہ قبول کر لیتا ہے وہ تین سورتوں میں ہے، بقرہ، آل عمران اور طٰہٰ۔"

سورت بقرہ میں جو "اِسم اعظم" ہے وہ آیت الکرسی یا اُس کا پہلا ٹکڑا ہے، اِسی طرح سورت آل عمران کی دوسری آیت "اِسم اعظم" ہے اور اِسی طرح سورت طٰہٰ کی آیت نمبر 111 (وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ)[2] میں "اِسم اعظم" ہے۔

اِسی حدیث کے پیش نظر امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم اور شیخ محمد عثیمین رحمۃ اللہ علیہم نے یاحی یاقیوم کو "اِسم اعظم" قرار دیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے یہ دو عظیم نام بہت زیادہ بلند حیثیت والے ہیں اور اِنہیں دو ناموں پر اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی بنیاد ہے، دِل کی زندگی اور مشکلات سے بچاؤ کے لیے اِن ناموں کا ذِکر اور ورد اپنی مثال

---

[1] سنن ابن ماجہ3856، مشکل الآثار:1/ 162، حدیث176، تحفۃ الذاکرین، ص:70، السلسلۃ الصحیحۃ:746، اِس حدیث کو امام مناوی، امام البانی اور شیخ عبدالعزیز نے حسن قرار دیا ہے۔

[2] ہمیشہ زندہ رہنے والی، قائم رہنے والی ذات کے آگے سب چہرے جھک گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ہے، اِن دونوں ناموں کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں، عرش والا اللہ آپ کو کبھی مایوس نہیں کرے گا اِسی لیے تو وہ کہتا ہے:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ ①

''اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

④ ''اِسم اعظم'' اِن دو آیتوں میں ہے:

''اِسم اعظم'' کے حوالے سے چوتھی اور آخری روایت کہ جس کی سند میں کمزوری کے باوجود اُس کے شاہد کے پیشِ نظر بعض محدثین نے اُس کو حسن قرار دیا ہے، اُس روایت کو سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ : ((وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ)) وفاتحة سورة آل عمران، ((اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) إنَّ فيهما اسم الله الأعظم ②

''اللہ کا ''اِسم اعظم'' مندرجہ ذیل دو آیتوں میں ہے اور تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے،

---

① سورة البقرة:163

② مسند احمد: 27611، سنن ابی داؤد: 1496، جامع الترمذی: 3478، سنن ابن ماجه: 3855، المعجم الکبیر: 440، سنن الدارمي 3432، اس روایت کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن أبی زیاد ضعیف ہے لیکن اس روایت کو اس کے شاہد کی بنا پر امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے اور شیخ عبدالعزیز بن محمد نے حسن قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے، فالحدیث حسنٌ بالشواھد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے اور سورت آل عمران کا آغاز، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا، قائم رہنے والا ہے، بلاشبہ اِن دونوں میں ''اِسم اعظم'' ہے۔''

اپنی دُعا میں اِن دو آیتوں کو بھی اہتمام سے پڑھا کریں، یہ ''اِسم اعظم'' ہیں اور اِن کی برکت سے اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔

نہایت دُکھ کی بات:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ''اِسم اعظم'' کے حوالے سے پوری شریعت میں جو درجہ قبول کو چیزیں پہنچتی ہیں وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے ہم نے باحوالہ نقل کر دی ہیں، لہٰذا وہ چیزیں جو علی الاطلاق ضعیف اور غیر ثابت ہیں اُن کو بیان کرنے سے گریز کریں اور نہایت دُکھ کی بات یہ ہے کہ ''اِسم اعظم'' کی آڑ میں لوگوں کو عجیب وغریب چکمے دے رکھے ہیں بلکہ لوگوں کو یرغمال کیا ہوا ہے اور اِس مقدس نام کی آڑ میں ایسے ایسے شرکیہ اور گھٹیا جملے بنا رکھے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے مسلمان کا اِسلام بچتا ہے نہ ہی ایمان۔

اور کئی لوگ ''اِسم اعظم'' کے حوالے سے سورت الاعراف 175 آیت کی روشنی میں بلعم بن باعوراء کا عجیب وغریب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اُس کے پاس ''اِسم اعظم'' تھا جس کی وجہ سے اُس کی ہر دُعا قبول ہوتی تھی پھر وہ گمراہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہو گیا، یاد رہے! ایسے شخص کا واقعہ کہیں بھی صحیح ثابت نہیں لہٰذا غیر ثابت تفسیری روایات سے گریز کرنا چاہیے۔

اور اِسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے حوالے سے بہت زیادہ غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت باتیں لوگوں میں مشہور ہیں کہ اُس تخت کو لانے والے حضرت آصف بن برخیا تھے اور اُن کے پاس ''اِسم اعظم'' تھا جس کی وجہ سے وہ تخت لے کر آئے یہ بات ہی کسی طرح صحیح ثابت نہیں ہے۔

پیارے مسلمان بھائیو! دُنیا کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں تحقیق کرتے ہو دین کے معاملات میں بھی تحقیق کیا کرو ہر بات کو سننے کے بعد قرآن وحدیث کے ترازو پر پرکھا کرو

یہ تو شیطانی سوچ ہے:

''اِسم اعظم'' پڑھ کر بھی ہم اللہ کے سامنے اُس کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے، اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں لیکن کئی لوگ اِس لیے ''اِسم اعظم'' ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ وہ لوگوں کے دِلوں کو اپنے کنٹرول میں کریں اور اُس کے ذریعے غیب کی خبریں حاصل کریں یہ سارے طور طریقے اور اِس طرح کی ساری سوچیں خالص شیطانی ہیں، دین ہمیں اِس طرح کی نیت رکھ کر کوئی پڑھائی پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعہ کہاں پڑھیں اور کیسے پڑھیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴿۱۱﴾ (1)

”اے ایمان والو! جب جمعے والے دِن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑ و اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور جب نماز پوری ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذِکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور جب اُنہوں نے تجارت یا کھیل ہوتے دیکھا تو اُس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑے چھوڑ دیا، کہہ دیجئے جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہت زیادہ بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔“

(1) سورۃ الجمعۃ:9-11

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں پر بہت زیادہ انعامات اور احسانات فرمائے ہیں اور بالخصوص اُمت محمدیہ کو بہت زیادہ شان اور مقام سے نوازا ہے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے انعام اور اعزاز میں سے ایک خصوصی شان والا دِن وہ جمعہ کا دِن ہے کہ اِس دِن کو ہماری عبادت کے لیے خاص کر دیا گیا ہے۔

یہ جمعہ کا دِن ہمارے لیے عید اور بھلائی کا دِن ہے اور اِس دِن کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات عطا فرمائی ہیں۔

1 اِس دِن کو ''سیدالایام'' قرار دیا گیا ہے[1] یعنی یہ دِن تمام دِنوں کا سردار ہے اور ایک روایت میں اِس دِن کو ''خیر یوم'' سب سے بہترین دِن قرار دیا گیا ہے [2] اور تیسری روایت میں اِس دِن کو سب سے افضل دِن قرار دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

بیشک تمہارے دِنوں میں سے سب سے افضل جمعہ کا دِن ہے اور یہ سب احادیث بلاشبہ اِس دِن کی عزت وعظمت اور شان وشوکت کی واضح دلیل ہیں۔ [3]

2 اِنسانیت کا آغاز بھی اِسی دِن سے ہوا، یعنی سب سے پہلے اِنسان حضرت

---

[1] سنن ابن ماجہ: 1084

[2] صحیح مسلم: 854

[3] الصحیح لمسلم: 854، سنن النسائی: 1374

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدم علیہ السلام کو اسی دِن پیدا کیا گیا ہے اِس لحاظ سے بھی جمعہ کا دِن ایک خاص حیثیت اور اہمیت کا دِن ہے۔

3 اور اِسی دِن حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا، یعنی آپ علیہ السلام کی تخلیق بھی جمعہ کو ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو جنت میں داخل کیا تو وہ بھی جمعہ کا ہی دِن تھا اِس لحاظ سے بھی اِس دِن کی ایک خاص اہمیت موجود ہے۔

4 اور پھر جب حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود بھول کر درخت کے قریب گئے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت کے پیشِ نظر جنت سے نکال دیا اور جس دِن حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا تھا تو وہ دِن بھی جمعہ کا ہی تھا۔

5 اور پھر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کی بات یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام.... نے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا اور توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ کو قبول فرمالیا اور پھر جس دِن توبہ کو قبول کیا گیا تھا وہ بھی جمعہ کا دِن ہی تھا۔

6 اور پھر اِس کے ساتھ ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو جب طویل عمر کے بعد موت آئی تو وہ دِن بھی جمعے کا تھا، یعنی حضرت آدم علیہ السلام کا موت کا دِن بھی جمعہ کا ہے، اِسی روز آپ کی وفات ہوئی تھی۔ (1)

7 اور پھر صحیح روایت کے مطابق اِس دِن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ

(1) سنن ابی دؤد:1046

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اپنے بندے کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں، اِس دِن میں اِس مقبول گھڑی کے متعلق ذخیرہ احادیث میں چار طرح کے جملے آتے ہیں اور اُن چاروں کو آپ کی خدمت میں پیش کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں تا کہ آپ کے دِل میں اس دِن پوری توجہ کے ساتھ دُعا کرنے کا جذبہ پیدا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس دِن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان ''يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا أَعْطَاهُ'' اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے تو وہ اُس کو عطا کر دیتے ہیں، ''يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ'' مسلمان اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے تو اُس کو معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دُعا کرتا ہے ''اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ'' اُس کو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتے ہیں اور اِسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ مسلمان ''يَتَعَوَّذُ مِنْ شَرٍّ اِلَّا دَفَعَ عَنْهُ'' کسی شر سے پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شر کو اُس سے دور کر دیتے ہیں۔ (۱)

یعنی جمعے کے دِن کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اِس میں ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے، بعض روایات کے مطابق وہ گھڑی دورانِ خطبہ ہوتی ہے اور بعض روایات کے مطابق وہ گھڑی عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہوتی ہے۔ (۲)

8 اور پھر ایک خاص فضیلت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے والے دِن فجر کی نماز کو سب سے زیادہ افضل نماز قرار دیا ہے، ایک تحقیق کے مطابق ایک صحیح

(۱) صحیح البخاری: 5294، سنن الکبریٰ للنسائی: 10232، مصنف ابن ابی شیبۃ: 153/4

(۲) صحیح البخاری: 935، الصحیح لمسلم: 853، جامع الترمذی: 489، سنن ابو داؤد: 1036

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت میں آتا ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عِنْدَاللّٰهِ صَلَاةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ ①

''اللہ کے ہاں تمام نمازوں میں سے افضل نماز، وہ جمعے والے دِن فجر کی نماز باجماعت ہے۔''

9 اِس دِن کم وبیش پانچ سورتوں کی تلاوت اور قراءت کا بالخصوص اہتمام کیا جاتا ہے فجر کی نماز میں سورت سجدہ اور سورت دہر کی تلاوت کی جاتی ہے، جس سے دِن کے آغاز میں ہی پیغام دے دیا جاتا ہے کہ آج کا دِن عام دِن نہیں بلکہ ایک خاص دِن ہے اور فجر کی نماز میں پانچ سجدے کروا کر ایک خاص الارم سنایا جاتا ہے کہ آج کے دِن کو پورے اہتمام اور عبادت کے ساتھ گزارنا ہے اور پھر سورت کہف کی تلاوت کی جاتی ہے اور جمعہ کی نماز میں سورت غاشیہ اور سورت اعلیٰ کی تلاوت کی جاتی ہے اور اِن تمام سورتوں کے مرکزی موضوع اور مواد پر نظر ڈالی جائے تو اِن تمام سورتوں میں موت، قبر، آخرت اور جنت وجہنم کا تفصیل سے ذِکر کیا گیا ہے اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ قیامت بھی اِسی روز ہوگی۔ ②

10 رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جمعے والے دِن جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقات ڈر جاتی ہیں کیونکہ

---

① شعب الایمان للبیهقی: 2783، السلسلة الصحيحة: 1566

② صحیح البخاری: 891، سنن الکبری للبیهقی: 5996

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ①

''اور قیامت بھی جمعے کے دِن ہی قائم ہوگی۔''

اور اِسی طرح ایک روایت میں آتا ہے۔

وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ ②

''اِسی دِن صور پھونکا جائے گا اور اِسی دِن اُٹھنے کا حکم ہوگا۔''

11 بعض روایات میں جمعے والے دِن موت کو بہت بڑی اعزازی موت قرار دیا گیا ہے اور یہ روایات قبول درجہ کی ہیں، جیسا کہ مسند احمد اور ترمذی شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

(مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ) ③

''جو بھی مسلمان جمعہ کے دِن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو قبر کے عذاب سے بچا لیتے ہیں۔''

یعنی ایسا شخص جو مسلمان تھا اللہ کے فرائض کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرتا تھا اُس کو یہ خاص عزت دی جاتی ہے کہ اگر وہ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دِن فوت ہو جائے تو اُس کو اللہ تعالیٰ قبر کی سختیوں سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں کہ وہ شخص کس قدر محروم اور بدنصیب ہے، جو جمعے والے دِن کی قدر نہیں کرتا اور عام دِنوں کی طرح اِس دِن کو بھی گزار دیتا ہے۔

① الصحيح لمسلم: 854

② سنن النسائی: 1374

③ جامع الترمذی: 1074، وإسناده حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خرابی کی بہت بڑی وجہ:

جمعے والے دِن کی حیثیت، اہمیت، عزت وعظمت اور شان و شوکت کے متعلق آپ نے اہم ترین گیارہ باتیں اختصار کے ساتھ سمجھ لی ہیں اور پھر اِس دِن میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کی تربیت کے لیے ایک خطبہ بھی رکھا ہے جس کو آپ ہفت روزہ روحانی ورکشاپ بھی کہہ سکتے ہیں جو مسلمان شریعت کے مطابق اِس خطبے میں شریک ہو جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے ظاہر و باطن کو پاک کر کے اُس کے نامہ اعمال کو اجر و ثواب سے مالا مال کر دیتے ہیں اور آنے والے سات دِنوں کے لیے مومن کے ایمان کو تر و تازہ کر دیتے ہیں۔

اِس وقت خرابی کی ایک اہم وجہ، نحوست کا ایک بہت بڑا سبب وہ خطبہ جمعہ میں غفلت ہے جس معاشرے میں شریعت کے مطابق اوّل وقت میں پورے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر خطبہ جمعہ ادا نہ کیا جائے وہ معاشرہ اور ایسے لوگ لاتعداد رحمتوں، برکتوں اور اللہ کی خاص عنایتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص پورا ہفتہ مدرسہ میں تعلیم کے لیے نہیں جا سکا وہ اوّل وقت پر خطبہ سُن لے اور نماز میں شریک ہو جائے تو اُس کے پورے ہفتے کی کمی پوری ہو جاتی ہے، لیکن نہایت افسوس اور ظلم کی بات یہ ہے کہ بڑی بے قدری بے دردی سے خطبہ جمعہ کو ضائع کیا جاتا ہے اور اکثر مسلمان مسجد میں اُس وقت آتے ہیں جب خطیب صاحب آخری الفاظ کہہ رہے ہوتے ہیں۔

محترم قارئین! آپ کے سامنے خطبہ جمعہ کے حوالے سے سات اہم باتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کرتے ہیں، اِن کو پلے باندھ لیں آپ اور آپ کی اولاد کو دونوں جہانوں کی سب نعمتیں نصیب ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ کیا خوب اِرشاد فرماتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ [1]

''اے ایمان والو! جب جمعہ والے دِن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

❶ پوری تیاری اور اہتمام سے آئیں:

اگر غور کیا جائے تو خطبہ جمعہ کی تیاری کا الارم نمازِ فجر میں ہی بجا دیا جاتا ہے نمازِ فجر میں جو پانچواں سجدہ ہے وہ انسان کو آگاہ کرتا ہے کہ آج خاص دِن ہے اِس لیے ہر سچے مسلمان کو پوری تیاری کے ساتھ خطبہ جمعہ کے لیے آنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور اِرشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعے والے دِن خطبہ جمعہ سے پہلے غسل کر کے، اچھا لباس پہن کر، تیل لگا کر اور آسانی ہو تو خوشبو لگا کر اور مسواک کر کے پوری ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہیے جو شخص پورے اہتمام اور تیاری سے مسجد میں آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں اور اُس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے جاتے ہیں۔

[1] سورۃ الجمعۃ:9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس سلسلے میں کئی ایک صحیح روایات ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں، اُن میں سے چند ایک کے ساتھ اپنا ایمان تازہ کرلیں۔

رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ. ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ. ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى[1]

جو بھی شخص جمعہ والے دِن غسل کرتا ہے اور جہاں تک میسر ہو سکے خوب پاکی حاصل کرتا ہے اور تیل استعمال کرتا ہے، یا گھر میں جو بھی خوشبو موجود ہو اُسے استعمال کرتا ہے پھر نمازِ جمعہ کے لیے نکلتا ہے اور مسجد میں جا کر دو آدمیوں کے درمیان نہیں گھستا اور جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھتا ہے اور جب امام گفتگو شروع کرے تو چپ ہو جاتا ہے ایسے شخص کے اُس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اِسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ

[1] صحیح البخاری: 883

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنْ كَانَ لَهَا، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا ①

''جس نے جمعہ والے دِن غسل کیا اور اگر اُس کی بیوی کے پاس خوشبو ہوئی تو لگا لی اور اپنے صاف ستھرے کپڑوں میں سے کچھ پہن لیا، پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں اور نہ ہی دوران نصیحت کوئی فضول حرکت کی تو یہ عمل اِن دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہو جائے گا اور جس شخص نے کوئی فضول حرکت کی یا لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو اُس کے لیے صرف ظہر کی نماز ہوگی۔''

اور اِسی طرح امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ②

جس نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور اُس نے اُتنی نماز پڑھی جو اُس کے مقدر میں تھی پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش ہو گیا پھر اُس کے ساتھ نماز پڑھی تو ایسے شخص کے اُس جمعہ سے لے کر آئندہ جمعہ تک اور مزید تین دِن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

① السنن لابی داؤد: 347، امام زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے اِس کو حسن کہا ہے
② صحیح مسلم: 85

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! آپ غور فرمالیں جو شخص جمعے والے دِن پوری صفائی ستھرائی اور تیاری کے ساتھ خطبہ سننے کے لیے آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس سے کس قدر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور اُس کو اپنی رحمت سے مالا مال کرتے ہیں۔

❷ اچھے عالم کے پاس آئیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اِس لحاظ سے بھی کائنات کی سب سے زیادہ خوش نصیب شخصیات ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر آپ کے چہرے کا دیدار بھی کرتے اور آپ کے منہ سے نکلنے والے موتیوں کو اپنے گلے کی مالا بھی بناتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نہایت جذبے ولولے اور اِخلاص سے خطبہ اِرشاد فرماتے تھے، آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا تھا اور آپ پورے جوش اور جذبے سے سرشار ہوتے تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آپ کسی لشکر کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خبردار کر رہے ہیں اور ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آہستہ آہستہ آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامعین کو قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سناتے اور لوگوں کو وعظ کرتے تھے اور اِسی طرح جمعہ میں آپ کے دو خطبے ہوا کرتے تھے آپ دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔[1]

خطبہ جمعہ کے حوالہ سے دیگر آداب اور واجبات کے ساتھ ساتھ ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ خطبہ سُننے کے لیے اچھے عالم کا انتخاب کریں اور کسی ایسے اچھے خطیب کے ہاں خطبہ سننے کے لیے جائیں جو نہایت سنجیدگی کے ساتھ خالص

---

[1] الصحیح لمسلم: 867، 862، السنن لأبی داؤد: 1101

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث بیان کرتا ہو، چاہے آپ کو اِس کے لیے کراچی بھی جانا پڑے تو یہ سفر مبارک ہی مبارک ہے۔

ہم نے عمومی طور پر دیکھا ہے کہ اکثر لوگ خطبہ جمعہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں، اُن کو جہاں، جب اور جیسے فرصت ملے خطیب کی دو باتیں سُنیں اور سلام پھیر کر واپس آ گئے، اللہ کی قسم! ایسے لوگ پرلے درجے کے محروم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں سے ہزاروں میل دور ہیں۔

ہم پر اِس وقت جو سب سے بڑا زوال آیا ہے وہ یہ ہے کہ منبر ومحراب ایسے لوگوں کے قبضے میں آ چکا ہے کہ جو سرے سے قرآن کی بنیادی تعلیم سے بھی بے خبر ہیں، وہ سارے خطبے میں صرف طرز بنانے اور سنوارنے میں لگے رہتے ہیں اور پھر ایسی ایسی باتیں اور ایسے من گھڑت واقعات خطبے میں بیان کر جاتے ہیں کہ جن کے بیان کرنے سے انسان اجر وثواب کی جگہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا حق دار بن جاتا ہے اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ بعض مساجد کے ذمہ داران صرف اور صرف دو چیزیں دیکھتے ہیں ایک تو رونق زیادہ ہونی چاہیے اور دوسرا کہ چندہ بھی زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے یہ لوگ اِن دو چیزوں کی خاطر اِس قدر گر جاتے ہیں کہ بڑے سے بڑے جاہل کو بھی منبر پر لا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ کے بندو! اگر محلے کی مسجد میں خدا خوف، باعمل اور صاحبِ علم شخص جمعہ پڑھاتا ہے، تو پھر اُسی کے پاس ہی جمعہ پڑھیں، آپ کو دائیں بائیں کہیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر بالفرض آپ کو محلے میں ایسی سہولت نہیں ہے تو پھر آپ کسی ایسی مسجد اور ایسے خطیب کی تلاش کریں جو عام فہم انداز میں خالص قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث بیان کرتا ہو اور آپ کے دِل میں اللہ اور اُس کے رسول بھی محبت پیدا کر دے اور آپ اپنی اصلاح کر لیں۔

اِس وقت بڑے بڑے صالح نوجوان موجود ہیں، جو بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ خطبہ پڑھاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق لوگوں کے سامنے قرآن پڑھتے اور قرآن کی روشنی میں لوگوں کی اصلاح اور تربیت کرتے ہیں۔ یاد رکھنا! اگر آپ ایک عالم کے مقابلہ میں کسی جاہل کو صرف اِس لیے سنتے ہیں کہ وہ طرزیں بہت اتار لیتا ہے تو پھر آپ سے بڑا علم کا قاتل کوئی نہیں ہے آپ سب سے بڑے علم دشمن انسان ہیں۔

③ اوّل وقت میں تشریف لائیں:

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خیر کے سب خزانے عطا کر دیں تو اُس کے لیے کرنے والا اہم ترین کام یہ ہے کہ وہ امام کے منبر پر آنے سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ جائے، نفل پڑھے، دُعائیں کرے اور پھر امام کا خطبہ سُنے اُس کو اللہ تبارک وتعالیٰ قربانی کے برابر ثواب عطا کرتے ہیں، اِس کا کوئی خاص وقت تو نہیں ہے البتہ یہی محسوس ہوتا ہے کہ امام کے منبر پر آنے سے قبل یہ سب گھڑیاں ہوتی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہر بندے کو اُس کے جذبے کے مطابق اجر وثواب عطا کرتے ہیں۔

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ [1]

''جو شخص جمعے کے دِن جنابت کے غسل جیسا غسل کرے، پھر اوّل وقت میں نکلے تو گویا اُس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور دوسری گھڑی میں نکلے تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری گھڑی میں نکلے تو گویا اُس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں نکلے تو گویا اُس نے مرغی کا صدقہ کیا اور جو پانچوی گھڑی میں نکلے تو گویا اُس نے ایک انڈے کے برابر صدقہ کیا اور پھر جب امام نکل آتا ہے تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور ذِکر سُننے لگتے ہیں۔''

اِس روایت سے چند باتیں اچھی طرح سمجھ لیں:

1 اگر آپ کے مالی وسائل تھوڑے ہیں تو آپ اپنی زندگی میں صرف امام کے منبر پر آنے سے پہلے اوّل وقت خطبہ میں پہنچ کر سینکڑوں اونٹوں کی قربانی کا ثواب اپنے دامن میں سمیٹ سکتے ہیں۔

2 مسجد کے دروازوں پر اوّل وقت پر آنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شاہی پروٹوکول ہوتا ہے ایسے لوگوں کے نام لکھنے کے لیے اور اُن کا استقبال کرنے

[1] صحیح البخاری:881

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے رحمت کے فرشتے مسجد کے سب دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں۔

3 دورانِ خطبہ آنے والے کا نام نہ فرشتوں کے رجسٹروں میں آتا ہے اور نہ ہی اُن کو جمعہ کا خاص ثواب ملتا ہے اُنہوں نے صرف ایک فرض اُتارا ہے اور نمازِ ظہر ادا کی ہے۔

4 اِس حدیث میں خطبہ جمعہ کو ذِکر کہا گیا ہے تو خطبا حضرات کو خصوصی طور پر اپنے خطبے کو ذِکر بنانا چاہیے نہ کہ اِدھر اُدھر کی فضول باتوں کے ساتھ خطبے کی حرمت کو پامال کرنا چاہیے۔

قرآن پاک بھی کیا خوب کہتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۹﴾[1]

''اے ایمان والو! جب جمعہ والے دِن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

4 اگلی صفوں میں کامل توجہ سے بیٹھیں:

ہم نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ بروقت آتے ہیں لیکن وہ اگلی صفوں میں نہیں بیٹھتے، کوئی دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے اور کوئی ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے اور کئی تو دورانِ خطبہ سو بھی جاتے ہیں، حالانکہ ابوداؤد شریف میں ایک روایت آتی

[1] سورۃ الجمعۃ:9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کو دورانِ خطبہ اونگھ آجائے تو وہ لازمی طور پر اپنی جگہ تبدیل کر لے اور اِسی طرح جو شخص امام کے جتنا قریب ہوکر بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو اُس قدر زیادہ جنت کے قریب کر دے گا اور پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کئی لوگ بلاوجہ دائیں بائیں دیکھتے رہتے ہیں، یا سوئے رہتے ہیں یا موبائل وغیرہ کو حرکت دیتے رہتے ہیں یہ وہ سب غفلتیں ہیں، جن کی وجہ سے خطبہ جمعہ کی خاص فضیلت سے آدمی کو محروم کر دیا جاتا ہے۔

اِسی لیے ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے:

يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو. فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا. فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [1]

''جمعہ میں تین طرح کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ شخص جو فضول کام کرتا ہے اس کا یہی حصہ ہے۔ دوسرا دعا کے لیے آتا ہے، یہ دعا کرتا ہے اللہ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو نہ دے اور تیسرا وہ شخص ہے جو مکمل توجہ اور خاموشی سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے، کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو تکلیف

[1] السنن لابی داؤد: 1113

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے، اس آدمی کے لیے یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک کے لیے، مزید تین دن کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو ایک نیکی لایا اُس کے لیے اُس جیسی دس نیکیاں ہیں۔"

اور پھر اِسی طرح امام کے قریب بیٹھنے کا بھی بہت زیادہ اجر ہے آپ ایک صحیح حدیث پڑھیں اور اپنا ایمان تازہ کریں، اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا [1]

"جس نے جمعہ والے دِن اچھی طرح غسل کیا اور خوب جلدی آیا اور بغیر سوار ہوئے چل کر آیا اور امام کے قریب بیٹھا اور غور سے سنتے ہوئے اور ہر فضول حرکت سے پرہیز کیا تو اُس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہوگا۔"

ہمارے علم کی حد تک فضائل اعمال میں یہ حدیث سب سے زیادہ اونچی ہے، کسی عمل کی کسی حدیث میں اِس سے زیادہ فضیلت ہم نے نہیں پڑھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب مسلمانوں کو یہ اجر و ثواب اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق عطا کر فرمائے۔ آمین

---

[1] السنن لابی داؤد: 345

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❺ خواتین پر بھی احسان کریں:

اِس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ عورتوں پر خطبہ جمعہ سُننا فرض نہیں ہے البتہ اُن کا خطبہ جمعہ میں شریک ہونا خیر سے خالی بھی نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کے دور سے لے کر آج تک عورتیں مساجد میں خطبہ جمعہ سننے کے لیے آ رہی ہیں۔

بعض حضرات کا خواتین کو خطبہ جمعہ سے روکنا بہت بڑا ظلم ہے اور ہمیں یہ منطق سمجھ نہیں آتی کہ عورت باپردہ سادگی کے ساتھ اپنے محرم کے ہمراہ ہر جگہ جاسکتی ہے لیکن مسجد میں نہیں جاسکتی... یہ کیسی ٹیڑھی تقسیم ہے...؟

اگر صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے شوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نمازیں پڑھتی تھیں اور آپ ﷺ کا خطبہ سُنا کرتی تھیں۔ بلکہ آپ حیران ہوں گے سیدہ اُم ہشام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ جمعہ میں شریک ہوتی تھی اور میں نے قرآن مجید کی ''سورۃ ق'' آپ کی زبانِ اطہر سے سن کر یاد کرلی تھی۔ [1]

اور اِس وقت جس قدر زیادہ جہالت اور فحاشی نے اپنے پنجے گاڑھ لیے ہیں ہمیں بہت زیادہ اہتمام کے ساتھ اپنی خواتین کو اچھے عالم کے خطبہ میں شریک کرنا چاہیے تاکہ ہفتہ بعد اُن کے کان میں دین کی آواز پڑتی رہے اور اُن کا دِل دین اور اطاعت گزاری کی طرف مائل رہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ جو خواتین شوق سے خطبہ سننے والی ہوتی ہیں اُن میں دینداری آخر حد تک ہوتی ہے اور جو عورتیں مسجد اور خطبہ

---

[1] الصحیح لمسلم: 862

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مکمل دور ہوتی ہیں اُن میں آہستہ آہستہ سرکشی، بدزبانی اور آوارگی جیسے مہلک وائرس پیدا ہو جاتے ہیں۔

⑥ اگر بچوں کو ربّ کا ولی بنانا ہے تو:

اور اِسی طرح چھوٹی عمر میں اپنے بچوں کے دِلوں میں خطبہ جمعہ شوق سے سننے کا جذبہ پیدا کریں اور میں آپ کو یہ بات تجربے کی روشنی میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آپ بارہ تیرہ سال کے بچے کو کسی باعمل خطیب کے سامنے بیٹھا دیں اور وہ مسلسل دس پندرہ سال اُس کے سامنے بیٹھ کر اوّل وقت میں خطبہ سُنتا رہے جب آپ کا بچہ جوانی کی عمر میں پہنچے گا تو اللہ کی توفیق سے ربّ کا ولی ہوگا۔

اِس وقت تربیتِ اولاد کے حوالے سے جو سب سے بڑی تربیت ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو خطبہ جمعہ کی اہمیت سے آگاہ کریں، ایسے بچے جوان ہو کر برباد ہو جاتے ہیں جن کی زندگیاں خطبہ جمعہ سے خالی ہوتی ہیں۔

اور یقین جان لیں! اپنے نوخیز بیٹے کو اچھے عالم کے سامنے پہلی صفوں میں خطبہ سننے کے لیے بیٹھا دیں اور پھر اپنی فکر اُتار دیں اللہ تعالیٰ خطبہ کے ذریعے اُس کے دِل میں ایسا نور اُتار دے گا کہ آپ کا بچہ پورے خاندان کے لیے روشنی کا چراغ بن جائے گا۔

مگر افسوس! ہمارے بچے خطبہ جمعہ کے لیے اوّل وقت میں نہیں جاتے اور یہ غفلت اُن کے انگ انگ میں اِس قدر زیادہ سرایت کر جاتی ہے کہ وہ ساری زندگی جمعہ چور ہی رہتے ہیں بلکہ دین سے ہی دور چلے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے اور بڑے بڑے خطرناک فتنے ہیں، ان تشویش ناک حالات میں اپنے بچوں کو اچھے عالم اور باعمل عالم کی مجلس، صحبت اور خطبہ میں بیٹھائیں ورنہ نسل میں ایسا خطرناک بگاڑ پیدا ہوگا جس کو آپ کبھی بھی سدھار نہیں پائیں گے۔

❼ خطبہ جمعہ میں غفلت، نحوست ہی نحوست:

خطبہ جمعہ میں حاضر ہونا ہر بالغ مسلمان مرد پر فرض ہے بلاوجہ خطبہ چھوڑنے والا سخت گناہگار ہے اور اگر کوئی مسلسل خطبے چھوڑتا رہے تو وہ روحانی طور پر ویسے ہی مردہ ہوجاتا ہے۔

اِس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی چند ایک روایات آخر میں توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمالیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے منبر کی سیڑھیوں پر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ [1]

''لوگ ہر صورت جمعے چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ اُن کے دِلوں پر مہریں لگادیں گے اور وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔''

اِس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بلاوجہ خطبات چھوڑنے والا ایسا غافل انسان ہے کہ اُس کے دِل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ

[1] الصحيح لمسلم: 865

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ①

”جس نے تین خطباتِ جمعہ معمولی جان کر چھوڑ دیئے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دِل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

اور اِسی طرح ابن ماجہ کی ایک حسن روایت کے الفاظ کے مطابق:

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ②

”جس نے بلاوجہ تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اُس کے دِل پر مہر لگا دیتے ہیں۔“

بلکہ جو شخص ہفتے بعد خطبے میں بھی نہیں آتا اُس شخص نے تو دین اسلام کی بے قدری کرنے کی انتہا کر دی ہے اور مفسرِ قرآن امام ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ ③

”جس نے لگاتار، مسلسل تین جمعے چھوڑ دیئے تحقیق اُس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔“

اور رسول اللہ ﷺ تو اِرشاد فرماتے ہیں کہ

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ ④

”تحقیق میں نے اِس بات کا ارادہ کیا کہ کسی شخص کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دوں

---

① السنن لأبی داؤد: 1052، إسناده حسن

② السنن لابن ماجه: 1126، إسناده حسن

③ مسند ابی يعلی: 2712، إسناده صحيح

④ الصحيح لمسلم: 652

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور پھر میں ایسے لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعے سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔"

یعنی اِس حدیث نے تو واضح کر دیا کہ جو لوگ بلا وجہ دورانِ خطبہ اپنے گھروں یا اپنی دوکانوں پر بیٹھے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اُن سے اِس قدر نفرت ہے کہ آپ نے اُن کو آگ میں جلا دینے کا اِرادہ فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور اِسی طرح مسند احمد کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جب لوگ خطباتِ جمعہ میں غفلت کرنا شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ اُن کو برباد کر دے گا۔[1]

اور اِس وقت جو ہلاکت اور بربادی ہے وہ سب کے سامنے ہے اور اِس سے بچنے کا آسان ترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے دِلوں میں خطبہ جمعہ کی عزت، قدر اور محبت پیدا کریں اور اوّل وقت میں پورے اہتمام کے ساتھ اچھے عالم کی اقتدا میں خطبہ اور نماز ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنی رحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب،

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله،

خر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

---

[1] مسند احمد: 17415، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فحاشی کی تباہی اور اُس کے ذمہ دار کون؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ [1]

"بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔"

تمہیدی گزارشات:

اِس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ پڑھنے کے بعد ہر گناہ سے بچنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، لیکن کچھ گناہ ایسے ہیں کہ جن سے بچنا از حد ضروری ہے، اگر کلمہ پڑھ کر بھی اُن چند گناہوں سے نہ بچا جائے تو دونوں جہان برباد ہو جانے کا اندیشہ اور خدشہ رہتا ہے اُن گناہوں میں سے خطرناک گناہ شرک ہے، بدعت ہے، ظلم ہے، حرام کھانا ہے اور فحاشی ہے، یہ وہ خطرناک گناہ ہیں کہ اگر انسان اِن میں سے کسی ایک کے اندر بھی مبتلا ہو جائے تو اِنسان بُری طرح برباد ہو جاتا ہے آج ہم نے جس گناہ کا

[1] سورہ نور: 19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکر کرنا ہے اُس کا نام فحاشی ہے۔

شیطان کی ایک بہت بڑی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو بے غیرت، بے حیا، شرم وحیا سے عاری اور فحاشی پسند بنایا جائے، اِس کے لیے وہ فحاشی کے بڑے بڑے خطرناک دھندوں کو بڑا خوبصورت اور مزین کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور اِس وقت حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت فحاشی کی آخری حدوں تک پہنچ چکی ہے اور بالخصوص آنے والی نئی نسل کا دوسرا قدم فحاشی کی دلدل میں ہے اور فحاشی اُن کے انگ انگ میں خون اور غذا کی طرح رچ بس گئی ہے، اِن حالات میں والدین کو اور مسلم حکمرانوں کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور وہ لوگ جو ہماری نسل میں فحاشی پھیلا رہے ہیں اُن کا سختی کے ساتھ تعاقب کرنا چاہیے اور اگر ذمہ داران نے فحاشی پھیلانے والے اصل دشمن عناصر کا رستہ نہ روکا، اُن کا سدِ باب نہ کیا اُن کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے تو یہ ظالم لوگ آنے والے چند سالوں میں پوری قوم کو فحاشی کی دلدل میں دھکیل دیں گے اور پھر دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکے گی اور ایسے ظالم لوگ بھی اللہ کی پکڑ سے کبھی نہیں بچ سکیں گے جو مسلم معاشرے میں فحاشی پھیلاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دوٹوک الفاظ میں اِرشاد فرمایا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ [1]

"بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا

[1] سورۂ نور: 19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔"

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ دین دار، نمازی اور مسلم معاشرے میں فحاشی، عریانی اور بے حیائی پھیلاتے ہیں اُن کے لیے دُنیا میں ہی دردناک عذاب ہے، یعنی یہ لوگ اُس وقت تک مریں گے نہیں جب تک اللہ کی طرف سے دردناک عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے، اللہ کی قسم! قرآن کی یہ آیت سو فیصد برحق ہے ہم نے فحاشی پھیلانے والوں کا آخری انجام بڑا ہی بدترین دیکھا ہے مرتے وقت اُن کی حالتیں اور پھر مرنے کے بعد اُن کے گھروں کی حالت دیکھ کر واضح طور پر نظر آتا ہے یہ لوگ اللہ کی لعنت اور اُس کے عذاب کے کس قدر زیادہ حق دار ٹھہرے مرتے وقت نہ اِن کو کلمہ نصیب ہوا اور نہ ہی کوئی اِن کے گھر میں نماز روزہ کرنے والا باقی رہا، اِس سے بڑھ کر عذاب کیا ہے کہ پوری نسل ہی بے دین اور بے نماز بن جائے...؟

عجیب حیرت اور بے حسی:

بہت زیادہ دُکھ کی بات ہے کہ ہمارے مسلمان بڑی خوشی سے غیر مسلموں کے تہوار مناتے ہیں، کبھی جشنِ بہاراں کے نام پر بسنت جیسی آوارگی کی جاتی ہے اور کبھی ویلنٹائن ڈے کے نام پر بے غیرتی اور بے حیائی کی جاتی ہے، کبھی اپریل فول کے نام پر سرِ عام جھوٹ بولا جاتا ہے اور کبھی کرسمس ڈے کے نام پر اللہ تعالیٰ کی توحید میں بدترین شرک کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، یہ سارے کام مسلمان کرتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس کے مقابلہ میں آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ کسی غیر مسلم نے مسلمانوں کا تہوار منایا ہو، کسی سکھ نے عید الاضحیٰ پڑھ کر صرف اِس لیے گائے ذبح کی ہو کہ یہ مسلمانوں کا دِن ہے میں بھی اِس میں حصہ ڈال لوں۔

آخر ہمارے نوجوان اِس قدر بے حس اور بے ضمیر کیوں ہو چکے ہیں...؟ ہمارے اندر فحاشی پھیلانے والے کوئی غیر نہیں ہیں، ہم خود ہیں اور ہمارے دائیں بائیں رہنے والے مسلمان ہیں۔

آج ہم نے آپ کے سامنے بڑی ہمت کر کے، پوری جرأت کے ساتھ ایسے مجرموں کو بے نقاب کرنا ہے، جو ظالم ہمارے بچوں کو بے حیا بنا رہے ہیں اور وہ دِن رات ہمارے بچوں کی پاک بازی، پاک دامنی اور غیرت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور بلا ناغہ شب خون مارتے ہیں، آنکھیں کھولیں اور پوری توجہ کے ساتھ اِن مجرموں کو پہچانیں اور خود بھی غور کریں، کہیں آپ بھی اِس گھناؤنے جرم میں ملوث تو نہیں ہیں، آپ کے سامنے ہم نے دس قسم کے ایسے مجرم بے نقاب کرنے ہیں جنھوں نے معاشرے کو بے غیرت اور بے حیا بنا دیا ہے۔

❶ بُرائی کے اڈے:

معاشرے میں بے غیرتی اور بے حیائی پھیلانے میں خطرناک کردار بُرائی کے اڈوں کا بھی ہے، بلا مبالغہ چند آوارہ منش لوگوں کی سر پرستی میں اور بعض جگہ تو حکومت کی سر پرستی میں ایسے اڈے قائم ہیں جہاں دِن رات بدکاری، بے حیائی اور زنا جیسے خطرناک گناہ ہوتے ہیں اور یہ لوگ نوجوان نسل کو زانی بنا رہے ہیں، جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں اور ہمارے ملک پاکستان میں اِس طرح کے گندے اڈوں کا سِرے سے کوئی تصور بھی موجود نہیں ہے۔

اگر ہمارے حکمران اور ہمارے ذمہ داران حقیقی طور پر اپنے ملک سے زنا اور برائی کو ختم کرنے کے لیے مخلص ہیں تو فی الفور ایسے اڈوں کو ختم کیا جائے اور اِن اڈوں کو چلانے والے دیوث اور بے غیرت لوگوں کو عبرت کا نشان بنایا جائے ورنہ ایسے بے غیرت اور ظالم لوگ اور اُن کی پشت پناہی کرنے والے کسی صورت بھی اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے، کیونکہ اِن ظالموں کو اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک یہ لوگ دردناک عذاب کا مزہ نہیں چکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ [1]

”بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلنا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔“

❷ اداکار، گلوکار اور فنکار:

ہمارے ملک میں فحاشی پھیلانے والا سب سے خطرناک شعبہ وہ فلم انڈسٹری کا ہے، اِن لوگوں نے پورے ملک کو فحاشی، عریانی اور بے حیائی کی لپیٹ میں لے رکھا ہے، ہمارے ملک کے جتنے گلوکار، اداکار اور فنکار ہیں، فحاشی کے اصل

[1] سورہ نور: 19

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذمہ دار اور مجرم یہ لوگ ہیں، اِن لوگوں نے بڑے بڑے شریف اور نسلی خاندانی لوگوں کے جوان بچوں اور بچیوں کو بے غیرت اور بے حیا بنا دیا ہے، لیکن کوئی اِن کو پوچھنے والا نہیں کوئی اِن کو روکنے والا نہیں بلکہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی مسلمان حکومت اِن کی مدد کرتی ہے اور اِن کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِن اداکاروں، فنکاروں اور گلوکاروں کو جو آلاتِ موسیقی خریدتے ہیں اور پھر ان کے ذریعے خرافات پر مشتمل کہانیاں، ڈرامے اور داستانیں لوگوں میں پھیلاتے ہیں اُن کے لیے خطرناک اور تباہ کُن عذاب کی وعید سُنائی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ (1)

”اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، جو غافل کرنے والی بات خریدتے ہیں تاکہ نادانی میں لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اللہ کی راہ کا مذاق اُڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور اُسے ہماری آیات سُنائی جاتی ہیں، تو وہ تکبر کے ساتھ اِس طرح منہ موڑ لیتا ہے، جیسے اُس نے سُنا ہی نہ ہو گویا اُس کے دونوں کان بہرے ہیں، پس اُسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔“

اِن آیات کی روشنی میں آپ دُنیا کی کوئی تفسیر اُٹھالیں، تفسیر کے لکھنے والا سُنی

(1) سورۃ لقمان:6-7

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو، سلفی ہو یا شیعہ عالم ہو سب نے اِن آیات کا مصداق اِن اداکاروں، گلوکاروں اور فنکاروں کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں گانے والے اور اداکاری کرنے والے مردوں اور عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ ، وَالْحَرِيرَ ، وَالْخَمْرَ ، وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ . فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا . فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً ، وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . [1]

”میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح وشام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کردے گا پہاڑ کو (ان پر) گرادے گا اور ان میں سے بہت کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کردے گا۔“

اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ. يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

[1] صحیح البخاری: 5590

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ، وَالْمُغَنِّيَاتِ. يَخْسِفُ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ [1]

میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

بتائیں کہ مدینے والے مرشد کا کلمہ پڑھنے کے بعد اِس دھندے کی کوئی گنجائش بھی باقی رہتی ہے...؟ اللہ کی قسم! اسلام میں اور وہ وطن کہ جس کو لا الہ الا اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا ہو اُس میں فلم انڈسٹری کے لیے ایک اِنچ کی جگہ بھی نہیں ہے، چہ جائے کہ یہ لوگ ہمارے ملک میں سرے عام دندناتے پھیریں اور ہماری نسل کو بے غیرت اور بے حیا بناتے رہیں اور یاد رہے! اگر یہ لوگ توبہ تائب نہیں ہوتے اور حکومت اِن کا تعاقب نہیں کرتی تو وہ وقت قریب ہے جب یہ لوگ اللہ کی پکڑ میں گرفتار ہوں گے اور اِن کو اللہ کی دُنیا میں بھی اللہ کے دردناک عذاب سے کوئی نہیں بچا سکیں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں وعید سناتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

[1] السنن لابن ماجه: 4020

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ [1]

''بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔''

ہمارے نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ یہ لوگ فنکار، گلوکار اور اداکار نہیں ہیں، بلکہ یہ آپ کی عزت، غیرت، شرم، پردہ اور حیا کے قاتل ہیں اور آپ کے خطرناک دشمن ہیں اور اللہ کے لیے اِن سے نفرت کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، لیکن افسوس! ہمارے نوجوان اِن کی تصاویر اپنے کمروں میں سجاتے ہیں وہاں اُن کی تصویریں اور اِن کے کرتب موبائل میں بھی لگا کر رکھتے ہیں۔

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

❸ میرا جسم میری مرضی:

اور اِسی طرح ہماری جوان بچیاں کہ جن کے ذہن ابھی کچے ہوتے ہیں، اُن میں فحاشی کے جراثیم ڈالنے والی وہ خطرناک آنٹیاں بھی ہیں جو سڑکوں پہ نکل کے، نیم برہنہ ٹائٹ لباس پہن کر نعرے لگاتیں ہیں کہ ''میرا جسم میری مرضی''

یہ بول کس قدر کفریہ ہے...؟ اللہ کی قسم! کسی پاکستانی اور خاندانی شریف عورت کا بول نہیں ہوسکتا یہ بول ایک ملحد، ہم جنس پرست اُور آوارہ طبقے سے آیا ہے اور یہ لوگ لالچ دے کر اور آوارگی کا ماحول دے کر ہماری بچیوں کو بے حیا اور بے غیرت

[1] سورہ نور:19

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بنانا چاہتے ہیں۔

اسلام کی مائیں بہنیں اور محمد ﷺ کی روحانی بیٹیاں ایسے جملے اور ایسی آوارگی کا سوچ بھی نہیں سکتیں وہ جانتی ہیں کہ یہ جسم بھی ربّ کی امانت ہے جب چاہے وہ اِس کو مٹی کے ڈھیر میں رکھ دے اور اِس جسم پر مرضی بھی ربّ کی ہے جس کی بارگاہ میں ہم سب نے پیش ہونا ہے۔

جو آوارہ آنٹیاں یہ نعرہ بلند کرتی ہیں کہ ''میرا جسم میرا مرضی'' ہمارا اُن سے ایک سوال ہے کہ کیا تم شتر بے مہار ہو، تمہارا کوئی مذہب نہیں، کیا اسلام کا جرم یہ ہے کہ تمہیں ٹشو پیپر نہیں بننے دیا، ہر ایرے غیرے کی ہوس کا نشانہ نہیں بننے دیا بلکہ تمہیں تحفظ، پردہ اور عزت دے کر تمہارے تمام حقوق کا خیال رکھا ہے، کیا تم پاکستان میں کلب کھولنا چاہتی ہو۔۔۔؟ کیا تم یورپ کا گندہ کلچر گرل فرینڈ بوائے فرینڈ یہاں عام کرنا چاہتی ہو، اگر تمہارے ایسے ناپاک اِرادے ہیں تو ربّ تمہیں کبھی کامیاب نہیں کرے گا، بلکہ بہت جلد تم عبرت کا نشان بن جاؤ گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ [1]

''بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا

[1] سورہ نور:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔"

❹ کیبل والے:

ہمارے ملک میں فحاشی پھیلانے والوں میں ایک مین (main) کردار کیبل والوں کا بھی ہے، جو گھر گھر آوارہ چینلز پہنچاتے ہیں اور ہمارے بچوں کو بے غیرت اور بے حیا بنانے میں مکروہ کردار ادا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے خلاف بھی سخت کاروائی ہونی چاہیے اور اُن کا کاروبار تمام علمائے کرام کے نزدیک حرام ہے اور اِسلام نے ایسے ناپاک دھندے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، یہ لوگ فحاشی پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ [1]

"بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔"

❺ ناول، میگزین اور اخبارات:

گھر گھر فحاشی اور بے حیائی پہنچانے میں ناول، میگزین، ڈائجسٹ اور

[1] سورہ نور: 19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبارات کا کردار بھی بہت خطرناک ہے، اِن چیزوں کے ذریعے بچوں میں عشقیہ کہانیاں، نیم برہنہ تصاویر اور زنا کی خبروں کو عام کیا جاتا ہے اور یہ لوگ صرف اپنے میگزین اور رسالوں کو خوش نما بنانے کے لیے غریب گھروں کی جوان بچیوں کو لالچ دے کر اور روشن مستقبل کے جھانسے دے کر اُن کی حیا سوز تصویریں اور اُن کے انٹرویوز چھاپتے ہیں اور یقین جانیں اِن لوگوں کا ایک بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ کسی نا معلوم گاؤں میں کسی کی بیٹی کے ساتھ ریپ ہوتا ہے اور یہ ظالم لوگ اُس کو اخبار کی خبر بنا کر پوری دُنیا میں پھیلا دیتے ہیں اور اصل میں یہی وہ بدترین لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ (1)

”بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔“

ہم نے اپنی زندگی میں ایسے دِل خراش حقائق بھی سنے اور دیکھے ہیں کہ دین دار گھروں کی بچیاں قرآن کی تفسیر اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا مطالعہ نہیں کرتیں، بلکہ چوری چھپے ناول اور ڈائجسٹ پڑھتی ہیں اور میں نے تو ایک دین دار گھرانے کی عورت کو یہاں تک کہتے ہوئے سُنا کہ میں نے جو کچھ سیکھا ہے، اِن

(1) سورہ نور: 19

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ڈائجسٹ اور رسالوں سے ہی سیکھا ہے۔ اللہ کی پناہ

6 بعض تاجر اور دوکان دار:

مجھے بتائیں! کہ اُس مسلمان کا کیا ایمان ہے، جو ایک چائے کی پیالی بیچنے کے لیے اپنے گاہک کو حیاسوز فلمیں دیکھاتا ہے...؟ اُس شخص کا کیا اسلام ہے جو اپنی کمپنی کی مشہوری کے لیے ایک جوان لڑکی کی حیاسوز تصویر کو اپنے بینر، اپنے ٹائٹل اور اپنی چیز کے کور (cover) پر آویزاں کرتا ہے...؟ اور پھر وہ شخص جو نیم برہنہ اور عریاں لباس فروخت کرتا ہے اُس کا دین سے کیا تعلق ہے...؟ پھر پیٹ کی خاطر کسی کے موبائل میں گندے کلپ بھرنا اور حیاسوزی ڈیز (CD's) فروخت کرنا کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا کام ہے...؟ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایسے بے حیائی کے کام نہ کیے تو ہمیں رزق نہیں ملے گا...؟

خدا کی قسم! اِس وقت ہمارے ملک میں فحاشی نے جو خطرناک پنجے گاڑ لیے ہیں اس کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے مسلمان تاجر ہیں، مسلمان دکان دار ہیں، جو شاید کہ نماز بھی پڑھتے ہوں اور اپنے رزق کو بڑا حلال سمجھتے ہوں گے، لیکن اُن کی ان غفلتوں نے معاشرے کی اکثریت کو بے غیرت اور بے حیا بنا دیا ہے، یہی وہ لوگ ہیں، جن کے بارے قرآن نے کھول کر کہہ دیا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعْلَمُوْنَ﴿۱۹﴾ ①

''بلاشبہ جولوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔''

7 بعض والدین:

آپ حیران ہوں گے کہ ہم نے بہت سے والدین کو دیکھا ہے کہ وہ بڑی باتیں کرتے ہیں کہ اولاد بگڑ گئی ہے، بچے بے حیا ہو گئے ہیں، حالانکہ اُن کو علم نہیں ہوتا کہ یہ سارا کچھ اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے خود کیا ہوتا ہے، اِس وقت ستر فیصد کیس ایسے ہیں کہ اُن میں بچوں کو بے غیرت اور بے حیا ہونے کی اصل وجہ والدین کی غفلت تھی اور وہ بچوں کو آوارہ بنانے میں خود ملوث تھے۔

1 جو ماں اور جو باپ خود اپنے بچوں کو ڈرامے دیکھائے، اُس کے بارے میں آپ کیا کیا خیال ہے کہ وہ اپنے بچوں کو غیرت اور شرم کا درس دے رہے ہیں...؟

2 جو والدین اپنے بچوں کو کارٹون لگا کر دیتے ہیں، کیا اُن کے بچے بڑے ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلیں گے...؟

3 جن والدین نے جوان بچیوں کو نیٹ والے موبائل لے کر دیئے ہیں، رب کی قسم! اُن کو گھر کی دیواریں اونچی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، آپ کیا سمجھتے ہیں

① سورہ نور: 19

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیا جو بچی فیس بک پہ اپنا دِل بہلائے کیا وہ راتوں کو اُٹھ کر ربّ کے سامنے رونے والی بنے گی...؟

4 اور اِسی طرح جن گھروں میں خالہ زاد، ماموں زاد اور تایا زاد جوان کزنوں کا آنا جانا عام ہے، بے تکلف باتیں ہوتی ہیں، تنہائی ہوتی ہے اور اُن کے سامنے کسی قسم کا کوئی پردہ نہیں کیا جاتا، مجھے بتائیں آپ پھر کل کو ایسی بچیوں سے حیا کی امید کیوں رکھتے ہیں...؟

5 جن والدین نے صرف پیسے کی خاطر اپنے کنوارے جوان بچے کو آوارہ ماحول میں، آوارہ ملک میں بھیجا ہوا ہے وہ اِس بات سے کیوں پریشان ہوتے ہیں کہ ہمارا بیٹا بے دین اور بے غیرت بن چکا ہے...؟ یہ سارا کچھ تو آپ نے خود کیا ہے۔

جوان بچی کو ایسی جگہ پر چھوڑنا جہاں نوجوان لڑکوں کا آنا جانا عام ہو اور پھر کہنا بچی نے ہماری عزت خاک میں ملا دی ہے، اللہ کے بندو! اصل مجرم تم خود ہو، بہتر تھا کہ ایسی تعلیم اور ایسے پیسے سے تم بھوکے مرجاتے جس نے تمہاری نسل کو بے غیرت اور بے حیا بنا دیا ہے۔

اللہ کی قسم! جو والدین اپنے بچوں کو غیرت نہیں دے سکے وہ کچھ بھی نہیں دے سکے اُن کا دیا ہوا سونا بھی مٹی سے زیادہ بے وقعت ہے، جن والدین نے اپنی بچیوں کو شرم وحیا کا زیور نہیں دیا اُن کے دیئے ہوئے سارے زیور بے کار ہیں۔

بات تو میری تلخ ہے لیکن سو فیصد سچ ہے اِس وقت بچوں کو بگاڑنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اُن کو بے حیا اور بے نماز بنانے والے اصل مجرم کئی ماں باپ ہیں، غیروں پہ زبانیں کھول کر اپنے دِل کو جعلی تسلی نہ دیا کریں، وہ وقت قریب ہے کہ یہی بے حیا اولاد جہاں کل کو خود ذلیل ہوں گی وہاں تمہیں بھی کل کو ذلیل وخوار کرے گی اور اللہ کی وعید سچی ثابت ہوگی۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ⑲ [1]

''بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔''

8 بعض ٹیچر اور اساتذہ:

اور اِس وقت ظلم کی انتہا یہ ہے کہ قوم کے رہبر اور بعض اساتذہ بھی فحاشی، عریانی اور بے حیائی پھیلانے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں، وہ سکول، کالج اور یونیورسٹی میں میوزک کنسرٹ کرواتے ہیں، سنگرز (Singers) بلائے جاتے ہیں، معصوم بچیوں کا حجاب اتارا جاتا ہے، اُن سے ڈانس کروایا جاتا ہے اور اب تو کئی ٹیچرز بھی معصوم بچیوں کے ساتھ بھنگڑا ڈالتے ہوئے دیکھے گئے ہیں... **استغفر اللہ ثم استغفر اللہ**

[1] سورہ نور:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ لوگ ہیں جو تعلیم گاہوں میں بیٹھ کر اسلامی تربیت کا قتل کر رہے ہیں اور نسلیں برباد کر رہے ہیں، اللہ کا واسطہ! کسی بھی کالج اور ادارے میں اپنے بچوں کو داخل کروانے سے پہلے ہزار دفعہ سوچیں اور دیکھیں وہاں کا ماحول کیسا ہے؟ کیونکہ وہ ادارہ جو آپ کے بچوں کو بے حیا بنا دیں ایسی تعلیم سے بچوں کا ساری زندگی اَن پڑھ رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

اور اِس وقت مخلوط تعلیم نے ہماری جوان بچیوں اور بچوں کو جس قدر آوارہ کر دیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے، تعلیم کے نام پر بعض اداروں میں عشق کی جو مشقیں جاری ہیں وہ آپ سب کے علم میں ہے، ربّ کی قسم! معاشرے میں بے حیائی، فحاشی اور عریانی پھیلانے میں ایسے نام نہاد اداروں کا بھی بہت ناپاک کردار ہے اور جو لوگ بھی مسلمانوں کو فحاشی کے مواقع فراہم کرتے ہیں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کا واضح اعلان ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴿۱۹﴾ [1]

”بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔“

9 بعض مولوی:

آپ حیران ہوں گے کہ بعض مولوی حضرات فحاشی کیسے پھیلاتے ہیں یہ تو

[1] سورہ نور: 19

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسجد والے ہوتے ہیں، یہ تو لوگوں کو دین اور شرم وحیا کا درس دیتے ہیں یہ فحاشی کے ذمہ دار کیسے ہیں...؟ جی ہاں! اِن میں سے جو دو کام کرتے ہیں وہ فحاشی کے ذمہ دار ہیں اور فحاشی پھیلانے والے ہیں۔

1 منبر ومحراب اور دینی پروگراموں میں حیا سوز جملے بولنے والے، حیا کے منافی، چٹکلے اور لطیفے سنانے والے، مسجد کے منبر پر بیٹھ کر جگتیں مارنے والے اور اسٹیج ڈراموں اور فلموں کے ڈائیلاگ اور جملے نمازیوں کو سنانے والے سب مولوی حضرات بھی فحاشی پھیلانے میں حصہ دار ہیں اور اِن لوگوں کو اللہ سے ڈر جانا چاہیے کیونکہ مسجد کے تقدس کو پامال کرنا اور آوارہ لوگوں کی طرح منہ میں آئی ہر بات منبر ومحراب پر کرنا بہت بڑا ظلم ہے اور بہت بڑی لعنت ہے۔

2 اور اِسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ گھر سے بھاگنے والی، مفرور لڑکیوں کا عدالتوں میں نکاح پڑھانے والے مولوی حضرات بھی اِس معاشرے میں بڑھنے والی عشق معشوقی، آوارگی اور بے حیائی کے ذمہ دار ہیں، اِن کو چاہیے تھا کہ جو بھی لڑکی گھر سے بھاگ کر، ماں باپ کی عزت کو خاک میں ملا کر، زندہ بھائیوں کو دفن کر کے اِن کے پاس پہنچی تھی وہ اُس کے سر پر عزت کا ہاتھ رکھتا، اُس کو سمجھاتا اور اُس پر یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ بیٹا اپنی ذاتی حرص، ہوس اور شہوت کے لیے ماں باپ کی اور بہن بھائیوں کی عزت کو اِس طرح نیلام نہیں کرتے، چلو میں تیرے والدین کو بھی سمجھاتا ہوں اور تیرے معاملے میں کچھ بہتری پیدا کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں...

لیکن افسوس! کہ مولوی صاحب نے اپنا اصل کردار ادا نہیں کیا، بس اپنی فیس کھری کی اور گھر سے بھاگنے والی کو ایک آوارہ نوجوان کے ہاتھ دے دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

⑩ موبائل اور نیٹ:

یہ بہت بڑی سہولت بھی ہے، یقین کریں نعمت بھی ہے اور یہ بہت بڑا فتنہ بھی ہے اور ہماری نوجوان نسل کے لیے فحاشی کا ایٹم بم بھی ہے اور اِس وقت فحاشی پھیلانے میں سب سے زیادہ خطرناک کردار بھی اِسی موبائل کا ہے۔

اللہ کے بندو! اِس موبائل پر مجاہد بن کر جیو، اگر یہ آپ نے فحاشی دیکھنے اور فحاشی پھیلانے کا ذریعہ بنا لیا ہے تو پھر کان کھول کر سُن لو دُنیا کی ذلت اور لعنت سے آپ کو دُنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وعید برحق ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ ①

''بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔''

---

① سورہ نور: 19

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک سروے کے مطابق اس وقت فحاشی کا سب سے بڑا ذریعہ ہی موبائل اور نیٹ ہے اور اس کی سب سے خطرناک صورت یہ ہے کہ آپ ہمہ وقت اپنے موبائل اور نیٹ کے ذریعے فحاشی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، بدی بدکاری اور عریانی کے ساتھ آپ کا ڈائریکٹ رابطہ ہے اور اس وقت یہود و نصاری اور کفار کے علاوہ لاکھوں مسلمان اسی موبائل اور نیٹ کے ذریعے اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔

آخر میں ہم بالخصوص والدین کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اپنی نو عمر اولاد کو موبائل اور نیٹ کے معاملے میں اس قدر زیادہ آوارہ نہ چھوڑیں کہ ان میں شرم وحیا اور غیرت کا آخری نشان بھی باقی نہ رہے، موجودہ حالات میں اولاد کی بے راہ روی اور آوارگی میں والدین کی غفلتوں کا بھی بنیادی کردار ہے اللہ تعالی ہم سب کو اپنے فرائض اچھے طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، شرم وحیا اور غیرت میں زندہ رکھے اور اسی طرح پاک بازی اور پاکدامنی کی موت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللہ تعالی اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کا مسلمان
پریشان کیوں ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿97﴾ (1)

''جو بھی مرد اور عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے گا ہم اُس کو لازمی طور پر پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور اُن کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ضرور اجر عطا کریں گے۔''

تمہیدی گزارشات:

اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ دُنیا امتحان گاہ ہے اور بہت عارضی ہے اِس زندگی میں چاہتے نہ چاہتے اچھے سے اچھے انسان پر بھی پریشانیاں آجاتی ہیں، لیکن اگر ایک سچا مسلمان چند اَعمال کی طرف خصوصی توجہ کر لے تو وہ درجنوں پریشانیوں کے بوجھ سے نکل کر عافیت اور سلامتی والی زندگی گزار سکتا ہے۔

اس مضمون میں ہم نے ایک ایسے سوال کا جواب دینا ہے جو تقریباً ہر دوسرے، تیسرے مسلمان کا سوال ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ آج کا مسلمان پریشان

(1) سورۃ النحل: 97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہے....؟

اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو سچی بات یہی سمجھ آتی ہے کہ ایک مسلمان کو پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُس کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے پُرامید رہنا چاہیے کیونکہ ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے درجنوں، سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں احسانات ہیں، آج اللہ تعالیٰ نے عام مسلمان کو ایسی سہولتیں عطا کر دی ہیں جو پچھلے دور کے بادشاہوں کو بھی حاصل نہیں تھیں پھر مسلمان پریشان کیوں ہو؟ اُس کا ربّ، اُس کا خالق اور مالک بہت رحیم، شفیق اور کریم ہے، پریشان تو وہ ہو جس نے غیروں کو اپنا ربّ، مشکل کشا اور حاجت روا بنالیا ہے۔ ایک سچے مسلمان کو توحید کا انمول خزانہ پا کر پُرامید اور خوش رہنا چاہیے نہ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے اوپر پریشانیاں مسلط کر لے، اسی طرح ہر مسلمان کو اِس لیے بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے کہ اُس کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے آخری امام، امام کائنات حضرت محمد ﷺ کا اُمتی بنا دیا ہے اور آپ ﷺ کا اُمتی ہونا یہ بڑے شرف کی بات ہے اور خوشی کی بات ہے۔ پریشان تو وہ ہو جس بدبخت نے رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی کسی جھوٹے کو اپنا نبی بنالیا ہو۔ جس کے پاس ختم نبوت کا عقیدہ ہو اور جو شہیدانِ ختم نبوت کا سچا وارث ہو اُس کو تو کسی صورت بھی مایوس اور پریشان نہیں ہونا چاہیے اور پھر اِسی طرح ایک سچا مسلمان پریشان کیوں ہو....؟ اللہ تعالیٰ نے اُس کو دین بھی سب سے اعلیٰ عطا کیا ہے اور کتاب بھی سب سے اعلیٰ عطا کی، پریشان تو وہ ہو جو سکھ ہے، جو عیسائی ہے، جو یہودی ہے اور اسلام اور قرآن کا منکر ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نور عطا کیے ہوں تو مارے خوشی کے اُس کے پاؤں زمین پر نہیں لگنے چاہیں چہ جائے کہ وہ ہمہ وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان رہے۔

اور اِسی طرح ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے پیارے اور مبارک تعلقات اور رشتے داریوں میں جوڑا ہے، والدین ہیں، بہن بھائی ہیں اور کئی ایک مقدس رشتے ہیں کہ جن کا احساس اور جن کی خوشبو ایک مسلمان کی زندگی کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے لیکن پھر بھی آج کا مسلمان پریشان ہے...؟ آخر ایسا کیوں ہے...؟

یہ پریشانیوں کی اصل وجہ نہیں ہے:

کچھ مسلمان اِس وجہ سے پریشان ہوتے ہیں کہ ہم نے گناہ بہت کر لیے ہیں، پتہ نہیں ہمارا کیا بنے گا...؟ حالانکہ اِس وجہ سے بھی پریشان اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر انسان سچی توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ سے دلی معافی مانگ لے تو ربّ تعالیٰ صرف گناہ ہی معاف نہیں کرتے بلکہ وہ تو گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔

کچھ مسلمان اِس لیے بھی پریشان ہوجاتے ہیں کہ مجھے شفا نہیں مل رہی، میری بیماری بہت زیادہ لمبی ہورہی ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ بھی اپنے اوپر پریشانی مسلط کرنے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ سچے مسلمان کے لیے بیماری بھی اللہ کی رحمت ہے، اللہ کی بخشش ہے اور بیماری کے دِنوں میں جو نیکیاں وہ نہیں کر پاتا جن کو وہ صحت کے دِنوں میں کیا کرتا تھا اللہ تعالیٰ بیماری کے دِنوں میں اُن نیکیوں کا بھی پورا اجر عطا فرما دیتے ہیں اور اِسی طرح بیماری کی وجہ سے اللہ کی جنت میں درجات بلند ہوتے رہتے ہیں، بیمار شخص کو چوبیس گھنٹے بیماری کے تسلط میں پریشان نہیں رہنا چاہیے بلکہ اِس طرح کی درجنوں بشارتوں، بخششوں اور اللہ کی رحمتوں کا احساس بھی اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاں پیدا کرنا چاہیے جو اُس کو بیماری کے بدلے میں عطا کی جائیں گی۔

اور اسی طرح اکثر مسلمان اِس لیے بھی بہت زیادہ پریشان رہتے ہیں کہ ہمارے پاس روپیہ پیسہ بہت تھوڑا ہے، حالانکہ اللہ کی قسم! یہ بھی کوئی پریشان ہونے کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر انسان اپنا نصیب لے کر آتا ہے، امیری غریبی اللہ کے اختیار میں ہے، کسی شخص کو اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا آخری لقمہ کھا نہ لے گا اور مال کی کمی تو اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کیونکہ جس کے پاس مال تھوڑا ہو گا اُس کا حساب بھی تھوڑا ہو گا اور تھوڑے مال والا اگر صدقہ و خیرات کی اونچی نیت رکھتا ہو گا، تو صرف اُس کو نیت کی وجہ سے اللہ کی جنت میں بڑے بڑے سخیوں کا ساتھ عطا کر دیا جائے گا، اس لیے مال کی قلت پریشانی کا کوئی سبب نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر کے پاس مال نہ ہونے کے برابر تھا لیکن وہ بہت زیادہ خوشی اور سکون والی زندگی گزار کر اللہ کی جنتوں کے وارث بنے۔

پریشان ہونے کی اصل وجوہات:

ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ جسمانی طور پر معذور بھی نہیں ہوتے، لولے، لنگڑے اور اندھے بھی نہیں ہوتے، لیکن وہ پریشان بہت ہوتے ہیں، اکثر مسلمان جیلوں میں قید بھی نہیں ہوتے، لیکن وہ پھر بھی بہت زیادہ پریشان ہوتے ہیں، آخر اس کی کیا وجہ ہے....؟ بہت زیادہ مطالعہ، تحقیق اور تجربے کے بعد جو بات اہل علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے آئی ہے وہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں کی پریشانیوں کی اصل وجہ اُن کی غفلتیں ہیں، اُن کے کیے ہوئے گناہ ہیں، اُن کے ظالمانہ رویے ہیں، وہ صرف اور صرف ربّ رسول کی تعلیمات کو اپنی شہوات اور خواہشات کی خاطر رد کرنے والے باغی مسلمان ہیں، ورنہ ایمان، قرآن اور اسلامی تعلیمات کی موجودگی میں تو انسان کا لمحہ لمحہ خوشیوں کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔

آج مسلمان کے پریشان ہونے کی چند ایک خطرناک وجوہات ہیں جو اُس کی بدعملی کا نتیجہ ہیں، مثال کے طور پر

1 ناشکری:

اکثر مسلمان زیادہ تر ناشکری کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں، اُن کی بُری عادت یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی ننانوے نعمتوں کو یاد نہیں رکھتے بلکہ ایک معمولی سی محرومی، اُداسی اور تکلیف کو ہر وقت اپنے اوپر مسلط رکھتے ہیں اور اُسی کا ذِکر کر کے ہر وقت پریشان رہتے ہیں، یہ ایک پریشانی کی بہت بڑی وجہ ہے، اِن لوگوں کو ساری زندگی یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ننانوے نعمتوں کے بعد اگر کوئی زندگی میں اُداسی، محرومی اور تکلیف ہے تو وہ مجھے پریشان کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ میرے گناہوں کی بخشش کا سامان ہے اور اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آخرت میں میرے درجات کو بلند فرمائیں گے۔

2 ضد:

آج کے مسلمان کی پریشانی کی ایک بڑی وجہ اُس کی احمقانہ ضد بھی ہے، ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلے میں ضد، ہر جگہ ضد اور ہر بات پر ضد کرنے والا اپنی زندگی کے آخری سانس تک پریشانیوں کی دلدل میں گرا رہتا ہے، اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے سب سے پہلا کرنے والا کام یہ ہے کہ اپنے اندر نرمی، جھکاؤ اور لچک پیدا کریں، ورنہ آپ پریشانیوں کے جال میں جکڑے ہوئے اپنی ساری زندگی برباد کرلیں گے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی خوشیوں کا قتل کرتے رہیں گے، ہم نے دیکھا ہے اور آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے ضدی نوجوان اور عاشق مزاج لڑکے گولیاں کھا کر مرگئے، زہر کھا کر مرگئے، چھتوں سے چھلانگیں لگا کر مرگئے، آخر کیوں....؟ صرف اُن کی ضد تھی کہ میں نے شادی فلاں لڑکی سے کرنی ہے نہیں تو میں نے مرجانا ہے.... اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ سوچیں اُنہوں نے اپنی ضد کو پورا کیا اور مرگئے.... آخر وہ کون سا پہاڑ یا ملک تھا جو اُنہوں نے فتح کرلیا....؟ یاد رکھنا! جو بچے اپنی ضدوں کی وجہ سے والدین کو رُلاتے ہیں اور اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملاتے ہیں وہ کبھی پُرسکون اور خوش نہیں رہتے، بلکہ ہر طرح کی ذلت اور پریشانی اُن کا مقدر ہوتی ہے۔

اللہ کی قسم! ہم نے دیکھا ہے جن لوگوں نے ضد چھوڑ کر، صبر کیا اور محنت کی آج اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت زیادہ نوازا ہے اور جن لوگوں نے اللہ کی رحمت کو اپنی احمقانہ ضد کی وجہ سے کسی بند گلی میں بند سمجھنے کی کوشش کی وہ آج بھی رو رہے ہیں۔ زمینی حقائق، مشاورت اور استخارہ سمیت تمام پہلو سامنے رکھا کریں، ضد چھوڑ دیں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشانی آپ کے قریب نہیں آئے گی۔

3 بُری سوچ:

آج کے مسلمان کے پریشان ہونے کی ایک وجہ اُس کی بُری سوچ بھی ہے، جس مسلمان کی سوچ پاک صاف اور پاکیزہ نہ ہو وہ بھی ہمیشہ پریشان رہتا ہے، اچھی سوچ بندے کو تار دیتی ہے اور بُری سوچ بندے کو مار دیتی ہے، عمومی طور پر اختلافات اور جھگڑوں کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ کہنے والے نے بات کچھ کہی تھی لیکن اُس کا مطلب اپنی بُری سوچ کے مطابق غلط لے لیا گیا تھا۔

قرآن پاک کی سورت زمر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص، عقلمند اور ہدایت یافتہ بندوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ایک شاندار نشانی یہ بیان کی ہے۔

الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴿۱۸﴾ [1]

”جو بات کو سُن کر اُس کے بہت اچھے پہلو کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی لوگ عقل والے ہیں۔“

اگر اپنی زندگی میں آپ ہمیشہ کے لیے بہت زیادہ خوش رہنا چاہتے ہیں تو اُس کے لیے کرنے والا ایک اہم ترین کام یہ بھی ہے کہ کسی کی غلط بات کو بھی اچھائی پر محمول کر دیں، اُس کا اچھا مطلب نکال لیں، اُس کو مثبت سوچیں، اِس ایک عمل سے آپ اپنی زندگی کی سب خوشیاں دوبالا کر سکتے ہیں۔

[1] سورۃ الزمر:18

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

4 بُری دوستی:

آج کے مسلمان کے پریشان ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُس کی دوستی بے دین اور دُنیا دار لوگوں سے ہے، جن لوگوں کی دوستی بے دین اور آوارہ لوگوں سے ہوتی ہے، ایسے لوگ بھی ساری زندگی حقیقی خوشی سے محروم رہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اِرشادات میں اہل اسلام کی بہترین رہنمائی کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ غور وفکر کر کے کسی کو اپنا دوست بنایا کرو کیونکہ چاہتے نہ چاہتے انسان پر دوستی کا رنگ ضرور چڑھ جاتا ہے اور اِسی طرح آپ ﷺ نے بے دین آوارہ لوگوں کو کھانا کھلانے سے اور اُن پر خرچ کرنے سے بھی منع کر دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال صرف وہ شخص کھائے جس کے اندر تقویٰ ہے، جو ربّ رسول کا حیا کرنے والا ہے۔ (1)

اللہ کی قسم! ہم نے دیکھا ہے کہ درجنوں گھروں کے اور نیک گھروں کے بڑے بڑے صالح نوجوان صرف اور صرف بُری دوستی کی وجہ سے پرلے درجے کے بے دین اور آوارہ بن گئے اور اِس وقت ماں باپ کے لیے سب سے بڑا چیلنج اور سب سے بڑا کرنے والا کام بھی یہی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی اُٹھک بیٹھک، مجلس اور دوستی پر گہری نظر رکھیں ورنہ والدین کی اِس غفلت کی وجہ سے آوارہ مزاج لوگ آپ کی اولاد کو اپنا دوست بنا کر پرلے درجے کا آوارہ بنا دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے بڑی عمدہ مثالیں دے کر اچھی دوستی کے فوائد اور بُری دوستی کے غلط

(1) سنن ابو داؤد: 4832، سنن ترمذی: 2395

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتائج بیان کیے ہیں۔

اگر آپ واقعی طور پر پریشانیوں سے بچنے کے لیے سنجیدہ ہیں یا کم از کم اُن کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں تو آپ بیان کی جانے والی چار خطرناک خامیاں چھوڑ دیں اور آنے والے پانچ اعمال پورے شوق پوری توجہ سے کر لیں اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیوں میں زندہ رکھے گا، خوشیوں میں موت آئے گی اور پھر آپ بڑے اعزاز کے ساتھ خوشیوں والی جنت کے مہمان بنا دیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ نے کیا خوب اِرشاد فرمایا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ [1]

”جو بھی مرد اور عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے گا ہم اُس کو لازمی طور پر پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور اُن کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ضرور اجر عطا کریں گے۔“

1 عبادت شوق سے کریں:

اگر آپ پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہیں اور پریشانیوں کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں تو اُس کے لیے کرنے والا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت بڑے وقار، آرام اور پیار سے ٹھہر ٹھہر کر کیا کریں، جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت پورے

[1] سورۃ النحل:97

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اطمینان، سکون اور تسلی کے ساتھ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی سب پریشانیوں کو جڑ سے ختم کر کے اُس شخص کے لیے خوشیوں کے سب دروازے کھول دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ بھی جب کبھی کافروں کے رویوں سے پریشان ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم فرماتے ہیں۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ①

”ہم خوب جانتے ہیں کہ لوگوں کی باتیں سُن کر آپ کا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے پس آپ اپنے پروردگار کی پاکی بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور موت کا پیغام آنے تک اپنے پروردگار کی خوب عبادت کریں۔“

اور اِسی بات کا تذکرہ یوں بھی فرمایا ہے۔“

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾ ②

”بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے، یقین جان لو تنگی کے ساتھ آسانی ہے، لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو خوب محنت کریں اور اپنے ربّ کی طرف خوب رغبت کریں۔“

ان آیات میں بھی ڈٹ کر پوری توجہ اور شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت

① سورۃ الانشراح:5-8
② سورۃ الحجر:97-99

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا حکم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے اللہ کے بندوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ پریشانیوں کے خاتمے اور خوشیوں کے حصول کا سب سے پہلا اور بنیادی ذریعہ مسلمان کے لیے یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں ڈوبا ہوا دِل لے کر پوری تسلی کے ساتھ اُس کی عبادت کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ. تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ ①

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر لے میں تیری زندگی کی محتاجی کو ختم کر کے تیرے دِل کو غنی کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو نہ تیری محتاجی ختم ہو گی، بلکہ میں تجھے فضول کاموں میں الجھا دوں گا۔''

اِس حدیث نے تو دوٹوک الفاظ اور انداز میں اِس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ پریشانیوں کے خاتمے کے لیے اور اپنی زندگی میں خوشی اور خوشحالی کے لیے پوری توجہ، شوق اور اہتمام سے نماز، قرآن اور اَذکار پڑھنا بہت ضروری ہیں، اِس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آپ کو اِس زندگی میں ایک زندگی ''حیاتِ طیبہ'' عطا فرمائیں گے، اِس لیے تو اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں کہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ

① جامع الترمذی: 2466

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ ①

''جو بھی مرد اور عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے گا ہم اُس کو لازمی طور پر پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور اُن کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ضرور اجر عطا کریں گے۔

2 معافی تلافی عام کریں:

اگر کوئی مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پریشانیوں سے بچالے تو اُس کے لیے ایک بنیادی ترین کرنے والا کام یہ ہے کہ وہ معافی تلافی عام کردے، اکٹھے رہتے ہوئے اپنوں سے، بیگانوں سے رشتے داروں سے اور غیروں سے سومرتبہ کی کوتاہی اور زیادتی ہو جاتی ہے، آپ نے اگر خوش رہنا ہے اور پریشانیوں کی گچی مروڑ کر اُن کو ہمیشہ کے لیے دفن کرنا ہے تو ایسے لوگوں کو ہزار بار معاف کر دیا کریں، چھوٹے چھوٹے معاملات میں اور اپنوں کے ساتھ بات بات پر دِل کو نفرت اور بغض سے آلودہ رکھنے کا صرف ایک ہی نقصان ہوتا ہے اور وہ یہ کہ آپ اکثر پریشان رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے خاص پرہیزگار بندوں کی نشانیاں ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے:

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ ②

---

① سورۃ النحل:97

② سورۃ آل عمران:134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کے ساتھ درگزری کرنے والے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اور اسی طرح قرآن پاک کی درجنوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کی یہی تربیت کی ہے کہ معاف کر دیا کرو، معاف کرنا ہی بہتر ہے اور معاف کرنے سے ہی دُنیا کے غموں کے بوجھ ہلکے ہوتے ہیں اور پریشانیاں ختم ہوتی ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غریب رشتے دار کا خرچ بند کر دیا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے درگزری اور معافی کا حکم نازل کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي. فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا[1]

''کیوں نہیں بلاشبہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، آپ رضی اللہ عنہ نے وہ خرچہ اسی وقت مسطح رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا جو وہ اُن کو دیا کرتے تھے اور اللہ کی قسم! اٹھا کر کہنے لگے میں اِس میں سے کچھ بھی نہیں روکوں گا۔''

اللہ کے بندو! اگر خوش رہنا ہے تو پھر اِن کے متعلق بھی دِل صاف کر لیا کرو جو تہمتوں جیسی المناک زیادتیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا مجھے اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ:

---

[1] صحیح البخاری:4381، والصحیح لمسلم:4974

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا (1)

''جو بندہ بھی اللہ کی رضا کے لیے کسی بندے کی زیادتی معاف کر دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کو بلند فرما دیتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا. وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (2)

''درگزری، یعنی معافی مانگنے سے یا معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت میں ہی زیادہ کرتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ کے لیے جھک جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو اونچا کر دیتے ہیں۔''

بہر صورت آج کے مسلمان کے پریشان ہونے کی بہت بڑی وجہ معاف نہ کرنا ہے، جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی شخص معاف نہ کر کے نہ کسی کی عزت کم کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی سے رزق چھین سکتا ہے، کیونکہ عزت اور رِزق کا مالک صرف اللہ ہے، اگر آپ ''حیاتِ طیبہ'' پاکیزہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو پھر معافی کا عمل بہت زیادہ کارگر ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں کہ پاکیزہ زندگی ایسی نہیں ہے کہ جو ہم اوپر سے نیچے اتار دیتے ہیں بلکہ وہ اچھے اعمال سے پاکیزہ بنتی ہے۔

---

(1) صحیح الترغیب: 2462

(2) الصحیح لمسلم: 4689

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (۱)

''جو بھی مرد اور عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے گا ہم اُس کو لازمی طور پر پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور اُن کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ضرور اجر عطا کریں گے۔''

3 شاباش صرف اللہ سے:

اگر کوئی مسلمان لوگوں کی طرف سے ملنے والی ہر چھوٹی بڑی پریشانی سے بچنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے کرنے والا تیسرا کام یہ ہے کہ کسی بھی شخص کے ساتھ اِس لیے نیکی نہ کرے کہ یہ مجھے کل کو اچھا بدلہ دے گا یا یہ کل کو میرے کام آئے گا، جو لوگ اِس طرح کی ناقص سوچ رکھ کر لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، وہ اکثر پریشان ہی دیکھے گئے ہیں، کسی کو کھلاتے پلاتے، پہناتے یا کسی کے کام آتے ہوئے، الف سے لے کر یا تک صرف ایک ہی نیت رکھیں کہ اِس کا اجر میں نے صرف اور صرف اپنے اللہ سے لینا ہے اور جو شخص اللہ ہی سے شاباش کا اُمیدوار ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی آدھی پریشانیاں صرف اِسی سوچ سے ختم کر دیتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ (۲)

---

(۱) سورۃ النحل: 97

(۲) سورۃ الانسان: 9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صرف ہم تمہیں اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔''

اور اِسی طرح نبی ﷺ نے ایک شخص کو مختصر اور شاندار نصیحتیں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ لوگوں سے مطالبات کرنے چھوڑ دے اور لوگوں سے بے نیاز ہوجا، یہی اصل مالداری اور غنا ہے۔ (۱)

اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آکر فرمایا:

وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ (۲)

''اور مسلمان کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔''

آج کل لوگوں کی اکثر پریشانیاں یہی ہیں کہ فلاں نے یہ کہہ دیا اور فلاں نے یہ کہہ دیا، میں نے اُس پر یہ احسان کیا تھا اُس نے مجھے آگے سے بُرا صلہ دیا میں اِس وجہ سے بڑا پریشان ہوں۔

اللہ کے بندو! اِس چنگل سے باہر نکلو اور ہیرے سے زیادہ قیمتی اصول دِل و دماغ میں رکھ کر زندگی بسر کرو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ کیے ہوئے حسن سلوک کی شاباش صرف اور صرف اپنے اللہ تعالیٰ سے لینی ہے، اِس سے آپ کی دُنیا بھی خوشیوں سے مالا مال ہوگی اور آخرت والے دِن آپ کو خوشیوں کی معراج نصیب ہوگی۔

---

(۱) السلسلة الصحيحة: 545/4، إسناده حسن

(۲) السلسلة الصحيحة: 831، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سادہ لفظوں میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے صرف یہ ذہن رکھو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کمیٹی ڈالی ہوئی ہے جو قیامت کی پہلی تاریخ کو نکلے گی اور آپ کو پتہ ہے ناں، کہ اُس دِن کمیٹی کی ضرورت بہت زیادہ ہوگی۔

4 اَذکار کی پابندی کریں:

اگر آپ بڑی بڑی اَلمناک، خطرناک اور کمرتوڑ پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر بالخصوص صبح وشام اور رات کے اَذکار پر غذا سے زیادہ پابندی کیا کریں، جس طرح جسمانی صحت کے لیے اچھی غذا کا ہونا بہت ضروری ہے اسی طرح روحانی صحت وخوشی کے لیے اَذکار کا سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے، بالخصوص پریشانی سے بچنے کے لیے اور آئی ہوئی پریشانیوں سے نکلنے کے لیے آنے والے چند ایک اَذکار چلتے پھرتے کثرت سے پڑھتے رہا کریں، میں آپ کو سچی اور تلخ حقیقت بتلاتا ہوں کہ ہم اپنی پریشانیوں کو خود پالتے اور جوان کرتے ہیں اور جس چیز سے ہم اپنی پریشانیوں کو اپنے ساتھ پروان چڑھاتے ہیں وہ ہماری غفلت ہے، بس غفلت چھوڑ دیں، سب پریشانیاں اَز خود اللہ تعالیٰ ختم کر دے گا۔

1 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ [1]

"اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور زندگی دینے والے، اے قائم اور سنبھالنے والے میں آپ کی رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔"

یہ مختصر ذِکر خوشیوں کا بہت بڑا خزانہ ہے۔

[1] جامع الترمذی: 3534، سلسلہ احادیث الصحیحہ: 3182

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ①

”حلم والے اور عظمت والے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ بڑے عرش کا ربّ ہے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ آسمان وزمین کا ربّ ہے اور بزرگی والے عرش کا ربّ ہے۔“

ہر قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی میں اِس وظیفہ کو پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ بہت جلد خوشیوں کے سب دروازے کھول دیں گے

3 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ. وَابْنُ عَبْدِكَ. وَابْنُ اَمَتِكَ. نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ. مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ. عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ. اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ. اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ. اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ. اَواسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ. اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ. وَنُوْرَصَدْرِيْ. وَجَلَآءَ حُزْنِيْ. وَذَهَابَ هَمِّيْ ②

”اے اللہ! بلاشبہ میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پہ تیرا حکم جاری ہونے والا ہے۔ میرے بارے تیرا فیصلہ عدل والا ہے۔ میں آپ سے ہر اس نام کے

① صحیح البخاری:6346
② الصحیح لابن حبان:972

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساتھ سوال کرتا ہوں جو نام بھی آپ نے اپنی ذات کا رکھا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے پاس علم غیب میں اسے ترجیح دی ہے یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور اور میرے غموں کی روشنی اور میری پریشانیوں کو لے جانے والا بنا دے۔"

یہ وظیفہ، ذِکر اور دُعا اگرچہ کچھ لمبی ہے لیکن اِس کو سمجھ کر مسلسل پڑھ لینے کا ایک نایاب فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ غم کو صرف ختم نہیں کرتے بلکہ اُس کو خوشی میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔

"حیاتِ طیبہ" یعنی اللہ تعالیٰ جن بندوں کو اِس زندگی میں ایک پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں اُس کو حاصل کرنے کا ایک شاندار ذریعہ وہ اذکار کی پابندی بھی ہے۔

5 دُنیا میں آخرت کے لیے رہیں:

آج کا مسلمان اگر پریشانی سے بچنا چاہتا ہے اور ہر قسم کی خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ دُنیا میں صرف دُنیا کے لیے جینا چھوڑ دے، دُنیا میں صرف اپنی آخرت اور اپنی جنت کے لیے گزارہ کرے، اللہ یہاں بھی نظارہ کرائے گا اور مرنے کے بعد بھی نظارے ہوں گے، اِس وقت آج کے مسلمان کے پریشان رہنے کی ایک سب سے بڑی وجہ دُنیا کی اندھی محبت ہے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ [1]

"بلکہ تم دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے۔"

اِس زندگی میں اگر آپ کو سکون، آرام اور خوشی نام کی کوئی چیز چاہیے تو پھر

---

[1] سورۃ الاعلیٰ: 16-17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ آخرت پسند مسلمان بن جائیں، ورنہ آپ ساری زندگی الجھے رہیں گے اور پریشان رہیں گے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اِرشاد فرمایا:

مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ [1]

”جس شخص کو آخرت کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اُس کے دِل میں غنا رکھ دیتے ہیں اور اِس کے بکھرے معاملے سدھار دیتے ہیں اور اُس کے پاس دُنیا بھی جھک کر آتی ہے اور جس شخص کو دُنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اُس کے فقر کو اُس کی دو آنکھوں کے درمیان رکھ دیتے ہیں اور اُس کے معاملات بھی اُلجھا دیتے ہیں اور دُنیا بھی اُس کو اُتنی ہی ملتی ہے جو اُس کے نصیب میں ہوتی ہے۔“ اللہ اکبر

اے مسلمان!

اگر تو واقعی طور پر پریشانیوں سے بچنے کے لیے سنجیدہ ہے تو اس مضمون کو بار بار پڑھ کر اپنی زندگی کو اِس کے مطابق بنا لے ورنہ دُنیا کی کوئی طاقت تجھے پریشانیوں کی کھائیوں سے باہر نہیں نکال سکتی۔

هذا ما كان عندي

واللہ تعالی اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] جامع الترمذی: 2465

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اسلام کی صحیح ترجمانی اور خطبا کے لئے نایاب خزانہ

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-3 بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0308-4131740 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com